BNAR101DCT

عربی نصوص-I
(Arabic Text-I)

بی۔اے (آنرس)

چارسالہ پروگرام

پہلا سمسٹر (عربی)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

Copyright © 2025, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad

All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN	:	978-81-992392-5-8
Course	:	Arabic Text-I
First Edition	:	September 2025
Copies	:	**1100**
Price	:	**190/-** (The price of the book is included in admission fee of distance mode students)

Course Coordinator

Prof. Syed Alim Ashraf, Professor (Arabic), HoD, MANUU

Editorial Board/Editors

Dr.Mohd Anzar
Associate Professor, Dept. of Arabic
EFL University, Hyderabad

Dr. Mohd Abdul Aleem
Assistant Professor. (C) / Guest Faculty, CDOE, MANUU

Dr. Talha Farhan
Assistant Professor Arabic,
CDOE, MANUU, Hyderabad

Dr. Sayyed Mohd. Umar Faruq Mohd. Musa
Assistant Professor, (C) / Guest Faculty, CDOE, MANUU

Dr. Mohd Fazlullah Shareef
Assistant Professor Arabic,
AKM Oriental College, Hyderabad.

Dr. Mohd Rahmat Hussain
Assistant Professor, (C) / Guest Faculty, CDOE, MANUU

Production

Prof. Nikhath Jahan
Professor (Urdu),
CDOE MANUU

Mr. P Habibulla,
Assistant Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan,
Assistant Professor, (C) / Guest Faculty,
CDOE, MANUU

Mohd Abdul Naseer,
Section Officer, CDOE MANUU

Shaik Ismail,
UDC, CDOE, MANUU

Syed Faheemuddin, LDC,
Purchase & Stores Section, MANUU

On behalf of the Registrar, Published by:

Centre for Distance and Online Education

Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
*Director:*dir.dde@manuu.edu.in*Publication:*ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

CRC Prepared by the Dr. Mohd Abdul Aleem, Faculty of Arabic, CDOE, MANUU

Printed at : Print Time & Business Enterprises, Hyderabad

فہرست

پیغام	وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی	5
پیغام	ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم	6
کورس کا تعارف	کورس کوآرڈی نیٹر (عربی)	7

اکائی نمبر	اکائی کا نام	مصنف	صفحہ نمبر
1-	پہلا سبق	ڈاکٹر محمد فضیل	9
2-	دوسرا سبق	ڈاکٹر محمد فضیل	24
3-	تیسرا سبق	ڈاکٹر محمد فضیل	39
4-	چوتھا سبق	ڈاکٹر محمد عبدالعلیم	54
5-	پانچواں سبق	ڈاکٹر محمد عبدالعلیم	69
6-	چھٹا سبق	ڈاکٹر محمد عبدالعلیم	84
7-	ساتواں سبق	ڈاکٹر محمد عبدالعلیم	100
8-	آٹھواں سبق	ڈاکٹر محمد عبدالعلیم	116
9-	نواں سبق	ڈاکٹر محمد عبدالعلیم	131
10-	دسواں سبق	ڈاکٹر محمد رحمت حسین	150
11-	گیارہواں سبق	ڈاکٹر محمد فضیل	168
12-	بارہواں سبق	ڈاکٹر محمد فضیل	187
13-	النملة (چیونٹی)	ڈاکٹر محمد عبدالعلیم	205
14-	الطائر (پرندہ)	ڈاکٹر ثمامہ فیصل	220
15-	ترنيمة الولد في الصباح	ڈاکٹر سید محمد عمر فاروق محمد موسیٰ	232
16-	ترنيمة الليل	ڈاکٹر ثمامہ فیصل	246
	نمونہ امتحانی پرچہ		260

مصنفین کی تفصیلات

(Writer's Details)

Dr. Md Fuzail, Former Guest Faculty, Arabic, CDOE	ڈاکٹر محمد فضیل، سابق گیسٹ فیکلٹی مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
Dr. Mohd Abdul Aleem Assistant Professor (Contractual)/Guest Faculty, Arabic CDOE, MANUU	ڈاکٹر محمد عبدالعلیم گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
Dr. Sayyed Mohd. Umar Faruq Mohd. Musa Assistant Professor (Contractual)/Guest Faculty, Arabic CDOE, MANUU	ڈاکٹر سید محمد عمر فاروق محمد موسیٰ گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
Dr. Shamsuddin, DoA, MANUU, Hyderabad	ڈاکٹر ثمامہ فیصل اسوشیٹ پروفیسر، شعبہ عربی، لکھنؤ مانو
Dr. Mohd Rahmat Hussain Assistant Professor (Contractual)/Guest Faculty, Arabic CDOE, MANUU	ڈاکٹر محمد رحمت حسین گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

پروف ریڈرس(Proofreaders):

اول: ڈاکٹر محمد رحمت حسین، گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

دوم: ڈاکٹر سید محمد عمر فاروق محمد موسیٰ، گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

فائنل: ڈاکٹر محمد عبدالعلیم، گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

ٹائٹل پیج(Title Page): **ابراہیم اکرم صدیقی**

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ +A حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات واطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثر انداز ہوگا۔
فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم وتدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن
شیخ الجامعہ، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت مؤثر اور مفید طریقۂ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقۂ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو مؤثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقۂ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جا چکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی او ای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراؤتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنر سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضا اللہ خان

ڈائرکٹر، سی ڈی او ای، مانو

کورس کا تعارف

عربی زبان دنیا کی اہم زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ زبانوں کے افرو-ایشیائی خاندان کے ایک بڑے لسانی گروہ سامی زبانوں کا حصہ ہے، دوسری سامی زبانوں میں عبرانی، آرامی اور امہری وغیرہ شامل ہیں۔ عربی اقوام متحدہ میں استعمال ہونے والی چھے (6) رسمی زبانوں میں سے ایک ہے، بائیس عرب ممالک کی سرکاری زبان اور کئی ملکوں کی دوسری سرکاری زبان ہے، جیسے: مالی، چاڈ، اریٹیریا اور صومالیہ وغیرہ۔ عربی زبان عہد وسطی میں علم وحکمت اور سائنس وٹکنالوجی کی زبان تھی، اس حیثیت کے سبب اس نے دنیا کی تقریبا سو زبانوں کو متاثر کیا ہے اور انہیں ہر دو علمی ولغوی اعتبار سے مالا مال کیا ہے، جن میں سر فہرست فارسی ترکی اور اردو زبانیں آتی ہیں۔ آج کے تناظر میں بھی عربی ایک اہمیت کی حامل زبان ہے۔ شرق اوسط میں تیل کی دولت سے مالا مال ملکوں کی موجودگی نے اس زبان کی اہمیت کو دوبالا کردیا ہے اور عربی زبان اور اس کے متعلمین ومکتسبین کے لیے کئی نئے امکانات کے دروازے کھول دیے ہیں۔

زیر نظر کتاب فاصلاتی نظام تعلیم کے بی اے سمسٹر اول کے طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہے جو روایتی طرز تعلیم کے طلبہ کے لیے بھی یکساں طور پر مفید ومعاون ہے، کیونکہ یہ بیورو برائے فاصلاتی تعلیم (DEB) کی ہدایات مجریہ 2017-18 کے مطابق ہے، جس کے بموجب فاصلاتی اور روایتی دونوں طرز تعلیم کا نصاب یکساں ہونا چاہیے۔ چنانچہ یہ کورس مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں جاری روایتی طرز تعلیم کے بی اے سمسٹر اول کے نصاب کے عین مطابق ہے۔

یہ کتاب 4 بلاک اور 16 اکائیوں پر مشتمل ہے۔ پہلے تین بلاک کا تعلق نصوص (متن) اور ان پر مبنی مختلف النوع مشقوں اور توضیحات سے ہے، ان تینوں بلاک کی اکائیوں کا بنیادی متن کتاب ''دروس اللغة العربيه لغير الناطقين بها:الجزء الثاني'' سے ماخوذ ہے، جس کے مصنف ف۔ عبد الرحیم ہیں، یہ کتاب روایتی طرز تعلیم کے نصاب کا بھی حصہ ہے۔ ان اکائیوں کے نصوص کا تعلق زندگی کے مختلف شعبوں اور ضرورتوں سے ہے جنھیں گفتگو کی شکل میں مرتب کیا گیا ہے، ان میں اسما، افعال، ضمائر، ترکیبات اور جملوں کی مختلف اشکال کا استعمال بھی بتایا گیا ہے۔ چوتھا بلاک چار اکائیوں پر مشتمل ہے: النملة، الطائر، ترنيمة الولد في الصباح، ترنيمة الليل۔ کے عنوانوں سے شامل کتاب ہیں۔

چوں کہ اس کتاب کو ''خود اکتسابی مواد (SLM)'' کے طور پر تیار کیا گیا ہے لہٰذا ان اصولوں اور طریقوں کی مکمل طور پر رعایت کی گئی ہے جن کی روشنی میں اس قسم کا تعلیمی مواد تیار کیا جاتا ہے، تاکہ فاصلاتی نظام کے طلبہ کو ان اسباق کے پڑھنے اور سمجھنے میں نہ کوئی دقت آئے نہ کسی بیرونی ذریعے یا خارجی مدد کی حاجت پیش آئے۔

پروفیسر سید علیم اشرف
کورس کوآرڈی نیٹر

عربی نصوص-I

(Arabic Text-I)

اکائی۔1

الدرس الأول

اکائی کے اجزا

1.0 تمہید
1.1 مقصد
1.2 اصل متن
1.3 متن کا ترجمہ
1.4 اصل متن پر مبنی قواعد
1.5 اصل متن پر مبنی مشقیں
1.6 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں
1.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات
1.8 اکتسابی نتائج
1.9 کلیدی الفاظ
1.10 نمونہ امتحانی سوالات
1.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1.0 تمہید

منہ سے نکلنے والی آواز کو لفظ کہتے ہیں،اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) موضوع (۲) مہمل

موضوع وہ ہے جس کا کوئی معنی ہو اور مہمل وہ ہے جس کا کوئی معنی نہ ہو۔ موضوع لفظ کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔ موضوع یا با معنی الفاظ کے باہم ملنے سے جملہ تشکیل پاتا ہے۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (1) اسم (2) فعل (3) حرف

(1) اسم: اس با معنی لفظ یا کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی شخص، چیز، یا جگہ کا نام یا اس کی صفت ظاہر ہو۔ جیسے: سعیدٌ (خاص نام)۔ولد (کوئی لڑکا)۔قلم (ایک قلم)۔حیدرآباد۔(شہر کا نام) طیبٌ (اچھا)۔

(2) فعل: وہ با معنی لفظ یا کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو، اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے: کَتَبَ (اس نے لکھا)۔ شَرِبَ (اس نے پیا)۔ یَذْہَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)۔

یہ واضح رہے کہ عربی زبان میں حال اور مستقبل کے لیے دوسری زبانوں کی طرح الگ الگ صیغے نہیں پائے جاتے ہیں، بلکہ سیاق و سباق سے فعل کے معنی طے پاتے ہیں۔

(3) حرف: وہ با معنی لفظ یا کلمہ ہے جو اپنا معنی بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو، اس طور پر کہ اسم یا فعل سے ملے بغیر اس کا معنی واضح نہ ہو سکے۔ جیسے: مِنْ: جس کے معنی ''سے'' کے ہیں۔ لیکن یہ کلمہ خود اپنا معنی واضح نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جب ہم اسی کلمہ کو کسی اسم سے ملا کر لکھیں۔ مثلاً: من البیتِ (گھر سے) تو معنی واضح ہو جاتا ہے۔

اسم کی بہ اعتبار جنس دو قسمیں ہیں: (1) مذکر (2) مؤنث

اسی طرح کسی اسم کے عام یا خاص ہونے کے اعتبار سے بھی دو قسمیں ہیں: (1) معرفہ (2) نکرہ

نکرہ: وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز پر دلالت نہ کرے، یا جس سے کوئی خاص چیز سمجھی نہ جائے۔ جیسے: ولدٌ۔ ایک لڑکا/کوئی لڑکا

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز پر دلالت کرے، یا جس سے کوئی خاص چیز سمجھی جائے۔ جیسے: الوَلَدُ۔ لڑکا (متعین)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ عربی زبان میں جملہ کم از کم دو با معنی الفاظ سے مل کر بنتا ہے، اگر جملہ کی ابتدا کسی اسم سے ہو تو وہ جملہ اسمیہ ہے۔ جیسے: الکتابُ جدیْدٌ۔ (کتاب نئی ہے)، زیدٌ یذْہَبُ۔ (زید جا رہا ہے) اور اگر جملہ کی ابتدا کسی فعل سے ہو تو وہ جملہ فعلیہ ہے۔ جیسے: یَکْتُبُ الأُسْتَاذُ (استاد لکھ رہے ہیں)، ان مثالوں سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ جملہ کی تکمیل دو اہم اجزا سے ہوتی ہے۔ جملہ اسمیہ میں جس چیز یا جس شخص کی بات کی جا رہی ہو، یا جس چیز یا جس شخص پر کوئی حکم لگایا جا رہا ہو تو اسے مبتدا کہتے ہیں۔ اور جو چیز بتائی جا رہی ہے یا جس چیز کا حکم لگایا جا رہا ہے اسے خبر کہتے ہیں۔

مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے جب کہ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ مثلاً: البستانُ جمیلٌ (باغیچہ خوبصورت ہے)، الصف واسعٌ (کمرۂ جماعت کشادہ ہے) اس جملہ میں چونکہ باغ کی بات کی جا رہی ہے اور وہ اس جملہ کا مرکزی حصہ ہے لہذا وہ مبتدا ہے۔ اسی طرح ''جمیلٌ'' جو

باغ کے بارے میں خبر دے رہا ہے وہ اس جملہ کی خبر ہے۔دوسری مثال بھی اسی طرح مبتدا اور خبر پر مشتمل ہے۔

1.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ :

- عربی زبان میں باہمی تعارف کے آداب سے واقف ہو سکیں گے۔
- حروف مشبہ بالفعل میں سے "إنّ" اور " لعَلَّ" کے طریقۂ استعمال سے آگاہ ہو سکیں گے۔
- ذو، اور أم کے ضروری احکام اور ان کے مابین فرق کو جان لیں گے۔
- مائۃ اور ألفٌ کو استعمال کرنے پر قادر ہو سکیں گے۔
- ضمائر کو آپس میں کس طرح جوڑا جاتا ہے اس سے بھی واقف ہو سکیں گے۔

1.2 اصل متن

هاشِم	:	السَّلَامُ عليكُمْ ورحمةُ اللهِ و بَرَكَاتُهُ.
المدرسُ	:	و عليكم السلامُ ورحمةُ اللهِ و بَرَكَاتُهُ.
هاشِم	:	كيف حالُك يا أُستاذُ؟ لَعَلّك بِخَيْرٍ.
المدرسُ	:	الحمد لِله۔ و كيفَ حالُك أنت يا هاشِمُ؟ أنا أحِبُّك كثيرًا يا هاشِمُ. إنَّك طالبٌ ذَكِيٌّ و مُجْتَهِدٌ و ذُوْ خُلُقٍ۔۔۔ أمِنْ باكستانَ أنت أمْ مِن الهندِ يا هاشمُ؟
هاشِم	:	إنّي من الهندِ.
المدرسُ	:	و زميلُك الذي خَرَجَ مَعَك الآن من الفصلِ، أهو أيضًا من الهند؟
هاشمٌ	:	لا إنَّهُ مِنْ باكستان.
المدرسُ	:	إنَّ سَاعَتَك جميلةٌ يا هاشمُ. أمِنَ اليابانِ هي؟
هاشمٌ	:	لا، إنها من الهند.
المدرسُ	:	أغَالِيَةٌ هي أم رَخيْصَةٌ؟
هاشمٌ	:	إنهَا رخيصةٌ جِدًا. إنها بِمِائَةِ رُوْبِيَّةٍ فَقَطْ.
المدرسُ	:	كم أخًا لك يا هاشمُ.
هاشمٌ	:	لي ثلاثة إخوةٍ.
المدرسُ	:	أ طُلَّابٌ هُمْ؟
هاشمٌ	:	لا، إنَّهُمْ تُجَّارٌ.
المدرسُ	:	وكم أختًا لَك؟

هاشمٌ	:	لي أربعُ أخواتٍ.
المدرسُ	:	أ في الهند هُنَّ الآن؟
هاشمٌ	:	لا، إنَّهُنَّ هنا بالمدينة المنَوَّرَةِ مع أبي و أمّي.
المدرسُ	:	أ طَالِباتٌ هنَّ؟
هاشمٌ	:	لا، إنَّهُنَّ مدرِّسَاتٌ بالمدرسةِ الثانويةِ.

1.3 متن کا ترجمہ

ہاشم	:	السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ (آپ پر سلامتی ہواور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہو)
استاد	:	وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ (اور آپ پر بھی سلامتی ہواور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہو)
ہاشم	:	استاد !آپ کا حال کیسا ہے (آپ کیسے ہیں ؟)امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔
استاد	:	الحمد للہ (تمام تعریف اللہ کے لیے ہے)اور ہاشم تم کیسے ہو؟ ہاشم میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں، ہاشم !
		تم ایک ذہین، محنتی اور بااخلاق طالب علم ہو، کیا تم پاکستان کے رہنے والے ہو یا ہندوستان کے ؟
ہاشم	:	میں ہندوستان کا رہنے والا ہوں۔
استاد	:	اور تمہارا وہ ساتھی جو ابھی تمہارے ساتھ کمرۂ جماعت سے نکلا، کیا وہ بھی ہندوستان سے ہے ؟
ہاشم	:	نہیں ! وہ پاکستان سے ہے۔
استاد	:	ہاشم ! تمہاری گھڑی خوبصورت ہے ! کیا وہ جاپان کی ہے ؟
ہاشم	:	نہیں ! وہ ہندوستان کی ہے۔
استاد	:	وہ مہنگی ہے یا سستی ؟
ہاشم	:	وہ بہت سستی ہے، صرف سو(۱۰۰) روپیے کی ہے۔
استاد	:	ہاشم ! تمہارے کتنے بھائی ہیں ؟
ہاشم	:	میرے تین بھائی ہیں۔
استاد	:	کیا وہ سب طالب علم ہیں ؟
ہاشم	:	نہیں ! وہ تاجر ہیں۔
استاد	:	اور تمہاری کتنی بہنیں ہیں ؟

ہاشم	:	میری چار بہنیں ہیں۔
استاد	:	کیا وہ سب اب ہندوستان میں ہیں؟
ہاشم	:	نہیں! وہ سب یہیں مدینہ منورہ میں میرے امی اور ابو کے ساتھ ہیں۔
استاد	:	کیا وہ سب طالبات ہیں؟
ہاشم	:	نہیں! وہ سب سکنڈری اسکول میں ٹیچر ہیں۔

1.4 اصل متن پر مبنی قواعد

عربی زبان میں کچھ حروف ہیں جنہیں حروف مشبہ بالفعل کہا جاتا ہے، انہیں مختلف اغراض کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس جملہ پر یہ داخل ہوتے ہیں ان میں معنوی اضافہ کے ساتھ ساتھ ظاہری شکل میں بھی کچھ تبدیلی کر دیتے ہیں۔ یہ کل چھ حروف ہیں:

(1) إنّ (بے شک، بلاشبہ، یقینا) (2) أنَّ، کہ (إنّ ہی کے معنی دیتا ہے) (3) كأنَّ (گویا، جیسے)

(4) لكنّ (لیکن) (5) ليتَ (کاش) (6) لعلّ (شاید)

إنّ اور أنّ تاکید کے لیے، كأنّ تشبیہ کے لیے، لكنّ استدراک کے لیے، "ليتَ" تمنا کے لیے اور "لعلّ" امید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ استدراک کے معنی گزشتہ کلام میں کسی وہم کو دور کرنا یا کسی غلطی کی اصلاح کرنا ہے۔ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم (مبتدا) کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ اس سبق میں ہم إنَّ اور لعلّ کی تفصیلات سے واقف ہوں گے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ إنَّ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے، لٰہذا یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دے گا۔ جیسے: الدرسُ مفيدٌ (سبق فائدہ مند ہے) سے إنَّ الدرسَ مفيدٌ (یقینا سبق فائدہ مند ہے)

آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ پہلے جملے میں الدرسُ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع تھا لیکن إنّ کے داخل ہونے کے بعد وہی کلمہ إنّ کا اسم ہونے کی حیثیت سے منصوب ہو گیا۔ مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھیں:

اللهُ رحيمٌ (اللہ رحمت والا ہے) سے إنّ اللهَ رحيمٌ (یقینا اللہ رحمت والا ہے)

المدرسةُ مَهْدُ الْعِلْمِ (مدرسہ علم کا گہوارہ ہے) سے إنّ المدرسةَ مهد العلم (بے شک مدرسہ علم کا گہوارہ ہے)

الصف واسعٌ (کمرۂ جماعت کشادہ ہے) سے إنّ الصفَّ واسعٌ (بے شک کمرۂ جماعت کشادہ ہے)

الدرس سهلٌ (سبق آسان ہے) سے إنّ الدرسَ سهلٌ (بلاشبہ سبق آسان ہے)

نوٹ: اگر مبتدا پر إنّ داخل ہونے سے پہلے ایک ضمّہ ہو تو وہ ایک فتحہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

جیسے: الطالبُ جديدٌ (طالب علم نیا ہے) سے إنّ الطالبَ جديدٌ (بے شک طالب علم نیا ہے)

لیکن اگر مبتدا پر دو ضمہ ہوں تو إنّ داخل ہونے پر وہ دو فتحہ میں تبدیل ہو جائے گا۔

جیسے: خالدٌ مریضٌ (خالد بیمار ہے) سے إنّ خالدًا مریضٌ (بلاشبہ خالد بیمار ہے)

✓ عربی میں ضمائر

ضمیر وہ ہے جو کسی اسم کی جگہ پر استعمال ہو اور متکلم، مخاطب یا غائب کو بتلائے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل ضمائر کو جانیں گے اور إنّ اور لعلّ کے ساتھ انہیں کس طرح جوڑا جاتا ہے اس سے واقف ہوں گے۔

أنا	میں	(واحد متکلم مذکر و مؤنث دونوں کے لیے)	نحن	ہم	(جمع متکلم مذکر و مؤنث دونوں کے لیے)
أنتَ	تم/آپ	(واحد مذکر حاضر کے لیے)	أنتم	تم سب	(جمع مذکر حاضر کے لیے)
أنتِ	تم/آپ	(واحد مؤنث حاضر کے لیے)	أنتن	تم سب	(جمع مؤنث حاضر کے لیے)
هُو	وہ	(واحد مذکر غائب کے لیے)	هم	وہ سب	(جمع مذکر غائب کے لیے)
هي	وہ	(واحد مؤنث غائب کے لیے)	هنّ	وہ سب	(جمع مؤنث غائب کے لیے)

ان ضمائر کو إنّ اور لعلّ کے ساتھ بالترتیب ایسے جوڑا جاتا ہے۔

إنّ + هو = إنه	(بے شک وہ 'مرد')	إنّ + هُم = إنهم	(بے شک وہ سب 'مرد')
إنّ + هي = إنها	(بے شک وہ 'عورت')	إن + هن = إنهن	(بے شک وہ سب 'عورتیں')
إنّ + أنتَ = إنک	(بے شک تو 'ایک مرد')	إنّ + أنتم = إنكم	(بے شک تم سب 'مرد')
إنّ + أنا = إني، إنني	(بے شک میں)	إنّ + نحن = إنا، إنّنا	(بے شک ہم)

✓ لعلّ:

یہ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے اور یہ بھی إنّ ہی کی طرح اپنے اسم کو منصوب اور خبر کو مرفوع کرتا ہے۔ یہ دو معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے: (1) امید ہے، توقع ہے (2) خدشہ ہے، اندیشہ ہے

جیسے: الكتابُ رخيصٌ (کتاب سستی ہے) سے لعلّ الكتابَ رخيصٌ (امید ہے کہ کتاب سستی ہو گی)

الطالبُ مريضٌ (طالب علم بیمار ہے) سے لعلّ الطالبَ مريضٌ (اندیشہ ہے کہ طالب علم بیمار ہے)

لعلّ کو مختلف ضمائر کے ساتھ مندرجہ ذیل طریقہ سے ملایا جائے گا۔

لعلّ + هو = لَعلّه	(شاید وہ)	لعلّ + هي = لعلّها	(شاید وہ عورت)
لعلّ + هم = لعلّهم	(شاید وہ سب)	لعلّ + هن = لعلّهن	(شاید وہ سب عورتیں)
لعلّ + أنتَ = لعلّک	(شاید تو)	لعلّ + أنتم = لعلّكم	(شاید تم سب)
لعلّ + أنا = لعلِّيْ	(شاید میں)	لعلّ + نحن = لعلّنا	(شاید ہم)

✓ ذو:

لفظ "ذو" عربی میں صاحب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے یعنی "والا"۔ یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: ذُوْ مَالٍ مال والا (مالدار)، اس میں ذُو مضاف اور " مَالٍ" مضاف الیہ ہے۔

ذو مذکر کا صیغہ ہے جس کی جمع ذَوُوْ آتی ہے۔ جیسے: هذا الطالب ذو خلقٍ وهؤلاء الطلاب ذوُوْ خلق۔ اور اس کا مؤنث ذات آتا ہے جس کی جمع ذوات ہوتی ہے۔ جیسے: هذه الطالبة ذات خلقٍ وَهؤلاء الطالبات ذوات خلقٍ۔

✓ أم:

"أم" دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا ان میں برابری ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کا معنی ہے "یا"۔ یہ صرف جملہ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: أمدرس أنتَ أم طالبٌ	:	تم استاد ہو یا طالب علم؟
أمن الهند أَنْتَ أم من مِصرَ	:	کیا تم ہندوستان کے رہنے والے ہو یا مصر کے؟
أخالدًا رأيتَ أمْ راشدًا	:	تم نے خالد کو دیکھا یا راشد کو؟
سواءٌ علَيْهِمْ أَ أَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ	:	آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ان کے لیے یکساں ہے

نوٹ: ہمزہ استفہام کے بعد ان معادلین میں سے کوئی لفظ آئے گا جس کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے۔

جیسے: أطبيبٌ انتَ أم مهندسٌ؟	:	تم ڈاکٹر ہو یا انجینئر؟
أطالبٌ أنتَ أم مدرسٌ؟	:	تو طالب علم ہے یا استاد؟

واضح رہے کہ جس طرح استفہامیہ جملے کے لیے عربی میں اَم کا استعمال کرتے ہیں اگر جملہ غیر استفہامیہ ہو تو ایسی صورت میں "یا" کا معنی دینے کے لیے "أو" استعمال کرتے ہیں۔

جیسے: خُذ هذا أو ذاك	:	یہ لو یا وہ
خرجَ بلالٌ أو حامدٌ	:	بلال یا حامد نکلا

✓ مائة اور ألف کا استعمال

سب سے پہلی بات یہ ذہن نشین کر لیں کہ مائة میں جو الف ہے وہ لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا، اس کو ہم مِئَةٌ پڑھیں گے۔

مائة اور ألفٌ یہ عدد اصلی میں سے ہے اور ان کے بعد آنے والا لفظ مفرد اور مجرور ہو گا۔

جیسے: مائة طالبٍ۔ ألفُ رُوْبِيَّةٍ۔

هذا الكتاب بمائة ريالٍ: (یہ کتاب ایک سو ریال کی ہے۔)، اس مثال میں "مائة" حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔

مائۃاور ألفٌ کااستعمال مؤنث میں بھی مذکر کی طرح ہوگا۔

جیسے: مائةُ طالبةٍ: (سوطالبات) ألفُ طالبةٍ: (ہزار طالبات)

مائةٌ(سو)اور ألفٌ(ہزار) یہ حروف اسمائے عدد میں سے ہیں جو کہ اشیا کی تعداد یا تناسب و ترتیب کو ظاہر کرتے ہیں۔اشیا کی تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو عدد اصلی کہتے ہیں۔عدد اصلی کو عربی زبان میں حسب ذیل چار گروپ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف)مفردات:

ایک سے لے کر دس تک،ایک سواور ایک ہزار۔یہ اعداد ایک لفظ پر مشتمل ہوتے ہیں اس لیے مفردات کہلاتے ہیں۔

(ب)مرکبات:

گیارہ سے لے کر انیس(19)تک یہ اعداد دو لفظوں پر مشتمل ہوتے ہیں،لہٰذا مرکبات کہلاتے ہیں۔

(ج)عقود :

دہائیاں،یعنی بیس(20)، تیس(30)،چالیس(40)،پچاس(50)،ساٹھ(60)،ستر (70)،اسی(80)،نوے(90)

(د)معطوفات:

معطوف:عقود کے علاوہ اکیس(21)سے لے کر ننانوے(99)تک کے اعداد مفرد اور عقود اعداد کو جوڑ کر بنائے جاتے ہیں۔انہیں اعداد معطوفہ کہتے ہیں۔

✓ "غالٍ"اور اس جیسے الفاظ

عربی زبان میں کچھ ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن کے آخر میں حروف علت(ای و) میں سے کوئی حرف آتا ہے اور ان کی حیثیت بدلنے سے ان کے املا میں کچھ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ جیسے:" غالٍ" جو بظاہر مجرور دکھائی دے رہا ہے وہ دراصل مرفوع ہے کیوں کہ اس کی اصل "غاليٌ "ہے،اور جیسا کہ اوپر کہا گیا کہ کلمہ کا اخیر حرف لام کلمہ (ی)ہے لہذا اس میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ اس جیسے کلمات کے لام کلمہ پر اگر تنوین ضمہ (ــــٌ) ہو یعنی وہ کلمہ نکرہ ہو اور ما قبل متحرک ہو تو لام کلمہ گر جاتا ہے،اور اس کی جگہ تنوین کسرہ(ــــٍ) آجاتی ہے۔

جیسے: غاليٌ سے غالٍ قاضيٌ سے قاضٍ داعيٌ سے داعٍ

محاميٌ سے محامٍ واديٌ سے وادٍ

1.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

1.5.1 درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

(1)من أين هاشمٌ؟ (2)أيُحِبّه المدرسُ؟ (3) من أين ساعته؟ (4) بكم هِيَ؟

(5)كم أخًا له؟ (6)كمْ أختًا له؟ (7)أين أخَوَاتهُ؟

1.5.2 صحیح جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) (أ) هاشمٌ طالبٌ كسلانٌ. ب۔ هاشمٌ طالبٌ مجتهدٌ.

(2) (أ) ساعته رخيصةٌ. ب۔ ساعته غاليةٌ.

(3) (أ) ساعتُه بألف روبيةٍ. ب۔ ساعتُه بمائة روبيةٍ.

(4) (أ) أخواته بالمدينةِ المنَوَّرَةِ. ب۔ أخواتُه بالهند.

1.5.3 آنے والے جملوں پر "إنّ" (حروف مشبہ بالفعل) کو داخل کریں:

(1) هو تاجرٌ .... (2) أنا طالبٌ...............

(3) هم من اليابانِ .... (4) أنتم أذْكيَاءُ.........

(5) هي مُتَزَوّجَةٌ .... (6) نَحْنُ مُسْلِمُون............

(7) أنتنَّ مجتهداتٌ .... (8) هُنَّ مسلماتٌ...............

(9) أنت رَجل غنيٌ .... (10) أنت ذكية...............

1.5.4 درج ذیل جملوں پر "إنّ" کو داخل کریں، اور کلمات کے آخر میں اعراب لگائیں۔

(1) الدّرسُ صَعْبٌ .... (2) السيارةُ جَمِيْلَةٌ...............

(3) القرآن كتابُ اللهِ .... (4) محمدٌ ﷺ رَسُولُ اللهِ............

(5) آمنة طالبة .... (6) اللّغةُ العَرَبِيَّةُ سَهْلَةٌ۔............

(7) هذهِ الساعةُ غاليةٌ .... (8) بلالٌ غنيٌّ............

(9) المديرُ في الفَصْلِ .... (10) الماء باردٌ............

1.5.5 آنے والی دونوں مثالوں کو غور سے پڑھیں اور اسی طرز پر دیے گئے کلمات کے جملے بنائیں۔

المثال الأول : أمِنَ الهِنْدِ أنتَ أمْ منْ باكستان؟

المثال الثاني : أ طبيبٌ أنتَ أمْ مهندسٌ؟

(1) أنت / مجتهد / كسلان .... (2) هي / الصين / اليابان.................

(3) أنت / طبيبة / ممرضة .... (4) هم / نصارٰى / يَهُوْدٌ.................

(5) هذا / مسجد / مدرسة .... (6) هذه / سيارة المدير / سيارة المدرس.........

(7) أنت / متزوّج / عَزَبٌ .... (8) هنّ / خالاتک / عمّاتک.................

(9) هو / باكستان / إيران .... (10) بيتُک / قريبٌ / بعيدٌ.................

1.5.6 مندرجہ ذیل مثالیں پڑھیے، اور خالی جگہوں میں اسی طرز پر جملے بنایئے۔

(أ) هذا الطالبُ ذُو خلقٍ (ب) هؤلاء الطلاب ذَوُوْ خلقٍ۔

(ج) هذه الطالبة ذَاتُ خلقٍ (د) هؤلاء الطالباتُ ذَوَاتُ خلقٍ۔

(1) هذا الرجل ذُوْ مَالٍ كَثِيْرٍ (2).....................

(3) .... (4) ....

1.5.7 درج ذیل جملوں پر "لعلّ" کو داخل کیجیے۔

(1)هو بخير .... (2) هم بخير .... (3) هي بخير.........

(4)هنّ بخير .... (5) أنتَ بخير .... (6) أنتم بخير.........

(7)أنتِ بخير......... (8) أنتُنَّ بخير .... (9) أنا ناجح.........

(10)نحن ناجحون ...... (11) المدير في غرفتهِ ...... (12) الاختبارُ سهلٌ.........

1.5.8 آنے والی دونوں مثالیں پڑھیے اور پھر جملوں میں "غالٍ" اور "غَاليةٌ" کے ذریعہ خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

(أ) هذا القلمُ غالٍ (أصله: غاليٌ)

(ب) هذه الساعة غالِيَةٌ

(1)الكتبُ العربيةُ .... في بلدِنا. (2) هذا الكتابُ رخيصٌ و ذاك.........

(3)هذا المُعْجَمُ بمائَةِ ريالٍ هو .... (4) هذه الحقيبة......................

1.5.9 آنے والی دونوں مثالیں پڑھیں اور پھر جملوں میں موجود اعداد کو حروف کی شکل میں قلمبند کریں۔

100 =مِائَةُ رَجُلٍ / مِائَةُ امرأةٍ۔

1000 =ألفُ رَجُلٍ / ألفُ امرأةٍ۔

(1)هذا التِّلْفَازُ ب1000 ريال۔

(2)عندي 1000 دُوْلار۔

(3)في هذا الكتاب 100 صَفْحَةٍ۔

(4)بكم هذه الحقيبةُ؟ هي ب 100 ريال۔

(5)في هذه الكلِّيَةِ 100 طالب من باكستان و 100 طالب من إنْدُوْنِيْسِيَا۔

1.5.10: درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1 ذكيٌ 2 مائة 3 متزوج 4 عَزَبٌ 5 خُلُق 6 دولار 7 غالٍ

1.6 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

1.6.1 (إنّ کا استعمال ضمیر منصوبِ متصل کے ساتھ)

إنَّ + هُوَ = إنَّهُ إنَّ + هُمْ = إنَّهُمْ

إنَّ + هِيَ = إنَّهَا إنَّ + هُنَّ = إنَّهُنَّ إنَّ + أنتَ = إنك

إنَّ + أنتُمْ = إنَّكمْ إنَّ + أنَا = إنّنِيْ / إنِّيْ إنَّ + نَحْنُ = إنَّنَا / إنَّا

1.6.2: (إنّ مبتدا خبر پر داخل ہو کر اپنے اسم کو نصب ــَــ اور خبر کو رفع ــُــ دیتا ہے)

نوٹ: فتحہ اور ضمہ علی الترتیب نصب اور رفع کی علامتیں ہیں۔

درج ذیل جملوں میں إنّ کے اعراب پر غور کریں:

السّيارةُ جَمِيلةٌ   إنّ السّيارةَ جميْلةٌ

مبتدا خبر	إنّ کا اسم إنّ کی خبر
(1)المدرسُ جديدٌ	إنَّ المدرسَ جديدٌ
(2)فاطمةُ طبيبةٌ	إنَّ فاطمةَ طبيبةٌ
(3)حامدٌ متزوج	إنَّ حامدًا متَزَوّجٌ

1.6.3 لفظ "ذو" کا استعمال

مندرجہ ذیل مثالوں میں لفظ "ذو" کے استعمال پر غور کریں۔

(1)مديرُنا ذُوْ قامَةٍ طويلَةٍ۔ (2) هذا الدفترُ ذو وَرَقٍ مُسَطَّرٍ۔ (3) أحمدُ طالبٌ ذُوْ عِلْمٍ وخُلُقٍ۔

(4)هذا القميصُ ذُوْ كمٍّ قصير، وذلك ذوكمٍّ طوِيلٍ۔ (5) المسجد الذي في حَيِّنَا ذو منارةٍ واحدةٍ۔

1.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

1.7.1

(1)إنّهُ منَ الهندِ. (2) نعمْ، يُحِبُّهُ المُدَرِّسُ كثيرًا. (3) إنَّها منَ الهند

(4)إنّها بِمِائَةِ روبية فقط. (5) لَهُ ثلاثةُ إخوةٍ (6) له أربعُ أخَوَاتٍ

(7)إنَّهُنَّ بالمدينةِ المنوَّرَةِ مع أبيْهِ و أمِّه.

1.7.2

(1)أ - غير صحيح	(×)	ب - صحيح	(✓)
(2)أ - صحيح	(✓)	ب - غير صحيح	(×)
(3)أ - غير صحيح	(×)	ب - صحيح	(✓)
(4)أ - صحيح	(✓)	ب - غير صحيح	(×)

1.7.3

(1)إنَّهُ تاجرٌ (2) إنَّنِيْ طَالِبٌ (3) إنَّهُمْ مِنَ اليابانَ (4) إنَّكمْ أذْكيَاءُ

(5)إنَّهَا مُتَزَوِّجَة (6) إنَّنَا مسلِمُوْنَ۔ (7) إنَّكنَّ مُجْتَهِدَاتٌ (8) إنَّهُنَّ مُسْلِماتٌ

(9)إنك رجلٌ غنيٌ (10)إنَّك ذكيَّةٌ۔

1.7.4

(1)إنّ الدرس صعبٌ (2) إنّ السيارةَ جميلةٌ (3) إنّ القرآنَ كتابُ الله

(4)إنَّ محمَّدًا (ﷺ) رسولُ اللهِ (5) إنَّ آمنة طالبةٌ (6) إنَّ اللُّغةَ العربيَّةَ سهلةٌ

(7)إنّ هذهِ السَّاعةَ غاليةٌ (8) إنّ بلالا غنيٌ (9) إنّ المديرَ في الفصلِ

(10)إنّ الماء باردٌ۔

1.7.5

(1)أ مجتهدٌ أنت أم كسلانُ؟ (2) أ من الصِّين هي أم من اليابان؟ (3) أ طبيبةٌ أنتِ أم مُمَرِّضةٌ؟
(4)أ نصارىٰ هم أم يَهُوْدٌ؟ (5) أ مَسْجِدٌ هذا أم مَدْرَسَةٌ؟ (6) أ سيارةُ المدير هذه أم سيارةُ المُدرِّسِ؟ (7)أ مُتَزَوِّجٌ أنتَ أم عَزَبٌ؟ (8) أ خَالَاتُكَ هُنَّ أمْ عَمَّاتُكَ؟ (9) أ مِنْ باكِسْتَانَ هو أمْ مِنْ إيْرَانَ؟
(10)أ قريبٌ بيتُك أم بعِيدٌ؟

1.7.6

(1)هذا الرجل ذوْ مالٍ كثيرٍ. (2) هؤلاءِ الرجالُ ذَوُوْ مالٍ كثيرٍ.
(3)هذه المرأةُ ذَاتُ مالٍ كثيرٍ. (4) هؤلاء النّساءُ ذَوَاتُ مالٍ كثيرٍ.

1.7.7

(1)لَعَلَّهُ بخيرٍ (2) لَعَلَّهُمْ بِخَيْرٍ (3) لَعَلَّهَا بخيرٍ (4) لَعَلَّهُنَّ بخيرٍ
(5)لَعَلَّك بخيرٍ (6) لَعَلَّكم بخَيرٍ (7) لَعَلَّكِ بخيرٍ (8) لَعَلَّكنَّ بخيرٍ
(9)لَعَلِّيْ نَاجِحٌ (10) لَعَلَّنَا ناجِحُوْن (11) لَعَلَّ المُدِيرَ فِي غُرْفَتِهِ (12) لَعَلَّ الاختِبَارَ سَهْلٌ

1.7.8

(1)الكتب العربيةُ غَالِيَةٌ في بلدنَا. (2) هذا الكتابُ رخيصٌ و ذاك غالٍ.
(3)هذا المُعْجَمُ بِمِائَةِ ريالٍ هُوَ غَالٍ. (4)هذهِ الحَقِيْبَةُ غالِيَةٌ.

1.7.9

(1)هذا التِّلْفَازُ بألفِ ريالٍ. (2) عندي ألفُ دولارٍ.
(3) في هذا الكتابِ مائةُ صَفْحَةٍ. (4) بكم هذه الحقيبةُ؟ هي بألف ريالٍ.
(5)في هذه الكلِّيَةِ مائةُ طالبٍ من باكستان ومائةُ طالبٍ من إنْدُوْنِيْسِيَا.

1.7.10

(1)هذا الطالبُ ذكيٌّ. (2) إنّ السَّاعَةَ بِمَائَةِ رُوْبِيَّةٍ. (3) إنّ المدرسَ متزوّجٌ. (4) يدٌ عَزَبٌ.
(5)هؤلاءِ الطّالِبَاتُ ذواتُ خُلُقٍ. (6) عِندَ الرَّجُلِ ألفُ دولارٍ. (7) لعلّ الكتَابَ غالٍ.

1.8 اکتسابی نتائج

- عربی زبان میں کلمہ اس لفظ کو کہتے ہیں جو کسی معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو، کلمہ کی تین قسمیں ہیں:
  (1)اسم (2)فعل (3)حرف
- کسی شخص یا چیز یا جگہ کو اسم کہتے ہیں۔ جیسے: مسلمٌ، کتابٌ، خالد، حیدرآباد۔ وہ کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو اور اس میں تینوں زمانے میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے تو وہ فعل ہے۔ جیسے: أکل، قرأ، کتب وغیرہ۔ وہ کلمہ جو اپنا معنی واضح کرنے کے لیے دوسرے کلمہ کا محتاج ہو وہ حرف ہے۔ جیسے: مِنْ، إلی، في۔
- جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: مذکر اور مؤنث

- عام وخاص ہونے کے اعتبار سے بھی اسم کی دو قسمیں ہیں: معرفہ اور نکرہ
- اگر جملہ کی ابتدا اسم سے ہو تو وہ جملہ اسمیہ ہے اور اگر جملہ کی ابتدا فعل سے ہو تو وہ جملہ فعلیہ ہے۔
- إنّ اور لعلّ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہیں، یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔
- ذو کے معنی آتے ہیں (والا)، یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: ذو مالٍ: مال والا (مالدار)
- أم: دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا ان میں برابری ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کے معنی ہیں "یا"۔ یہ صرف جملہ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: أ مدرسٌ أنتَ أم طالبٌ؟: تم استاد ہو یا طالب علم؟
- عربی زبان میں مائۃ سو کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اُلفٌ ہزار کے لیے۔ یہ اسمائے اعداد ہیں جو اشیا کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں۔ اشیا کی تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو عدد اصلی کہتے ہیں۔
- عدد اصلی کو مندرجہ ذیل گروپ میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا۔

1- مفردات، 2- مرکبات، 3- عقود، 4- معطوفات

- مفرد: ایک سے لے کر دس تک، ایک سو اور ایک ہزار یہ اعداد ایک لفظ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مفرد کہلاتے ہیں۔
- مرکب: گیارہ سے لے کر انیس تک یہ اعداد دو لفظوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مرکب کہلاتے ہیں۔
- عقود: اس سے مراد دہائیاں ہیں۔ جیسے: بیس، تیس، چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے
- معطوفات: عقود کے علاوہ اکیس سے لے کر ننانوے تک عدد کو معطوف کہتے ہیں۔
- عربی زبان میں کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے اخیر میں "ي" آتی ہے جس کی وجہ سے اس کے املا میں کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ جیسے: لفظ غالٍ جو بظاہر مکسور دکھائی دے رہا ہے دراصل مضموم ہے اس کی اصل غاليٌ ہے۔

1.9 کلیدی الفاظ

ذَكِيٌّ (ج) أذكياءُ :	ہوشیار، ذہین	غَبِيٌّ (ج) أغْبِيَاءُ :	کند ذہن، کم عقل
خُلُقٌ (ج) أخْلَاقٌ :	اچھے عادات وآداب	مِائَةٌ (ج) مِئَاتٌ :	سَو (100)
ألفٌ (ج) آلَافٌ :	ہزار	روبيةٌ (ج) روبياتٌ :	روپیہ
متزوّجٌ (ج) متزوِّجُوْنَ:	شادی شدہ	عزبٌ (ج) أَعْزَابٌ :	غیر شادی شدہ
دُوْلَارٌ (ج) دُوْلَارَات :	ڈالر	مُعْجَمٌ (ج) مَعَاجِمُ :	ڈکشنری/لغت
نَاجِحٌ (ج) ناجِحُوْنَ:	کامیاب	غالٍ (م) غاليةٌ :	مہنگا، قیمتی
كَمٌّ (ج) أكمامٌ :	آستین	الاختِبَارُ (ج) الاختِبارَات :	امتحان

زميلٌ (ج) زُمَلَاء : ساتھی غَنِيٌ (ج)أغنِيَاء : مالدار

يَهُوْدِيٌ (ج) يَهُوْدٌ : یہودی (موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو ماننے والے)

1.10 نمونہ امتحانی سوالات

1.10.1 معروضی سوالات

1۔ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a)ایک b))دو (ج) تین

2۔ حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں؟

(a)چار (ب)پانچ (ج)چھ

3۔ إنّ + هي............. =

(a)إنّه (ب) إنها (ج) إنّهي

4۔ مندرجہ ذیل کلمات میں کون صحیح ہے:

(a)غالٍ (ب) محاميٌ (ج) واديٌ

5۔ ________ الجوال ثمين۔

(a)إنّ b))كان (ج) ليست

6۔ لعل + أنتم............. =

(a)لعلّنتم b))لعلّتن (ج) لعلّكم

7۔ أ طبيبٌ أنتَ .... مهندسٌ؟

(a)أم b))أو (ج) هل

8۔ إنَّ الدرسَ.........................

a))مفيدٌ b)) مفيداً (ج) مفيدٍ

9۔ خرجَ بلالٌ ....حامد

(a)أم b))أو (ج) هل

10۔ هذه الطالبة ....خلقٍ وَهؤلاء الطالبات ....خلقٍ۔

(a)ذات.........................ذوات (ب) ذوات .... ذات (ج) ذوو.................. ذوات

1.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں؟ مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

2۔ ''مائة'' اور ''ألف'' کے استعمال کو بتاتے ہوئے اپنی طرف سے دس مثالیں لکھ کر اس کا ترجمہ کیجیے۔

3۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے۔

1) إن .... مزدحم　　2) .... الجوال ثمين۔　3) لعل ....سهْلٌ

4) إن .... غزير　　5) لعل الجامعة ________　　6) إن النظافة ________

7) لعلّ الخبر ________　　8) إن الأسد ________　　9) إن ________ سمينة

10) لعلّ________ معتدل

4۔ مندرجہ ذیل حروف کو ضمائر کے ساتھ ملایئے۔

1) لعل + أنتما　　2) إنّ + نحن　　3) أن + أنتِ

4) لعل + أنا　　5) إنّ + هو

5۔ نیچے دیئے گئے جملوں پر اعراب لگایئے اور ترجمہ کیجیے۔

1) إن جامعة مولانا آزاد جامعة مركزية۔　　2) لعل الطلاب يعلمون أهمية الدراسة

3) أنت ذو حزم　　4) إن هذه المرأة ذات خلق طيبة

5) أ مهندس أنت أم طبيب؟　　6) إن الكوب نظيفٌ

7) إن الأسعارغالية　　8) لعلّ الله يُحْدِث بعد ذلك أمرا

1.10.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

ا۔ حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں؟اور کون کون سے ہیں؟ مثالوں کے ذریعے سمجھایئے۔

۲۔ ضمائر کسے کہتے ہیں؟ حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ اس کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟ مع امثلہ بیان کیجیے۔

۳۔ لفظ" ذو" کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟اس کا اعراب مثالوں کے ساتھ قلم بند کیجیے۔

1.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1.دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها(حصہ دوم) ف۔ عبدالرحیم

2.جامع الدروس العربية　　مصطفى الغلاييني

3.آسان عربی گرامر　　اساتذہ قرآن اکیڈمی

4.النحوالواضح　　على جارم، مصطفى أمين

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں۔

1.https://islamhouse.com/ar/books/398778/

2.https://archive.org/details/WAQ33751

3.http://quranacademy.com/SnapshotView/Media ID/19594/Title/Aasan-

اکائی۔2

الدرس الثاني

اکائی کے اجزا

2.0 تمہید

2.1 مقصد

2.2 اصل متن

2.3 متن کا ترجمہ

2.4 اصل متن پر مبنی قواعد

2.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

2.6 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

2.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

2.8 اکتسابی نتائج

2.9 کلیدی الفاظ

2.10 نمونہ امتحانی سوالات

2.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

2.0 تمہید

جملہ جس طرح مثبت ہوتا ہے اسی طرح منفی بھی ہوتا ہے، جملہ کو منفی بنانے کے لیے کئی طریقے ہیں، جن میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ جملہ کے شروع میں " لیس "کا اضافہ کر دیا جائے۔" لیس" افعال ناقصہ میں سے ہے، جو جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اعرابی و معنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔جملہ اسمیہ پر " لیس "داخل ہونے کے بعد مبتدا" لیس "کا اسم اور خبر" لیس " کی خبر کہلاتی ہے۔" لیس " کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے لیکن اگر خبر سے پہلے حرف جر آجائے تو وہ صورتاً مجرور ہو گی۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ جملے میں تاکید پیدا کرنے لے لیے "إنّ" اور" أنّ" لایا جاتا ہے۔"إنّ" اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔إنّ کا اسم عموماً پہلے اور خبر بعد میں آتی ہے، لیکن کچھ صورتیں ایسی ہوتی ہیں جہاں" إنّ "کی خبر اس کے اسم پر مقدم ہوتی ہے، جملے میں تقدیم تاخیر کرنے کے کچھ اغراض و مقاصد ہوتے ہیں من جملہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جملے میں اگر تاکید پیدا کرنی ہو یا مبتدا یا خبر میں حصر پیدا کرنا ہو تو ان صورتوں میں کلمات کو ان کے معتاد مقام سے ہٹا کر استعمال کیا جاتا ہے تاکہ معنیٔ مقصود حاصل ہو جائے۔ان امور کی تفصیل ہم آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔

2.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

- "لیس "کے داخل ہونے کے بعد جملے میں ہونے والے معنوی اور اعرابی تبدیلیوں سے واقف ہوں گے۔
- اس بات سے مطلع ہوں گے کہ مختلف ضمیروں کی طرف "لیس "کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے۔
- إنَّ کی خبر کی تقدیم و تاخیر کی مختلف صورتوں سے واقف ہو سکیں گے۔
- عربی زبان میں کسی اجنبی شخص سے تعارف کا شائستہ اسلوب کیا ہو سکتا ہے وہ بھی سیکھ لیں گے۔
- دو ناموں کے درمیان لفظ" اِبن " کے لکھنے کے طریقے کو جان لیں گے۔

2.2 اصل متن

هشام	:	السَّلَامُ عليكُمْ ورحمةُ اللهِ و بَرَكَاتُهُ۔
بلال	:	و عليكم السلامُ ورحمةُ اللهِ و بَرَكَاتُهُ۔... كيف حالُك يا أخِيْ؟ مَن الأَخُ؟
هشام	:	أنا مُهَنْدِسٌ جديدٌ، اسْمِيْ هِشَامٌ، أنا من الولاياتِ المُتَّحِدَةِ۔
بلال	:	أهلاً و سَهْلاً و مَرْحَبًا بِک يا أخيْ۔ أنا مَسْرورٌ بِلقائِكَ۔ أنا زميلك، اسْمي بلالُ بْنُ حامِدٍ ... أ مِنْ وَاشِنْطُنَ أنتَ يا هِشامُ؟
هشام	:	لا! أنا لَسْتُ مِنْ واشِنْطُنَ، إنِّيْ من نِيُويورک۔
بلال	:	أ مسلمٌ أبوک يا هشامُ؟

هشام	:	لا! هو ليسَ بِمُسْلِمٍ۔
بلال	:	و أمّک، أ مسلمةٌ هي؟
هشام	:	لا! هي لَيْسَتْ بِمسلمةٍ۔
بلال	:	أ لک أبناء يا هشامُ؟
هشام	:	نعم! لي ستةُ أبناءٍ۔
بلال	:	أطلابٌ هُمْ؟
هشام	:	لا! هم لَيْسُوْا بطلّابٍ، إنّ بعضَهم تُجَّارٌ و بعضَهُمْ مُهَنْدِسُوْنَ۔
بلال	:	أ لک بناتٌ۔
هشام	:	نعم! لي خمسُ بناتٍ۔
بلال	:	أ متزوِّجَاتٌ هنَّ؟
هشام	:	لا! هُنَّ لسْنَ بمتزَوِّجَاتٍ۔ إنَّهُنَّ صِغَارٌ۔ بَعْضُهُنَّ في المدرسةِ الإبتِدَائيةِ و بعضُهُنَّ في المدرسةِ المُتَوسِّطَة۔
بلال	:	أ لک إخوةٌ؟
هشام	:	لا! لَيْسَ لِيْ إخوةٌ ... إنّ لي ثلاثُ أخَوَاتٍ۔
بلال	:	أمسلماتٌ هنّ؟
هشام	:	نعم! هنَّ مسلماتٌ، والحمدُ للهِ

2.3 متن کا ترجمہ

ہشام	:	السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بلال	:	وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ... بھائی آپ کیسے ہیں؟ بھائی آپ کون ہیں؟
ہشام	:	میں نیا انجینئر ہوں، میرا نام ہشام ہے، میں امریکہ سے ہوں۔
بلال	:	خوش آمدید، آپ کا استقبال ہے میرے بھائی، میں آپ سے مل کر خوش ہوں، میں آپ کا ساتھی ہوں، میرا نام بلال بن حامد ہے۔ ہشام! کیا آپ واشنگٹن کے رہنے والے ہیں؟
ہشام	:	نہیں! میں واشنگٹن کا رہنے والا نہیں ہوں، میں نیویارک کا رہنے والا ہوں۔
بلال	:	ہشام! کیا آپ کے والد مسلمان ہیں؟
ہشام	:	نہیں! وہ مسلمان نہیں ہیں۔
بلال	:	اور آپ کی والدہ، کیا وہ مسلمان ہیں؟

ہشام	:	نہیں ! وہ مسلمان نہیں ہیں۔
بلال	:	ہشام ! کیاآپ کو بیٹے ہیں ؟
ہشام	:	ہاں ! میرے چھ بیٹے ہیں ؟
بلال	:	کیاوہ سب طالب علم ہیں ؟
ہشام	:	نہیں ! وہ سب طالب علم نہیں ہیں۔ان میں سے بعض تاجر ہیں اور بعض انجینئر ہیں۔
بلال	:	کیاآپ کو بیٹیاں ہیں ؟
ہشام	:	جی ہاں ! میری پانچ بیٹیاں ہیں۔
بلال	:	کیاوہ سب شادی شدہ ہیں ؟
ہشام	:	نہیں ! وہ سب شادی شدہ نہیں ہیں۔ وہ چھوٹی ہیں۔ان میں سے کچھ پرائمری اسکول میں ہیں اور کچھ سکنڈری اسکول میں ہیں۔
بلال	:	کیاآپ کے بھائی ہیں ؟
ہشام	:	نہیں ! میرے بھائی نہیں ہیں... میری تین بہنیں ہیں۔
بلال	:	کیاوہ سب مسلمان ہیں ؟
ہشام	:	ہاں ! الحمدللہ ! وہ سب مسلمان ہیں۔

2.4 اصل متن پر مبنی قواعد:

گذشتہ سبق میں ہم نے حروف مشبہ بالفعل میں سے إنّ اور لعلّ کے استعمال کا فرق اچھی طرح سمجھ لیا ہے، نیز ہم نے " ذو" اور "أم" کے مابین فرق کو بھی جان لیا ہے،اسی طرح مائۃ اور اُلفٌ جو کہ اسمائے عدد میں سے ہیں ان کی تفصیلات سے بھی ہم واقف ہو چکے ہیں۔ نیز مذکورہ سبق میں غالٍ اور اس جیسے الفاظ کے استعمال کا طریقہ بھی ہم نے سیکھ لیا ہے۔اب اس سبق میں ہم "لیس" کے بارے میں ضروری قواعد سیکھیں گے۔

لیسَ نواسخ جملہ میں سے ہے اور اس کے معنی (نہیں ہے) جس طرح ہم اردو زبان میں کسی بات کی نفی کے لیے " نہیں ہے "کا لفظ استعمال کرتے ہیں اسی طرح عربی میں لیسَ کا استعمال ہوتا ہے۔لیس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور " کان و أخواتها "کی طرح اعرابی و معنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔لیسَ داخل ہونے کے بعد مبتدا کولیسَ کا اسم اور خبر کولیسَ کی خبر کہتے ہیں۔

جیسے: الکتابُ جدیدٌ — کتاب نئی ہے

لیسَ الکتابُ جَدِیْدًا — کتاب نئی نہیں ہے

الطالب مجتهد — طالب علم محنتی ہے

ليس الطَّالِبُ بِمُجْتَهِدٍ — طالب علم محنتی نہیں ہے

الطفلُ حزينٌ — بچہ غمگیں ہے۔

ليس الطفلُ حَزِيْنًا — بچہ غمگیں نہیں ہے۔

الطَّقْسُ بَارِدٌ — موسم سرد ہے۔

ليس الطقسُ بَارِدًا — موسم سرد نہیں ہے۔

الطفل سعيدٌ بالماءِ — بچہ پانی سے خوش ہے۔

ليس الطفلُ سعيدًا بِالْمَاءِ — بچہ پانی سے خوش نہیں ہے۔

کبھی ”ليس“ کی خبر پر حرف جر ”ب“ داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے خبر مجرور ہو جاتی ہے جیسے: ”الكتاب ليس بجديد“۔ ہم ليسَ کی خبر کو حرفِ جر ”ب“ کے بغیر بھی استعمال کر سکتے ہیں لیکن اس صورت میں اس کی خبر منصوب ہو گی جیسے: لَيْسَ الكتابُ جديدًا

ليس کی اسناد مختلف ضمیروں کے اعتبار سے:

(1) ليسَ + هُوَ = ليسَ

(2) ليسَ + هيَ = لَيْسَتْ

(3) ليسَ + هم = لَيْسُوْا

(4) ليسَ + هنّ = لَسْنَ

(5) ليسَ + أنتَ = لَسْتَ

(6) ليسَ + أنتم = لَسْتُمْ

(7) ليسَ + أنتِ = لسْتِ

(8) ليسَ + أنتن = لسْتُنَّ

(9) ليسَ + أنا = لَسْتُ

(10) ليسَ + نحن = لَسْنَا

ليسَ کو جب ہم مختلف صیغوں میں استعمال کریں گے تو اس کی صورتیں مختلف ہوتی جائیں گی۔ چنانچہ واحد مذکر غائب کے لیے ليسَ استعمال ہو گا۔

جیسے: راشدٌ طالبٌ — راشد طالب علم ہے

راشدٌ ليسَ بطالبٍ — راشد طالب علم نہیں ہے

جمع مذکر غائب کے لیے ليس میں ”وا“ استعمال کریں گے ” ليسوا“۔

جیسے: الأولادُ صغارٌ — لڑکے چھوٹے ہیں

الأولادُ ليسوا بصغارٍ	لڑکے چھوٹے نہیں ہیں

الطُّلابُ مُجْتَهدون	طلبہ محنتی ہیں

الطلاب ليسوا بمجتهدينَ	طلبہ محنتی نہیں ہیں

اس مثال میں الأولاد، ولد کی جمع ہے اس لیے ہم نے نفی کے لیے ليسوا جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔

جس طرح اوپر کی مثالوں میں واحد مذکر غائب کے لیے ليسَ اور جمع مذکر غائب کے لیے ليسوا استعمال کیا گیا ہے اسی طرح واحد مؤنث غائب اور جمع مؤنث غائب کے لیے بھی علیحدہ علیحدہ صیغے استعمال ہوں گے۔ مثال کے طور پر:

فاطمة طبيبةٌ(فاطمہ ڈاکٹر ہے)	سے	فاطمةُ ليست بطبيبةٍ	(فاطمہ ڈاکٹر نہیں ہے)

الفتياتُ متزوّجاتٌ(لڑکیاں شادی شدہ ہیں)	سے	الفتياتُ لسْنَ بمتزوّجاتٍ	(لڑکیاں شادی شدہ نہیں ہیں)

واحد مذکر حاضر کے لیے لَسْتَ اور جمع مذکر حاضر کے لیے لستُم استعمال کیا جائے گا۔

جیسے: أنتَ كبيرٌ(آپ بڑے ہیں)	سے	أنتَ لستَ بكبيرٍ(آپ بڑے نہیں میں)

أنت طبيبٌ(آپ ڈاکٹر ہیں)	سے	أنت لسْتَ بطبيبٍ(آپ ڈاکٹر نہیں میں)

أنتم طلّاب(آپ سب طلبہ ہیں) سے	أنتم لستم بطلّابٍ(آپ سب طلبہ نہیں میں)

أنتم أطِباءُ(آپ سب ڈاکٹر ہیں) سے أنتم لستُمْ بأطباء(آپ سب ڈاکٹر نہیں میں)

واحد مؤنث حاضر کے لیے لستِ اور جمع مؤنث حاضر کے لیے لستنَّ استعمال ہو گا۔

جیسے: أنتِ مُدرِّسةٌ	آپ ایک ٹیچر (مؤنث) ہیں

(أنتِ) لستِ بمدرسةٍ	آپ ٹیچر نہیں ہے (مؤنث)

أنتِ مهندسةٌ	آپ ایک انجینئر ہیں (مؤنث)

أنتِ لستِ بمهندسةٍ	آپ انجینئر نہیں ہیں (مؤنث)

أنتنَّ مجتهداتٌ	آپ سب محنتی ہیں

(أنتنَّ) لستُنَّ بمجتهداتٍ	آپ سب محنتی نہیں ہیں

أنتنَّ مهندِسَاتٌ	آپ سب انجینئر ہیں

(أنتنَّ) لستُنَّ بمهندساتٍ	آپ سب انجینئر نہیں ہیں

واحد متکلم کے لیے لَسْتُ اور جمع متکلم کے لیے لسْنَا استعمال کیا جائے گا۔

جیسے: أنا مدرِسٌ	میں استاد ہوں

(أنا) لستُ بمدرسٍ	میں استاد نہیں ہوں

أنا تاجرٌ	میں تاجر ہوں
(أنا) لستُ بتاجرٍ	میں تاجر نہیں ہوں
نحن طلاب	ہم سب طلبہ ہیں
(نحنُ) لسنا بطلابٍ	ہم سب طلبہ نہیں ہیں
نحن تجارٌ	ہم سب تاجر ہیں
(نحن) لسْنَا بتجارٍ	ہم سب تاجر نہیں ہیں

✓ لیسَ کی خبر شبہ جملہ کی صورت میں

جملہ اسمیہ مبتدااور خبر سے تشکیل پاتا ہے، خبر مفرد بھی ہوتی ہے جیسے: ''الطالب مجتهد''،اس مثال میں'' مجتهد'' خبر ہے اور وہ مفرد ہے۔ خبر شبہ جملہ بھی ہوسکتی ہے اور یہ اس وقت ہوگی جب وہ جار مجرور یا ظرف پر مشتمل ہو جیسے:'' خالد في البيت'' (خالد گھر میں ہے)،''الطَّالبُ فِي الْفَصْلِ'' (طالب علم کمرۂ جماعت میں ہے)ان دونوں جملوں میں في البيت اور'' في الفصل'' خبر ہے جو شبہ جملہ کی صورت میں واقع ہورہی ہیں۔ اگر لیسَ کی خبر شبہ جملہ ہو تو اس پر حرف جر''ب'' داخل نہیں ہوگا۔ جیسے: لستُ مِنَ الْيَابَانِ، نہ کہ'' لستُ بمِنَ اليابان''۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ اگر خبر شبہ جملہ ہو تو خبر پہلے اور مبتدا بعد میں آئے گا۔ جیسے: ليس لي إخوةٌ،اس میں إخوة ليس کا اسم ہے اور'' لي''،لیس کی خبر ہے۔

حروف مشبہ بالفعل کی خبر بھی اگر شبہ جملہ ہو تو وہ بھی اس کے اسم پر مقدم ہوگی جیسے: إن لي إخوةًاس مثال میں إخوةً چوں کہ إنّ کا اسم ہے اس لیے یہ منصوب ہے اور لي إنّ کی خبر ہے۔

✓ ابن کا استعمال

اگر ابن کا لفظ دو ناموں کے درمیان آئے۔ جیسے:'' حامِدُ بْنُ عباسٍ'' تو اس صورت میں ابنْ کا ہمزہ نہ لکھا جائے گا نہ پڑھا جائے گا۔اور اس سے پہلے والے اسم کی تنوین حذف کر دی جائے گی۔

- مَنِ الأَخُ !کا استعمال

مَنِ الأخُ !کا معنی ہے: بھائی صاحب کون ہیں۔

ہم اپنے روزمرہ کی زندگی میں بھی اس طرح کے الفاظ کسی اجنبی شخص کے تعارف کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کسی اجنبی شخص کو دیکھ کر ہم پوچھتے ہیں یہ کون صاحب ہیں۔ چنانچہ عربی زبان میں بھی مَنِ الأخ کے ذریعہ کسی اجنبی شخص سے متعارف ہونے کا اچھا طریقہ ہے۔

2.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

2.5.1 (ا)درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(1)من أين هشام؟

(2)من أي مدينة هو؟

(3)كم أختًا له؟

2.5.2 (ب)درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

(1)هاشمٌ من واشنطن

(2)أخواته مسلمات

(3)بناته لَسْنَ بمتزوِّجات

(4)أبناؤه طلاب

(5)أمه لَيْسَتْ بمسلمةٍ

(6)أبوه مسلمٌ

2.5.3 (ج)درج ذیل جملوں پر "لیس" داخل کیجیے۔

(1)البابُ مُغْلَقٌ ....

(2)الماء بَارِدٌ ....

(3)هشامٌ مرِيضٌ ....

(4)أبي نائمٌ ....

(5)الدرسُ صعبٌ ....

(6)المسجدُ قريبٌ ....

(7)الطفلُ جَوْعَانُ ....

2.5.4 (د)آنے والی دونوں مثالوں کو پڑھیے اور بعد کے جملوں پر "لیس" داخل کیجیے۔

هو تاجرٌ	هو ليس بِتَاجرِ
هُوْ مِنَ اليَابَانِ	هو ليسَ مِن الْيَابَانِ
(1)السَّيارةُ جميلةٌ	....
(2)أنا غنيٌّ	....
(3)أنت فقيرٌ	....
(4)هي من العراق	....
(5)نحن أذكياءُ	....
(6)هو عَزَبٌ	....
(7)المدرّسونَ في الفصولِ	....
(8)أنتِ ذكيَّةٌ	....
(9)أنتُمْ كِبَارٌ	....

(10)الطالباتُ في المكْتَبَةِ ....

(11)أنتُنَّ طَالِبَاتٌ جُدُدٌ ....

2.5.5 (ہ)درج ذیل سوالوں کے جوابات" لیس" استعمال کرتے ہوئے دیجیے۔

(1)أ مهندسٌ أبُوک؟ ....

(2)أ مدرّسةٌ أمک؟ ....

(3)أ طلابٌ إخْوَتُک؟ ....

(4)أ ممرّضاتٌ أخواتُک؟ ....

(5)أ مدرّسٌ أنتَ؟ ....

(6)أ جُدُدٌ أنتُمْ؟ ....

(7)أ جديدَةٌ سيارتُک؟ ....

2.5.6 (و)آپ آپس میں چند ایسے سوالات کریں جن کے جوابات نفی میں ہوں اور اس کے جواب میں" لستُ" کا استعمال ہو۔

مثلا:

(1)أ من أمريکا أنت؟

(2)أ متزوّجٌ أنت؟

(3)أ مريضٌ أنت؟

(4)أ مهندسٌ أنتَ؟

2.5.7 (ز)مندرجہ ذیل مثالوں کو پڑھیے اور آنے والے جملوں پر"إنّ" داخل کیجیے۔

لي ثلاثُ أخواتٍ (أصْلُهُ: ثَلَاثُ أَخَواتٍ لي)

إنّ لي ثلاثَ أخواتٍ (أصْلُهُ: إنَّ ثَلَاثَ أَخَواتٍ لي)

(1)في الفصل خَمْسَةُ طلَّابٍ جددٍ۔

(2)لنا مُدَرّسٌ جَيّدٌ۔

(3)في جَيْبِيْ مائةُ ريالٍ۔

(4)في الهند أنهارٌ كثيرةٌ۔

(5)لكَ برقيةٌ في مكتبِ البَرِيْدِ۔

(6)لي ألفُ دولارٍ في المَصْرِفِ۔

2.6 نیچے دی گئیں مثالیں غور سے پڑھیے

"لیس" کا استعمال

حامِدٌ طالبٌ : حامدٌ لَيْسَ بطالبٍ

الطُّلَّابُ صِغَارٌ :	الطُّلَّابُ لَيْسُوا بصغَارٍ۔
آمِنةُ طبيبة :	آمنةُ لَيْسَتْ بطبيبةٍ۔
الفَتَياتُ مُتَزوِّجَاتٌ:	الفَتَيَاتُ لَسْنَ بِمُتَزَوِّجَاتٍ۔
أنتَ كَبِيْرٌ :	(أنتَ) لستَ بكبيرٍ۔
أنتم جُدُدٌ :	(أنتم) لستمْ بجُدُدٍ۔
أنتِ فقيرةٌ :	(أنتِ) لسْتِ بفقيرةٍ۔
أنتُنَّ مجتهداتٌ :	(أنتن) لستُنَّ بمُجْتهِداتٍ۔
أنا مدرسٌ :	(أنا) لستُ بمُدرّسٍ۔
نحنُ طلابٌ :	(نحن) لسْنَا بِطُلَّابٍ۔

2.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

2.7.1(أ)

(1)إنّهُ من الولايات الْمُتَّحِدَةِ۔

(2)إنّهُ من نيو يوركَ۔

(3)له ثلاثُ أخواتٍ۔

2.7.2(ب)

(1)غير صحيح (×)

(2)صحيح (✓)

(3)صحيح (✓)

(4)غير صحيح (×)

(5)صحيح (✓)

(6) غير صحيح (×)

2.7.3(ج)

(1)البابُ لَيْسَ بمُغلَقٍ۔

(2)الماء لَيْسَ ببارِدٍ۔

(3)هِشامٌ ليسَ بمريضٍ۔

(4)أبي لَيْسَ بنَائمٍ۔

(5)الدرسُ لَيْسَ بصَعْبٍ۔

(6)المسجدُ لَيْسَ بقريبٍ۔

(7)الطفلُ لَيْسَ بَجَوْعَان۔

2.7.4(د)

(1)السيارةُ لَيْسَتْ بِجَمِيْلَةٍ.

(2)(أنا) لَسْتُ بِغَنِيّ.

(3)(أنتَ) لَسْتَ بفقيرٍ.

(4)هي لَيْسَتْ من العراقِ.

(5)لَسْنَا بأذْكِيَاءَ.

(6)هو ليْسَ بِعَزَبٍ.

(7)المدرسون لَيْسُوْا في الفصول

(8)(أنتِ)لسْتِ بذكِيَّةٍ.

(9)(أنتم)لسْتُمْ بكِبَارٍ.

(10)الطالباتُ لَسْنَ في المكْتَبَةِ.

(11)لَسْتُنّ بطَالِبَاتٍ جُدُدٍ.

2.7.5(ه)

(1)لَا، هو لَيْسَ بمُهَندسٍ.

(2)لَا، هي لَيْسَتْ بمدرّسَةٍ.

(3)لا، إِخْوَتِيْ ليسوْابطلّابٍ.

(4)لا، هُنَّ لَسْنَ بِمُمَرِّضَاتٍ.

(5)لا، أنَا لَسْتُ بِمدَرّسٍ.

(6)لا، نَحْنُ لَسْنَا بجُدُدٍ.

(7)لا، هي لَيْسَتْ بجدِيْدَةٍ.

2.7.6(و)

(1)لَا، أنا لَسْتُ من أمريكا.

(2)لَا، أنا لَسْتُ بمتزوّجٍ.

(3)لَا، أنا لَسْتُ بَمَرِيض .

(4)لَا، أنا لَسْتُ بمُهَنْدِسٍ.

2.7.7(ز)

(1)إنّ في الفصلِ خمسةَ طلاب جددٍ.

(2)إنّ لَنَا مُدَرّسًا جَيّدًا.

(3)إنّ في جيبي مائةَ رِيَالٍ.

(4)إنّ في الهندِ أنهارًا كثيرةً.

(5)إنّ لك برقيةً في مكتبِ الْبَرِيْدِ

(6)إنّ لِيْ ألفَ دُوْلارٍ في المَصْرِفِ.

2.8 اکتسابی نتائج

- لیسَ نواسخ جملہ میں سے ہے اور یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر کان اور اس کے اخوات کی طرح جملہ میں اعرابی و معنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ لیسَ جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو مبتدا لیسَ کا اسم اور خبر لیسکی خبر ہوتی ہے۔ جیسے: الکتاب جدیدٌ (کتاب نئی ہے)، الکتاب لیس بجدیدٍ (کتاب نئی نہیں ہے)
- لیسَ کی خبر پر حرفِ جر (ب) داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے خبر مجرور ہو جاتی ہے۔
- لیس کی خبر کو حرفِ جر (ب) کے بغیر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن اس صورت میں خبر منصوب ہو گی۔ اگر لیسَ کی خبر شبہ جملہ ہو تو اس پر حرفِ جر (ب) داخل نہیں ہو گا۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ اگر خبر شبہ جملہ ہو تو خبر پہلے اور مبتدا بعد میں آئے گا۔ جیسے: لِيْ إخوة، اس جملہ کو لیسَ کے ساتھ اس طرح ادا کریں گے۔ لیس لي ''إخوةٌ'' اس مثال میں إخوة لیس کا اسم ہے اور ''لي'' لیس کی خبر ہے۔
- اگر ابن کا لفظ دو اسموں کے درمیان آئے تو اس صورت میں ابن کا ہمزہ نہ لکھا جائے گا نہ پڑھا جائے گا، اور اس سے پہلے والے اسم کی تنوین بھی حذف کر دی جائے گی۔

2.9 کلیدی الفاظ

لِقَاء			:	ملاقات
جَيِّدٌ			:	اچھا
جَيْبٌ	(ج)	جُيُوْبٌ	:	جیب، پاکٹ
نَهْرٌ	(ج)	أنهَارٌ	:	دریا
بَرقِيةٌ	(ج)	بَرْقِيَّاتٌ	:	ٹیلی گرام، تار
مَصْرِفٌ	(ج)	مَصَارِفُ	:	بینک
مكْتَبُ الْبَرِيْدِ			:	پوسٹ آفس
جَوْعَانُ			:	بھوکا
مُغْلَقٌ			:	بند
بَارِدٌ			:	ٹھنڈا

2.10 نمونہ امتحانی سوالات:

2.10.1 معروضی سوالات

1۔ ـــــــــــ کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتا ہے۔

(a)إنَّ　　　b))لعل　　　(ج) ليس

2۔ باحرف جر۔۔۔۔کی خبر پر داخل ہوتا۔

(a)اِنَّ　　　b))ليس　　　(ج) كان

3۔ ليسَ + هنّ............. =

(a)لسنا　　　b))ليسهن　　　(ج) لسْن

4۔ مندرجہ ذیل جملوں میں کون سا جملہ غلط ہے:

(a)الكتابُ جديدٌ　　　b))الكتابُ ليس بجديدٍ　　　(ج) الكتابُ ليست جديد

5۔ أ ------- محفظتك غالية؟

(a)ليس　　　b))ليست　　　(ج) لسْنَ

6۔ (أنتنَّ) ---------- بمجتهداتٍ

(a)ليس　　　b))ليست　　　(ج) لستُنَّ

7۔ ---------- لنا الكراسات

(a)ليس　　　b))ليست　　　(ج) لسنا

8۔ خالد وزاهد وراشد --------- من الهند۔

(a)ليس　　　b))ليسوا　　　(ج) لسنا

9۔ بناته -------- بمتزوِّجات

(a)ليس　　　b))ليست　　　(ج) لسْنَ

10۔ إِنَّهن مسلمات۔

(a)مسلماتٌ　　　b))مسلماتاً　　　(ج) مسلماتٍ

2.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔"ليس" کے لفظی و معنوی عمل کو بیان کیجیے اور مثالوں سے وضاحت کیجیے۔

2۔آنے والے سوالوں کے جواب"ليس" کا استعمال کرتے ہوئے دیجیے۔

1) أ دراجتك غالية؟ ....

2) هل نظارتك رخيصة؟ ....

3) هل أختك طالبة؟ ....

4) أ صديقك مهندسٌ؟ ....

5) هل المعهد بعيد؟ ....

3۔مندرجہ ذیل جملوں پر"إن" داخل کرتے ہوئے ترجمہ کیجیے۔

1) للجامعة قاعة كبيرة۔

2) في المصنع عمال

3) على الشجرة طائرة

4) له جائزة

5) لكم حاسوب

4۔ تذکیر وتانیث کا خیال کرتے ہوئے "لیس" کے ذریعہ خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

1) ______ الولد ذكيا

2) الشاحنة ______ بممتلئة

3) الطالبتان ______ جديدتين

4) سيارة الإسعاف .... سريعة

5) ....الكتاب رخيصا

5۔ درج ذیل عبارت کا ترجمہ کیجیے۔

أ مِنْ واشنطن أنتَ يا هشام؟

لا، أنا لستُ من واشنطن، إني من نيويورك، لي ستة أبناء وخمس بنات۔ أنا مسرور بلقائك۔

2.10.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

۱۔لیس کن افعال میں سے ہے؟ اور اس کا اعراب کیسا ہوتا ہے؟ مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

۲۔لیس کی خبر اگر شبہ جملہ ہو تو اس کی کتنی صورتیں ہوں گی؟ بالتفصیل تحریر کیجیے۔

۳۔آنے والی دونوں مثالوں کو پڑھیے اور بعد کے جملوں پر "لیس" داخل کیجیے۔

هو تاجرٌ هو ليس بِتَاجرٍ

هُوْ مِنَ اليَابَانِ هو ليسَ مِن الْيَابَانِ

(1)الحديقة كبيرة .... (2 (أنا فقير ....

(3)أنت غنىٌ .... (4 (هي من اليمن........................

(5)نحن طلاب .... (6 (هو عَزَبٌ ....

(7)الطلاب في الفصولِ .... (8 (أنتِ مجتهدةٌ ....

(9)أنتُمْ صغارٌ .... (10 (الأساتذةُ في المكْتَبَةِ.................

(11)أنتُنَّ طَالِبَاتٌ جُدُدٌ.....................

2.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1. روس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) — ف۔عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية — مصطفى الغلاييني
3. آسان عربی گرامر — اساتذہ قرآن اکیڈمی

4. النحوالواضح علي الجارم، مصطفى أمين

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں۔

1.https://islamhouse.com/ar/books/398778/

2.https://archive.org/details/WAQ33751

3.http://quranacademy.com/SnapshotView/Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)

4.https://archive.org/detials/WAQn

اکائی۔3

الدرس الثالث

اکائی کے اجزا

3.0 تمہید

3.1 مقصد

3.2 اصل متن

3.3 متن کا ترجمہ

3.4 اصل متن پر مبنی قواعد

3.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

3.6 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

3.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

3.8 اکتسابی نتائج

3.9 کلیدی الفاظ

3.10 نمونہ امتحانی سوالات

3.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

3.0 تمہید

گذشتہ سبق میں ہم نے یہ پڑھا کہ جملہ اسمیہ کولیس کے ذریعہ کس طرح نفی میں تبدیل کیا جاتا ہے، معنوی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اعرابی تبدیلی کس طرح سے ہوتی ہے۔لیس کی اسناد ھو، ھي، ھم، ھن، أنت، أنا، نحن کی طرف کس طرح ہوگی، اور کسی اجنبی شخص سے تعارف کا شائستہ اسلوب کیا ہو سکتا ہے۔ إنّ کی خبر جار مجرور ہونے کی وجہ سے مقدم ہو تو اس صورت میں اعرابی حالت کیا ہوگی۔اب ہم اس سبق میں اسم تفضیل اور عدد معدود سے متعلق بعض ضروری احکام پڑھیں گے۔

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دو چیزیں ایک خاص صفت میں مشترک ہیں، لیکن ان میں سے ایک دوسرے پر اس صفت میں بڑھی ہوئی ہے۔ جیسے: الشمس أكبر من الأرضِ (سورج زمین سے بڑا ہے)

استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی چار حالتیں ہوتی ہیں:

(1) الف لام اور اضافت سے خالی ہو (2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

(3) الف لام کے ساتھ معرفہ ہو (4) معرفہ کی طرف مضاف ہو

اس سبق میں مذکورہ احوال میں سے صرف دو حالتوں کا استعمال بتایا جائے گا۔

(1) الف لام (ال) اور اضافت سے خالی ہو (2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

نیز اس سبق میں لکنّ اور کأنّ کے بارے میں بھی مختصراً بحث کرتے ہوئے گیارہ سے انیس تک کی گنتی اور ان کے قواعد بیان کیے جائیں گے۔

3.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

- اسم تفضیل کی تعریف اور اس کے مختلف احوال سے واقف ہوں گے۔
- لکنّ اور کأنّ کے احکام اور اس کے عمل سے آگاہ ہوں گے۔
- عربی زبان میں گیارہ سے بیس تک کے اعداد کے استعمال پر قدرت حاصل کرتے ہوئے اس کے اعرابی احوال سے بھی واقفیت حاصل کریں گے۔
- یہ بھی جان لیں گے کہ اسم تفضیل جب مضاف ہو تو اس کا حکم کیا ہوگا۔

3.2 اصل متن

أحمد	:	كم طالبًا في فصلِكُم يا عليّ؟
عليّ	:	في فصلنَا أربعةَ عَشرَ طالبًا۔

أحمد	:	الطلَّابُ في فصلنا أكثرُ۔ فيه تسعةَ عشرَ طالبًا۔ يا عليّ، ما اسمُ الطالبِ الجديدِ الَّذِي جَاء أمْسِ؟
عليّ	:	اسْمُهُ أسَامَةُ۔
أحمد	:	هو طويلٌ جدًّا۔ أ ليس كذٰلک؟
عليّ	:	بلى! هو طويلٌ جدًّا ولكنَّ حَامدًا أطولُ منه۔ إنّه أطولُ طالبٍ في فصلِنا وَمَنْ أطولُ طَالبٍ في فصلِكُم؟
أحمد	:	أطولُ طالبٍ في فصلنا إبراهيمُ۔
عليّ	:	أ دفْتَرُكَ هذا يا أحمدُ؟ إنّ خطَّكَ جميلٌ جدًّا۔ ماشاء الله!
أحمد	:	شُكْرًا يا عليُّ۔ خَطِّيْ جميلٌ وخَطُّكَ أجمَلُ۔
عليّ	:	من هذا الفتى الَّذِىْ مَعَكَ يَا أحمدُ؟ كأنّهُ أخُوْكَ۔
أحمد	:	نَعَمْ! هو أخيْ الشَّقِيْقُ۔
عليّ	:	أ أكْبَرُ مِنْكَ هو أمْ أصْغَرُ؟
أحمد	:	هُوَ أصغرُ مِنِّيْ۔
عليّ	:	في أيِّ مَهْجَعٍ أَنْتَ يا أخِي؟
أحمد	:	أنا في المَهْجَعِ الْخَامِسِ، وَهُوَ بعيْدٌ جِدًّا عن الْجَامِعَةِ۔
عليّ	:	أَنَا فِي الْمَهْجَعِ الثَّامِنِ وهو أبعد مِنْ مَهْجَعِكُمْ۔
أحمد	:	أيّهُمَا أحْسَنُ؟
عليّ	:	الْمَهْجَعُ الخامِسُ أحسنُ فإنَّ غُرَفَهُ أَوْسَعُ، و نَوَا فِذَهُ أكْبَرُ، ومَرَاحِيْضَهُ أنْظَفُ، و السُرُرَ الَّتِيْ فيهِ أجْمَلُ۔

3.3 متن کا ترجمہ

احمد	:	علی! تمہاری جماعت میں کتنے طلبہ ہیں؟
علی	:	ہماری جماعت میں چودہ (۱۴) طلبہ ہیں۔
احمد	:	ہماری جماعت میں طلبہ زیادہ ہیں، اس میں انیس (۱۹) طلبہ ہیں، علی! اس نئے طالب علم کا کیا نام ہے جو کل آیا؟
علی	:	اس کا نام اسامہ ہے۔
احمد	:	وہ بہت لمبا ہے، کیا ایسا نہیں ہے!؟

بلال	:	ہاں کیوں نہیں ! وہ بہت لمبا ہے، لیکن حامد اس سے بھی زیادہ لمبا ہے، وہ ہماری جماعت کا سب سے طویل القامت طالب علم ہے۔ تمہاری جماعت میں سب سے زیادہ لمبا طالب علم کون ہے ؟
احمد	:	ہماری جماعت ہیں سب سے لمبا طالب علم ابراہیم ہے۔
علی	:	احمد ! کیا یہ تمہاری نوٹ بک ہے ؟ ماشاءاللہ ! تمہاری تحریر تو بہت خوبصورت ہے !
احمد	:	شکریہ علی، میری تحریر خوبصورت ہے لیکن تمہاری تحریر زیادہ خوبصورت ہے۔
علی	:	احمد ! یہ کون نوجوان ہے جو تمہارے ساتھ ہے ؟ وہ تمہارا بھائی معلوم ہو رہا ہے۔
احمد	:	ہاں ! وہ میرا حقیقی بھائی ہے۔
علی	:	وہ تم سے بڑا ہے یا چھوٹا ہے ؟
احمد	:	وہ مجھ سے چھوٹا ہے۔
علی	:	بھائی ! تم کس ہاسٹل ہیں رہتے ہو ؟
احمد	:	میں پانچویں ہاسٹل میں رہتا ہوں، اور وہ یونیورسٹی سے بہت دور ہے۔
علی	:	میں آٹھویں ہاسٹل میں ہوں اور وہ تمہارے ہاسٹل سے زیادہ دور ہے۔
احمد	:	دونوں میں سے کون سا (ہاسٹل) سب سے زیادہ اچھا ہے ؟
علی	:	پانچواں ہاسٹل سب سے اچھا ہے کیونکہ اس کے کمرے بہت کشادہ ہیں، اس کی کھڑکیاں بڑی ہیں، اس کے طہارت خانے صاف ستھرے ہیں اور وہ چارپائیاں جو اس میں ہیں بہت خوبصورت ہیں۔

3.4 اصل متن پر مبنی قواعد

3.4.1 اسم تفضیل کی تعریف:

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو أَفْعَلُ کے وزن پر ہو، اور اس بات پر دلالت کرے کہ دو چیزیں ایک خاص صفت میں مشترک ہیں اور ان میں سے ایک میں وہ صفت دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔

جیسے: الشمسُ أكبر من الأرضِ (سورج زمین سے بڑا ہے)

اس مثال میں أکبرُ کا لفظ دو چیزوں پر دلالت کر رہا ہے:

(1) زمین اور سورج کے بڑے ہونے کی صفت میں مشترک ہونا۔ (2) سورج کا زمین پر اس صفت میں زیادہ ہونا۔

مزید مثالیں ملاحظہ کریں:

الفتنة أكبر من القتل۔(فتنہ قتل سے بڑا ہے)   خليلٌ أعلمُ من سعيدٍ۔(خلیل سعید سے زیادہ جاننے والا ہے)

3.4.2 اسم تفضیل کے احوال:

استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی چار حالتیں ہوتی ہیں:

(1)اسم تفضیل الف لام اور اضافت سے خالی ہو   (2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

(3)الف لام کے ساتھ معرفہ ہو   (4) معرفہ کی طرف مضاف ہو

اس سبق میں ابتدائی دو حالتوں کا استعمال بتایا گیا ہے، جس کو ہم بیان کر رہے ہیں۔

(1)الف لام اور اضافت سے خالی ہو

اس صورت میں اسم تفضیل کا صیغہ اُفْعَلُ کے وزن پر آئے گا اور مِن کے ساتھ استعمال ہو گا اور وجوبی طور پر مفرد مذکر ہو گا۔ جیسے:

محمدٌ أكبرُ مِن أخيهِ۔(محمد اپنے بھائی سے بڑا ہے)   فاطمة أفضلُ مِن سعادَ۔(فاطمہ سعاد سے افضل ہے)

الأولاد أكبرُ مِن أَخَوَاتِهِمْ۔(لڑکے اپنی بہنوں سے بڑے ہیں)   البنات أكبرمن إخوتهنّ۔(لڑکیاں اپنے بھائیوں سے بڑی ہیں)

اسی طرح مِن کے بعد اسم کے بجائے ضمیر بھی آجائے تو یہی صورتِ حال ہو گی۔ جیسے:

أنتَ أجملُ منّي، أنا أصغر منک، هم أفصح منّا لسانًا

(2)نکرہ کی طرف مضاف ہو:

اس وقت اس کے معنی ہوں گے "سب سے زیادہ" اس حالت میں بھی اسم تفضیل وجوبی طور پر مفرد اور مذکر ہوتا ہے اور مِن کے بغیر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

خالدٌ أفضلُ قائدٍ۔، المعلماتُ أفْضَلُ نِسَاءٍ۔، فاطمة أفضلُ امْرَأَةٍ۔، هم أَحْسَنُ طُلَّابٍ في الصف۔

3.4.3 لكنّ اور كأنّ کے احوال:

پچھلے سبق میں ہم إنَّ اور اس کے گروپ (اخوات) أنّ،لعلّ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں،اس سبق میں اسی گروپ کے دو اور حروف کا تعارف کرائیں گے،جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) لكن (لیکن) یہ بھی إنَّ کے اخوات میں سے ہے اور اسی کے جیسا عمل کرتا ہے یعنی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے:

زيدٌ مجتهدٌ ولكنّ خالدًا كسلانُ۔	زید محنتی ہے لیکن خالد ست ہے۔
سيارتي قديمة ولكنها قوية۔	میری کار پرانی ہے لیکن وہ مضبوط ہے۔
الرياضة مفيدة لكنّ الإسراف فيها ضارٌ۔	ورزش مفید ہے لیکن اس میں زیادتی نقصان دہ ہے۔

كأنّ (گویا) یہ بھی إنّ کے اخوات میں سے ہے، جن کا مجموعہ حروف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، یہ بھی إنّ جیسا عمل کرے گا۔ جیسے:

كأنَّكَ أسدٌ (آپ تو شیر معلوم ہوتے ہیں)

لٰكِنّ هذا الفتى كأنه أخوك (مگر یہ نوجوان تو آپ کا بھائی معلوم ہوتا ہے)

كأنک من الهند (گویا کہ آپ ہندوستان سے ہیں)

3.4.4 11 سے 20 تک کے عدد کا استعمال:

اس صورت میں عدد مرکب (دو لفظوں سے مل کر بنا ہوا) ہوگا، اور دونوں پر فتحہ ہوگا اور معدود واحد اور منصوب ہوگا۔ جیسے:

أَحَدَ عَشَرَ كوكبًا (گیارہ ستارے) تِسْعَةَ عَشَرَ كتابًا (انیس کتابیں)

✓ سہولت کے لیے ہم اسے چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

(الف) اس میں ہم گیارہ (11) اور (12) کے استعمال کو جانیں گے، یہ دونوں اپنے معدود کے مطابق ہوں گے۔ یعنی اگر معدود مذکر ہو تو یہ بھی مذکر اور معدود مؤنث ہو تو یہ بھی مؤنث ہوں گے۔ جیسے:

أحَدَ عَشَرَ طالبًا (گیارہ طالب علم) إحدىٰ عشْرَة طالبةً (گیارہ طالبات)

اثنا عَشَرَ طالبًا (بارہ طالب علم) اثنتا عشْرَة طالبةً (بارہ طالبات)

(ب) تیرہ (13) سے انیس (19) تک کے عدد کا استعمال:

ان میں عدد کا پہلا جزء معدود کے مخالف ہوگا، (تذکیر وتانیث میں) جب کہ دوسرا جزء مطابق ہوگا۔

جیسے: ثَلاثَةَ عشَرَ طالبًا ثلاث عشْرَة طالبةً

i i i i

مؤنث مذکر مذکر مؤنث

مذکورہ مثال ثلاثة عشر طالبًا میں معدود (طالبًا) چونکہ مذکر ہے اس لیے عدد کا پہلا جز ثلاثة مؤنث ہے اور دوسرا جز عشَرَ مذکر ہے، جب کہ ثلاث عشْرة طالبةً میں چوں کہ معدود (طالبةً) مؤنث ہے، اس لیے عدد کا پہلا جز ثلاث مذکر ہے اور دوسرا جز عشرَة مؤنث ہے۔

(ج) یہ اعداد مبنی ہیں یعنی ان کا آخر عامل کے بدلنے سے تبدیل نہیں ہوگا بلکہ ہر حال میں یہ اعداد فتحہ کے ساتھ پڑھے جائیں گے۔ ذیل کی مثالوں سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جا سکتی ہے۔

نوٹ: عامل وہ اسماو افعال و حروف ہیں جن کے سبب دوسرے اسماو افعال کے آخر میں تبدیلی ہوتی ہے یعنی رفع، نصب اور جر آتا ہے۔

عندي ثلاثةُ ريالاتٍ عندي ثَلاثَةَ عَشَرَ ريالًا

أريدُ ثلاثةَ ريالاتٍ أريدُ ثلاثَةَ عَشَرَ ريالًا

هذا القلمُ بثلاثةِ ريالات هذا القلم بِثَلاثَةَ عَشَرَ ريالًا

اثنا عشر اور اثنتا عشر میں واقع اثنا عشر اور اثنتا معرب ہیں، حالتِ نصب اور جر میں وہ اثنَيْ اور اثنتي ہو جائیں گے۔

جیسے: عندي اثنا عشر ريالًا (میرے پاس بارہ ریال ہیں)

أُريدُ اثني عشرَ ريالًا (مجھے بارہ ریال چاہیے)

هذا الْكِتَابُ باثني عشرَ ريالاً (یہ کتاب بارہ ریال کی ہے)

نوٹ: اثنا اور اثنتا میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزۂ وصل ہے اگر ان سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو انہیں لکھا تو جائے گا لیکن پڑھا نہیں جائے گا۔

(د) بیس (20) کے لیے لفظ عشرون استعمال ہوتا ہے:

یہ مذکر اور مؤنث دونوں معدود کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے، اس کا معدود بھی واحد اور منصوب ہو گا۔

جیسے: عشرونَ طالبًا عشرون طالبةً

❖ عدد ترتیبی:

عربی میں ترتیب کو ظاہر کرنے کے لیے جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں ان میں پہلے نمبر کے لیے لفظ اوّل استعمال ہوتا ہے جب کہ دوسرے سے دسویں تک کے لیے جو الفاظ ہیں وہ فاعلٌ کے وزن پر آتے ہیں۔

جیسے: ثالثٌ تیسرا

رابعٌ چوتھا

خامسٌ پانچواں

سادسٌ چھٹا

ثانٍ دوسرا: یہ اصل ثانيٌ ہے غالٍ کی طرح اگر اس پر ال داخل ہو تو وہ الثاني ہو جائے گا۔

3.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

3.5.1: (ا) درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(1) كم طالبا في فصل أحمد؟ (2) كم طالبا في فصل عليّ؟

(3) مَن أطول طالب في فصل أحمد؟ (4) ومن أطول طالب في فصل عليّ؟

3.5.2: (ب) درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) الطالب الجديد الذي جاء أمسِ اسْمه أسامة (2) حامد في فصل أحمد۔

(3) المهجع الثامن غُرَفَه أوسع (4) المهجع الثامن أبعدُ من المهجع الخامس۔

3.5.3: (ج) درج ذیل کلمات کو اسم تفضیل کا استعمال کرتے ہوئے جملہ بنائیے۔

(1) هاشم/ طويل / عثمان ------------------------------

(2) القاهرة / كبير / الرياض ------------------------------

(3)هذا الفندق / نظيف / ذاک ------------------------------

(4)اللغة العربية / سهل / اللغة الفرنسية ------------------------------

(5)أنا / كبير / هو ------------------------------

(6)هو / صغير / أنت ------------------------------

(7)الرجال / كثير / النساء ------------------------------

(8)أنت / حسن / أنا ------------------------------

(9)الموز / رخيص / العِنَب ------------------------------

(10)الشمس / بعيد / القمر ------------------------------

3.5.4: (د)آنے والی مثالیں پڑھیے اور اسم تفضیل کا استعمال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کو اسی طرز پر تبدیل کیجیے۔

(أ) محمدٌ طالبٌ حسنٌ۔ محمدٌ أَحْسَنُ طالبٍ في الفصل۔

(ب) هذا بيتٌ جميلٌ۔ هذا أجملُ بيتٍ في الشّارِعِ۔

(ج) آمنةُ طالبةٌ صغيرةٌ۔ آمنةُ أصغرُ طالبةٍ في المدرسَة۔

1۔ هذه غرفة صغيرة............................... في بيتنا۔

2۔ بلالٌ جارٌ حَسَنٌ .... في حَيِّنَا۔

3۔ ياسر رجل فقير .... في قَرْيَتِنَا۔

4۔ هذه ساعة رخيصة .... في السوق۔

5۔ هذا درس سهل .... في الكتاب۔

6۔ الدُكتُورُ زكرِيَّا طبيبٌ شَهِيْرٌ ....في بَلَدِنا۔

7۔ الأَزْهَرُ جامعةٌ قديمةٌ .... في العالم۔

8۔ الأستاذ نُعْمَانُ مدرِّسٌ حسنٌ ....في المدرسة۔

9۔ ذٰلک درسٌ صَعْبٌ ....في الكتاب۔

10۔ هذا فصل واسع ....في الكلِّيَّةِ۔

3.5.5: (ہ)مندرجہ ذیل مثالیں پڑھیے اور آنے والے جملوں کو "لکن" کے ذریعہ جوڑیے یہ واضح رہے کہ "لکنّ" إنّ کے اخوات میں سے ہے۔

(أ) الطلابُ كثيرٌ۔ الفصلُ صغيرٌ۔ = الطّلابُ كثيرٌ لكنَّ الفصلَ صغيرٌ۔

(ب) حامدٌ مجتهدٌ۔صديقُهُ كسلانُ۔ = حامد مجتهد لكنّ صديقَه كسلانُ

(1)محمد طويل۔ حامد فقير۔ ....

(2)آمنةُ مجتهدةٌ۔ أختها كسْلٰى۔ ....

(3)هذا الدرس طويل۔ هو سهل ....

(4)سيّارتي قديمة۔ هی قويَّة۔ ....

(5)أخي متزوج۔ أنا عَزَبٌ۔ ....

(6)إبراهيم فقير۔ عمّه غنيّ جدًا ....

(7)بيتک جميل جدًا۔ هو صغيرٌ۔ ....

3.5.6: (و)آنے والی دونوں مثالوں کو پڑھتے ہوئے بعد کے جملوں پر "کأنّ" داخل کریں۔

(أ) من هذا الفتى؟ كأنَّهُ أخوک۔

(ب) من هذه الطِّفْلَةُ؟ كأنَّهَا أخْتُكَ۔

(1)هو زميلُک .... (2) هي طبيبةٌ ....

(3)هم طلابٌ .... (4) أنت مريضٌ ....

(5)هو مدرّسٌ جديدٌ .... (6) أنتِ أختُ مريم ....

3.5.7: (ز)مندرجہ ذیل جملوں کو پڑھیں اور اس میں استعمال ہونے والے اعداد کو لفظوں میں لکھیں۔

(1)في الفصل 19 طالبًا

(2)عندي 15 كتابا باللغة العربية و12 كتابا باللغة الفرنسية

(3)رأى يوسف عليه السلام في المنام 11 كوكبًا

(4)عندي 20 ريالاً

(5)كم فُنْدقا في هذا الشارع؟ فيه 13 فندقا۔

(6)في هذه المدينة 14 مسجدًا۔

(7)ثَمَنُ هذا الكتاب 17 ريالًا۔

(8)في هذا الكتاب 20 درسًا۔

(9)في السَنَةِ 12 شَهْرًا۔

3.5.8: (ح)مندرجہ ذیل اسما کے آگے قوسین میں مذکور عدد کو عدد ترتیبی کے ذریعہ بیان کیجیے۔

(1)اليوم ....(8) (2) في السَّنَةِ ....(4)

(3)الطالب............(3) (4) الطالبة ....(6)

(5)الدرس ....(10) (6) البيت ....(7)

(7)الصَّفْحَةُ ....(9) (8) الغرفة ....(5)

(9)الجزء............(1) (10) الجزء ....(2)

3.6 نیچے دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

3.6.1: اسم تفضیل کا استعمال

هاشمٌ طويلٌ، و حامدٌ أطْوَلُ مِنْهُ۔

آمنةُ صغيرةٌ، و زينبُ أصْغرُ منها۔

(1)هذا الكتابُ أسهلُ من ذاک۔ (2) هذه السيارةُ أجْمَلُ من تلک۔

(3)حمزةُ أكبرُ مِنّيْ سنًّا۔ (4) هؤلاء الطلابُ أحسنُ من أولئک۔

(5)بيتي أبعدُ عن المدرسةِ من بيتک۔ (6) هو أصغرُ مِنَّا سنًّا۔

(7)خَطِّي أحسنُ من خطِّكَ۔ (8) هذا الشَّارعُ أنظَفُ من ذٰلک۔

(9)اللَّبَنُ أحسنُ من الشأي۔ (10) هذه الساعةُ أرخصُ من تلک۔

3.6.2: درج ذیل مثالیں پڑھیے۔

عددِذاتی کا استعمال:

11۔ أَحَدَ عَشَرَ طَالبًا 12۔ اثْنَا عَشَرَ طَالبًا

13۔ ثلاثةَ عَشَرَ طَالبًا 14۔ أرْبَعَةَ عَشَرَ طَالبًا

15۔ خَمْسَةَ عَشَرَ طَالبًا 16۔ سِتَّةَ عَشَرَ طَالبًا

17۔ سَبْعَةَ عَشَرَ طَالبًا 18۔ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ طَالبًا

19۔ تِسْعَةَ عَشَرَ طَالبًا 20۔ عِشْرُوْنَ طَالبًا

3.6.3: درج ذیل مثالیں پڑھیے۔

عددِوصفی/ترتیبی کا استعمال:

(1)الدرسُ الأَوَّلُ (6) الدرسُ السَّادِسُ

(2)الدرسُ الثانِي (7) الدرسُ السَّابِعُ

(3)الدرسُ الثالث (8) الدرسُ الثامِنُ

(4)الدرسُ الرَّابِعُ (9) الدرسُ التاسعُ

(5)الدرسُ الخَامِسُ (10) الدرسُ العَاشِرُ

الأَوَّلُ (مذكر) الأُوْلٰی (مؤنث)

الطالبُ الأَوَّلُ الطَّالِبَةُ الأُوْلٰی

3.6.4: طلبہ اپنے طور پر چند ایسے سوالات بنائیں جو(''أليس كذالک؟'')پر مشتمل ہوں،اور پھر اس کا جواب''بلی'' کے ذریعہ دیں۔ جیسے:

سوال:

(1)أنت من الهند،أليس كذالک؟

(2)أنت مريض، أليس كذالک؟

جواب:

(1)بلٰی: أنا من الهند۔

(2)بلٰی: أنا مريض

3.6.4: أيّهما" کااستعمال:

آپ اپنے دوساتھیوں کی طرف اشارہ کریں اور کہیں: هذان طالبان۔ أيُّهُمَا أطْوَلُ؟ یہ دونوں طالب علم ہیں۔(ان دونوں میں سے کون زیادہ لمبا ہے؟)اور دو کتابوں کی۔ طرف اشارہ کر کے کہیں۔هذان كتابان۔ أيُّهُمَا أجملُ؟(یہ دونوں کتابیں ہیں)ان دونوں میں سے کون سی کتاب زیادہ خوبصورت ہے؟)اس طرح آپس میں مزید سوالات کریں۔

3.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

3.7.1(أ)

(1)في فصْلِهِ تسعةَ عشرَ طالبًا۔

(2) في فصله أربعةَ عشر طالبًا۔

(3)أطولُ طالبٍ في فصلِه إبراهيمُ۔

(4) أ طولُ طالبٍ في فصلِه حامدٌ۔

3.7.2(ب)

(1)صحيح (✓)

(2)غير صحيح (×)

(3)غير صحيح (×)

(4)صحيح (✓)

3.7.3(ج)

(1)هاشمٌ أَطولُ مِن عثمانَ۔

(2) القاهرةُ أكبرُ من الرِّياضِ۔

(3)هذا الْفُنْدُقُ أنْظفُ من ذاك۔

(4) اللّغةُ العربيّةُ أسهلُ من اللّغةِ الفَرَنْسِيَّةِ۔

(5)أنا أكبرُ مِنْهُ۔

(6) هو أصغرُ مِنْكَ۔

(7)الرّجالُ أكثرُ من النِّساءِ۔

(8) أنتَ أحسنُ مِنّي۔

(9)الموزُ أرْخَصُ من العِنَبِ۔

(10) الشَّمسُ أ بْعَدُ من القمَرِ۔

3.7.4(د)

(1)هذه أصغرُ غُرْفَةٍ في بيتِنَا۔

(2) بلالٌ أحسنُ جارٍ في حيِّنا۔

(3)يَاسرٌ أ فْقَرُ رَجُلٍ في قَرْيَتِنَا۔

(4) هذه أرخَصُ سَاعَةٍ في السُّوْقِ۔

(5)هذا أسهلُ درسٍ في الكتاب۔

(6) الدُكْتُورُ زكريا أشهُر طبيب في بَلدنا۔

(7)الأزهرُ أقدمُ جامِعَةٍ في العالم۔

(8) الأستاذ نعمانُ أحسنُ مدرِّسٍ في المَدْرَسَةِ۔

(9)ذٰلک أصعبُ درسٍ في الكتاب۔

(10) هذا أوسعُ فَصْلٍ في الكُلِّيَّةِ۔

3.7.5(ہ)

(1)محمدٌ طويلٌ لكنَّ حَامِدًا قصيرٌ۔

(2) آمنةُ مجتهدةٌ لكنَّ أختَها كَسْلٰى۔

(3)هذا الدرسُ طويلٌ لكنَّهُ سهلٌ۔

(4) سَيَّارَتِيْ قديمةٌ لكنَّهَا قويّةٌ۔

(5)أخي متزوجٌ لكنّي عَزَبٌ۔ (6) إبراهيمُ فقير، لكنَّ عمَّه غنِيٌّ جِدًّا۔

(7)بيتُكَ جميلٌ جَدًّا لكنّهُ صغيرٌ۔

3.7.6(و)

(1)من هو؟ كأنَّهُ زميلُك. (2) من هي؟ كأنَّهَا طبيبةٌ.

(3)من هُمْ؟ كأنَّهُم طلابٌ. (4) من أنت؟ كأنَّكَ مريضٌ.

(5)من هو؟ كأنَّهُ مدرسٌ جديدٌ. (6) من أنتِ؟ كأنكِ أختُ مَرْيَمَ.

3.7.7(ز)

(1)في الفصلِ تسعةَ عشرَ طالبًا.

(2)عندي خمسةَ عشرَ كتابًا باللّغة العربية و اثنا عشركتابا باللّغة الفرنسية.

(3)رأى يوسف عليه السلام في المنام أحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا.

(4)عندي عِشْرُوْنَ ريالًا.

(5)كم فندقًا في هذا الشارع؟ فيه ثلاثةَ عَشَرَ فندقًا.

(6)في هذه المدينةِ أربعةَ عَشَرَ مَسْجِدًا.

(7)ثَمنُ هذا الكتاب سبْعَةَ عشرَ ريالًا.

(8)في هذا الكتاب عِشْرُوْنَ درسًا.

(9)في السنة اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا.

3.7.8(ح)

(1)اليومُ الثَّامِنُ. (2) في السَّنَة الرَّابِعَةِ.

(3)الطَّالِبُ الثَّالِثُ. (4) الطالِبَةُ السَّادِسَةُ.

(5)الدَّرْسُ العَاشِرُ. (6) البَيْتُ السَّابِعُ.

(7)الصَّفْحَةُ اَلتَّاسِعَةُ. (8) الغُرْفَةُ الْخَامِسةُ.

(9)الجُزْءُ الأَوَّلُ. (10) الجُزْءُ الثَّانِي.

3.8 اکتسابی نتائج

- جو کلمات أفعلُ کے وزن پر ہیں اور صفت کا معنی دیتے ہیں، انہیں اسم تفضیل کہا جاتا ہے۔

جیسے: أكْبَرُ(زیادہ بڑا) أجمل(زیادہ خوبصورت) أحسنُ(زیادہ اچھا)

- استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی چار حالتیں ہوتی ہیں:

(1)اسم تفضیل الف لام اور اضافت سے خالی ہو

(2)نکرہ کی طرف مضاف ہو

(3)الف لام کے ساتھ معرف ہو

(4)معرفہ کی طرف مضاف ہو

- موجودہ سبق میں اسم تفضیل کی چار حالتوں میں سے صرف دو حالتوں کے بارے میں بتایا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(1)الف لام اور اضافت سے خالی ہو

(2)نکرہ کی طرف مضاف ہو

- لٰکِنَّ اور کأنّ بھی حروف مشبہ بالفعل میں سے ہیں، یہ دونوں بھی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔
- عربی میں جب ہم عدد معدود کی بحث پڑھتے ہیں تو اکثر ہم سے مغالطہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس اکائی میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ طلبہ میں پائے جانے والے اس مغالطہ کو حتی الامکان دور کیا جائے تاکہ عدد اصلی اور عدد ترتیبی کے درمیان فرق واضح ہو جائے اور تمیز کے اعراب میں غلطی سے بچا جائے۔

3.9 کلیدی الفاظ

مَهْجَعٌ	(ج)	مَهَاجِعُ	:	قیام گاہ، خواب گاہ، ہاسٹل
كَوْكَبٌ	(ج)	كَوَاكِبُ	:	ستارے
وَاسِعٌ	(ث)	وَاسِعَةٌ	:	کشادہ، وسیع
فَرِيْقٌ	(ج)	فُرَقَاءُ	:	جماعت، ٹیم
شَقِيْقٌ	(ج)	أَشِقَّاءُ	:	حقیقی/ سگا بھائی
ثَمَنٌ	(ج)	أَثْمَانٌ	:	قیمت
عَالَمٌ			:	کائنات
شَهِيْرٌ			:	مشہور
شَهْرٌ	(ج)	شُهُوْرٌو أَشْهُرٌ	:	مہینہ
لاعِبٌ	(ج)	لاعِبُونَ	:	کھلاڑی
المنامُ			:	خواب
الأَزْهَرُ			:	مصر کی قدیم اور مشہور یونیورسٹی

3.10 نمونہ امتحانی سوالات

3.10.1 معروضی سوالات

1۔ استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی............... حالتیں ہوتی ہیں:

(a)دو (b) تین (c)چار

2۔ لکن اور کأن کا شمار۔۔۔۔۔۔ میں ہوتا ہے۔

(a)افعال ناقصہ (b) حروف مشبہ بالفعل (c)اسم تفضیل

3۔ رأيت ------- عَشَرَ كوكبًا

(a)أَحَدَ (b)احَدى (c)واحدة

4۔ اشتريت --------- عَشَرَ كتابًا

(a)تِسْعَ (b)تِسْعَةَ (c)تِسْعَ و

5۔ جاء ت ---------- طالبةً۔

(a)اثنا عشْرَ (b) اثنتا عشْرَة (c)اثنا عشْرَة

6۔ عندي ثَلاثَةَ عَشَرَ -----

(a)روبيةً (b)ريالًا (c)دولاراً

7۔ كسب العامل --------------- روبية۔

(a)تسع عَشَر (b)تسعة عَشَرة (c)تسع عَشَرة

8۔ افتح الصفحة -------

(a)السادس (b) السادسة (c)الستة

9۔ الامتحان سهل ....الأسئلة طويلةٌ۔

(a)كان (b)كأن (c) لكن

10۔ القرآن .... من الحديث۔

(a)فضل (b)فضلى (c)أفضل

3.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔اسم تفضیل کا قاعدہ لکھتے ہوئے اس کے احوال مثالوں کے ساتھ لکھیے؟

2۔"کأن" اور "لکن" کے احکام بیان کیجیے اور مثالوں سے وضاحت کیجیے۔

3۔مندرجہ ذیل کلمات سے اسم تفضیل پر مشتمل جملے بنائیے اور ان کا ترجمہ کیجیے۔

1) الحديد / نافع / الذهب 2) الكتاب / نافع / المال

3) العالم / ذكي / الطبيب 4) السخي / سعيد / البخيل

5) العسل / حلو/ السكر

4۔خالی جگہوں کو "کأنّ" اور "لکنّ" کے ذریعہ پر کیجیے۔

1) الامتحان سهل .... الأسئلة طويلةٌ

2) .... الكتاب أستاذ

3) البيت جديد........................... الأثاث قديمٌ

4) .... قطر الماء لؤلؤ

5) الدواء مرٌّ ....استعماله مفيد

5۔ مندرجہ ذیل جملوں کو عربی میں لکھیے۔

1) گیارہ کتابیں 2) چودہ مدرسے

3) سترہ فلیٹ 4) تیرہ مہینے

5) بیس ممالک

3.10.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

2۔ گیارہ سے لے کر بیس تک کے عدد کا استعمال بالتفصیل تحریر کیجیے۔

3۔ اعداد کا استعمال کرتے ہوئے پندرہ مثالیں قلم بند کیجیے۔

3.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصه دوم)ف۔عبد الرحيم
2. جامع الدروس العربية مصطفى غلايينى
3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحوالواضح علی جارم، مصطفى أمين

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں۔

1.https://islamhouse.com/ar/books/398778/

2.https://archive.org/details/WAQ33751

3.http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)

4.https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

اکائی۔4

الدرس الرابع

اکائی کے اجزا

4.0 تمہید

4.1 مقصد

4.2 اصل متن

4.3 متن کا ترجمہ

4.4 متن میں مذکور قواعد کا بیان

4.4.1 مادہ یا حروف اصلیہ

4.4.2 فعل ماضی

4.4.3 فعل ماضی کو منفی میں تبدیل کرنے کا طریقہ

4.4.4 بلی اور نعم کے درمیان فرق

4.4.5 لِأَنَّ (اس لیے کہ) اور اس کا استعمال

4.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

4.6 (لِأَنَّ) کا مختلف ضمائر کی طرف اسناد اور اس کا استعمال

4.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

4.8 اکتسابی نتائج

4.9 کلیدی الفاظ

4.10 نمونہ امتحانی سوالات

4.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

4.0 تمہید

گزشتہ تین اسباق میں ہم اسم پر مشتمل جملوں کو پڑھ چکے ہیں، اس سبق میں ہم فعل پر مشتمل جملوں کو پڑھیں گے۔ عربی زبان میں جملہ کی دو قسمیں ہیں: (1) جملہ اسمیہ (2) جملہ فعلیہ

جس جملہ کی ابتدا اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے، اور جس جملہ کی ابتدا فعل سے ہو وہ جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ فعل کی زمانے کے اعتبار سے تین قسمیں ہوتی ہیں: 1) ماضی 2) مضارع 3) امر

اس اکائی میں ہم فعل ماضی کا استعمال اور اس کی اسناد مختلف ضمائر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے، اس کو تفصیل کے ساتھ پڑھیں گے۔

4.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

- عربی زبان میں کسی قدر گفتگو کر سکیں گے
- فعل ماضی سے واقف ہوں گے
- وہ اس بات سے بھی واقف ہوں گے کہ فعل ماضی کی اسناد مختلف ضمیروں کی طرف کس طرح کی جاتی ہے
- فعل ماضی کی نفی کس طرح کی جاتی ہے اس سے بھی واقف ہوں گے
- عربی زبان میں " نعم " اور " بلی " جو اثبات کے لیے استعمال ہوتے ہیں ان میں باہمی فرق کو سمجھ پائیں گے

4.2 اصل متن

يوسف	:	السلام عليكم ورحمة الله وبركاته
إبراهيم	:	وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته، أَهْلاً وَسَهْلاً ومَرْحَباً بِك ياَخَالِيْ۔ كَيْفَ حَالُك؟ لعَلَّك بِخَيْرٍ.
يوسف	:	الحمدُ لله...أين أَبُوْكَ يا إِبْرَاهِيمُ؟
إبراهيم	:	ذَهَبَ إلى السُّوقِ.
يوسف	:	وَأَيْنَ أُمُّكَ؟
إبراهيم	:	ذَهَبَتْ إلى خَالَتِيْ زينب.
يوسف	:	وَ أَيْنَ إِخوتُكَ؟
إبراهيم	:	ذَهَبُوْا إلى الجَامِعَةِ.
يوسف	:	وَ أَيْنَ أَخَوَاتُكَ؟
إبراهيم	:	ذَهَبْنَ إلى المَدْرَسَةِ.

يوسف	:	أَمَا ذَهَبْتَ إِلى المَدْرَسَةِ اليَوْمَ؟
إبراهيم	:	بلى! ذَهَبْتُ وَرجَعْتُ بَعْدَ الْحِصَّةِ الأُوْلَى.
يوسف	:	لِمَاذَا رَجَعْتَ؟
إبراهيم	:	رَجَعْتُ لأَنَّنِيْ مَرِيْض.
يوسف	:	لَا بأس... أَذَهَبْتَ إلى الطَّبِيْبِ؟
إبراهيم	:	نعم ذَهَبْتُ.

4.3 متن کا ترجمہ

یوسف	:	السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ
ابراہیم	:	وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ... ماموں جان آپ کا استقبال ہے۔آپ کیسے ہیں؟ امید کہ آپ بخیر ہوں گے
یوسف	:	الحمد للہ... ابراہیم !آپ کے والد کہاں ہیں؟
ابراہیم	:	وہ بازار گئے ہیں۔
یوسف	:	اور آپ کی والدہ کہاں ہیں؟
ابراہیم	:	وہ ہماری خالہ زینب کے پاس گئی ہیں۔
یوسف	:	تمہارے (سب) بھائی کہاں ہیں؟
ابراہیم	:	وہ سب یونیورسٹی گئے ہیں۔
یوسف	:	تمہاری بہنیں کہاں ہیں؟
ابراہیم	:	وہ (سب) مدرسہ گئیں ہیں۔
یوسف	:	کیا آج آپ مدرسہ نہیں گئے؟
ابراہیم	:	کیوں نہیں!! میں گیا تھا مگر پہلے گھنٹے کے بعد واپس آگیا۔
یوسف	:	آپ کیوں لوٹ آئے؟
ابراہیم	:	میں اس لیے لوٹ آیا کیوں کہ میں بیمار ہوں۔
یوسف	:	کوئی بات نہیں! کیا آپ ڈاکٹر کے پاس گئے؟
ابراہیم	:	ہاں! میں گیا۔

4.4 اصل متن پر مبنی قواعد

مذکورہ بالا محادثے میں اگر ہم قواعد کے اعتبار سے غور کریں تو اس میں فعل ماضی پر مشتمل جملے بتلائے گئے ہیں۔ یہ محادثہ فعل ماضی کے مختلف صیغوں پر مشتمل ہے۔ جیسے:

ذَهَبَ	(وہ گیا)	واحد مذکر	غائب
ذَهَبُوْا	(وہ سب گئے، مذکر)	جمع مذکر	
ذَهَبَتْ	(وہ گئی، مؤنث)	واحد مؤنث	غائب
ذَهَبْنَ	(وہ سب گئیں، مؤنث)	جمع مؤنث	
ذَهَبْتَ	(تو گیا، مذکر)	واحد مذکر	حاضر
ذَهَبْتُ	(میں گیا، مذکر، مؤنث)	واحد	متکلم

4.4.1 مادہ یا حروف اصلیہ

عربی زبان کی یہ خوبی ہے کہ معمولی تبدیلی کے بعد ایک لفظ سے متعدد الفاظ بن جاتے ہیں، جیسے: كَتَبَ سے يَكْتُبُ، كاتِبٌ، مَكْتُوْبٌ، كِتَابٌ، مَكْتَبَةٌ، اور اسی طرح علم سے: علوم، عالم، معلوم، تعليم، معلم، إعلام۔

اوپر دی گئی مثالوں میں اگر آپ غور کریں تو آپ کو سمجھ میں آئے گا کہ تمام کلمات میں کچھ حروف مشترک ہیں جیسے کہ پہلی مثال میں (ك۔ت۔ب) مشترک ہیں۔ اسی طرح دوسری مثال میں (ع۔ل۔م) مشترک ہیں، جو تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ ہر کلمے میں موجود ہیں۔ ایسے حروف جو کلمات میں مشترک ہوں ان کو حروف اصلیہ یا مادہ کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

4.4.2 فعل ماضی

- فعل کی تعریف:

فعل (Verb) وہ کلمہ ہے جس کے معانی میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے، اور جس میں تینوں زمانوں (ماضی حال، مستقبل) میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے۔ عربی زبان میں فعل کی تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے: "الفعل هو ما دلّ على معنى في نفسه مع اقترانه بزمن ،أي أن الزمن جزء منه" فعل وہ کلمہ ہے جو از خود ایک معنی پر دلالت کرے اور اس میں کوئی زمانہ پایا جائے، یعنی زمانہ اس کا جز ہوتا ہے۔ فعل کی تین قسمیں ہیں: (1) ماضی (2) مضارع (3) امر

- فعل ماضی کی تعریف:

فعل ماضی اس فعل کو کہتے ہیں جو کسی کام کے گزرے ہوئے زمانہ میں ہونے کو بتلائے۔ عربی میں فعل ماضی کی تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے: ''مَا دَلَّ عَلَى حَدَثٍ مُقْتَرِنٍ بِزَمَنٍ قَبْلَ زَمَنِ التَّكَلُّمِ'' جیسے: "کتبَ":"اس نے لکھا"۔اس مثال میں "کتبَ" فعل ماضی کا صیغہ ہے جو کام کے گزشتہ زمانے میں ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔

❖ فعل کی مختلف ضمائر کی طرف اسناد:

دنیا کی بعض زبانوں میں فعل کی گردان میں ہر صیغے کے ساتھ ہر دفعہ ضمیر بھی مذکور ہوتی ہے۔ مثلاًاردو میں ماضی کی گردان عموماً یوں ہوتی ہے: وہ گیا۔ وہ گئے۔ تو گیا۔ تم گئے۔ ہم گئے۔ وہ گئی۔ وہ گئیں۔ تو گئی۔ تم گئیں۔ میں گیا۔ میں گئی۔ ہم سب گئیں۔

اور بعض افعال کی گردان اس طرح ہوتی ہے کہ ان میں مذکر و مؤنث کے صیغے یکساں رہتے ہیں۔ مثلاً: اس نے مارا۔ انہوں نے مارا۔ تو نے مارا۔ تم نے مارا۔ میں نے مارا۔ ہم نے مارا۔

جب کہ بعض زبانوں میں گردان کے ہر صیغے کے ساتھ بار بار ظاہراً ضمیر نہیں لائی جاتی۔ بلکہ صیغے ہی اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ صیغے کو دیکھ کر ہی ضمائر کی پہچان ہو جاتی ہے۔ فعل عموماً تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے، جو کہ حروف اصلیہ کہلاتا ہے۔ ان حروف کے ساتھ مختلف ضمیریں جوڑی جاتی ہیں، ضمیروں کو فعل کے ساتھ اس طرح جوڑنے کو اسناد کہتے ہیں۔ اس سبق میں مندرجہ ذیل ضمیروں کی طرف فعل ماضی کی اسناد کی گئی ہے۔

ذهب+هُوَ=	ذَهَبَ	وہ گیا	اس میں فاعل ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہے۔ یعنی (هو)
ذهب+هي=	ذَهَبَتْ	وہ گئی	اس میں فاعل ضمیر مستتر ہے۔ یعنی (هي)
ذهب+هم=	ذهبوا	وہ (سب) گئے	اس میں فاعل ''و'' ہے

واضح رہے کہ جمع کے صیغے میں واو کے بعد لکھا جانے والا الف پڑھا نہیں جائے گا۔

ذهب+هُنَّ	=ذَهَبْنَ	وہ سب گئیں	اس میں فاعل ''ن'' ہے
ذهب+أَنْتَ	=ذَهَبْتَ	تو گیا	اس میں فاعل ''تَ'' ہے
ذهب+أَنا	=ذَهَبْتُ	میں گیا	اس میں فاعل ''تُ'' ہے

ذَهَبَتْ (وہ گئی) اور ذَهَبْنَ (وہ سب گئیں) یہ دونوں مؤنث غائب کے صیغے ہیں ذَهَبَتْ واحد کے لیے اور ذَهَبْنَ جمع کے لیے۔ اسی طرح ذهب ''وہ گیا'' مذکر واحد ماضی کا صیغہ ہے جب کہ ''ذهبوا'' جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے، ان کا استعمال کچھ اس طرح ہوگا:

✓ مذکر:

ا) أين بلالٌ؟	بلال کہاں ہے؟
ج) ذَهَبَ إلى الجَامِعَةِ.	وہ یونیورسٹی گیا
۲) أين بلالٌ وحامدٌ وخالدٌ؟	بلال، حامد اور خالد کہاں ہیں؟

ج) ذهبوا إلى الجامعة　　　　وہ سب یونیورسٹی گئے

٣) هلْ رَجَعَ حَامِدٌ وَبِلَالٌ وَخَالِدٌ مِنَ الْجَامِعَةِ؟ کیا حامد، بلال اور خالد یونیورسٹی سے واپس ہو گئے؟

ج) نعم! رَجَعُوْامِنَ الجامعةِ　　　　ہاں! وہ سب یونیورسٹی سے واپس ہو گئے۔

✓ مونث:

١)أين فاطمة؟　　　　فاطمہ کہاں ہے؟

ج)ذهبتْ إلى المكتبَةِ.　　　　وہ لائبریری گئی

٢)أين فاطمة وخديجة وزينب؟　　　　فاطمہ، خدیجہ اور زینب کہاں ہیں؟

ج)ذهبن إلى الجامعةِ.　　　　وہ سب یونیورسٹی کو گئیں

٣) هل رجعتْ فاطمةُ وخديجةُ وزينبُ مِنَ السُّوْقِ؟　　کیا فاطمہ، خدیجہ اور زینب بازار سے واپس آ گئیں؟

ج) نعم! رجعنَ من السوقِ.　　　　ہاں! وہ سب بازار سے واپس آ گئیں۔

4.4.3 فعل ماضی کو منفی میں تبدیل کرنے کا طریقہ:

فعل سے پہلے اگر کوئی نفی کے حروف (ادوات نفی) نہ ہو تو وہ فعل مثبت ہو گا، اور اگر اس سے پہلے ادوات نفی مذکور ہو تو فعل منفی ہو گا، ادوات نفی یہ ہیں: "ما، لا، لم، لن"۔

فعل ماضی کو منفی بنانے کے لیے اس کے شروع میں "ما" نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے

ذَهَبْتُ إلى الجَامِعَةِ　=　میں یونیورسٹی گیا۔

سے

مَا ذَهَبْتُ إِلَى الْجَامِعَةِ.　=　میں یونیورسٹی نہیں گیا۔

مزید مثالیں:

مَا خَرَجَ الأُسْتَاذُ مِنَ الْفَصْلِ　=　استاد جماعت سے نہیں نکلے

مَا نَامَ الْوَلَدُ فِي الصَّفِّ　=　لڑکا جماعت میں نہیں سویا

مَا نَجَحَ الْمُهْمِلُ　=　لاپرواہ (طالب علم) کامیاب نہیں ہوا

ما فهِمتُ القَضِيَّةَ　=　میں معاملے کو نہیں سمجھا

ما طارتِ الحَمَامةُ　=　کبوتر نہیں اُڑا

هُوَ ما وضعَ القِمَامَةَ في السَّلَّةِ　=　اس نے کچرا کوڑے دان میں نہیں رکھا

ما صَعِدْنا إِلَى الْحَافِلَةِ بِنِظَامٍ　=　ہم بس میں ترتیب وار سوار نہیں ہوئے

﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى﴾(النجم:١٧) = ان کی آنکھ نہ کسی کی طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی

4.4.4 "بلی" اور "نعم" کے درمیان فرق

نعم اور بلی یہ دونوں حروف ایجاب میں سے ہیں، ان کے استعمال میں تھوڑا سا فرق ہے۔

نعم: یہ مطلقاً اثبات کے لیے آتا ہے چاہے سوال مثبت ہو یا منفی۔ جیسے:

۱)	هَلْ ذَهَبَ خَالِدٌ إِلَى الْجَامِعَةِ ؟	کیا خالد یونیورسٹی گیا؟
	اس کا جواب ہوگا:	
ج۔	نعم! ذَهَبَ خَالِدٌ إِلَى الْجَامِعَةِ	ہاں! خالد یونیورسٹی گیا
۲)	أَصَلَّيْتَ صَلاَةَ العِيْدِ؟	کیا آپ نے عید کی نماز ادا کی؟
ج۔	نعم! صليتُ صلاة العيدِ.	ہاں میں نے عید کی نماز ادا کی۔
۳)	هلْ فَهِمْتَ الدرسَ؟	کیا آپ نے سبق سمجھا؟
ج۔	نعم! فَهِمْتُ الدرسَ.	ہاں میں نے سبق سمجھا۔
۴)	أ لك مكتبةٌ؟	کیا آپ کا کتب خانہ ہے؟
ج۔	نعم! لِيْ مَكْتَبَةٌ.	ہاں میرا کتب خانہ ہے۔

بلی: یہ صرف نفی کے جواب میں آتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ نفی کو ختم کر دیتا ہے جیسے کسی سے پوچھا جائے: أَلَسْتَ بِمُسْلِمٍ؟ کیا آپ مسلمان نہیں ہیں؟

تو اس کا جواب ہوگا: " بَلٰی": کیوں نہیں! اسی طرح قرآن میں اللہ کا یہ قول: ﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں!!!؟؟ ﴿قَالُوا بَلَى﴾ انہوں نے کہا کیوں نہیں!!!

"بلی "کی چند مثالیں یہاں پر دی جا رہی ہے ان کو غور سے پڑھیئے۔

أَمَا نَجَحْتَ؟	کیا تم کامیاب نہیں ہوئے؟
بلی!نَجَحْتُ	کیوں نہیں! میں کامیاب ہو گیا
أَلَيْسَتْ كُلُّ نفسٍ ذائقةُ الْمَوْتِ؟!	کیا ہر نفس کو موت کا مزہ نہیں چکھنا ہے؟!
بلی!كلُّ نفسٍ ذائقةُ الْمَوْتِ!	کیوں نہیں! ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔
أليس لي عليك ألفُ درهمٍ؟	کیا آپ پر میری ایک ہزار درہم باقی نہیں ہے؟
بلی! لك علي ألف درهمٍ!	کیوں نہیں! آپ کے مجھ پر ہزار درہم باقی ہیں!
اللہ کا قول: "أَلَيْسَ اللّٰهُ بكافٍ عبده"(الزمر:٣٦)	کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟

اس کا جواب ہو گا: بَلٰی	کیوں نہیں!
أَلَيْسَ الْخَمَرُ حَرَامًا فِيْ الإِسْلَامِ؟	کیا اسلام میں شراب حرام نہیں ہے؟!
بلى الخمر حرام في الإسلامِ.	کیوں نہیں اسلام میں شراب حرام ہے۔

نوٹ: یہ بات ہم کو یاد رکھنی چاہیے کہ عربی زبان میں جو بھی سوال استفہام اور نفی دونوں کے ساتھ ہو گا تو اس سوال کے مثبت جواب کے لیے ہم ''بلی'' کا لفظ استعمال کریں گے اور نفی کے لیے ''نَعَمْ'' کا استعمال کریں گے۔ جیسے کسی نے آپ سے پوچھا: ''أما ذهبتَ إلى مكتبة الجامعةِ؟'' (کیا آپ یونیورسٹی کی لائبریری نہیں گئے؟) اس سوال کے مثبت جواب کے لیے ہم کہیں گے: ''بلی'' جب کہ نفی کے لیے ہم کہیں گے: ''نعم! ما ذهبتُ إلى مكتبة الجامعة'' (ہاں! میں یونیورسٹی کی لائبریری نہیں گیا)

4.4.5 لِأَنَّ (اس لیے کہ) اور اس کا استعمال

یہ کلمہ دو لفظوں سے مل کر بنا ہے، لِ (لیے) اور أَنَّ (جو کہ) اور یہ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے جس کا اسم منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے: ذَهَبَ رَاشَدٌ إلى المُسْتَشْفَى لِأَنَّهُ مَرِيْضٌ۔ راشد ہسپتال گیا اس لیے کہ وہ بیمار ہے۔ اس لفظ پر مشتمل مزید مثالیں دی جارہی ہیں اس کو غور سے پڑھیں اور اس پر مشق کریں:

۱۔وَصَلَ خالدٌ إلى المدرسةِ مُتَأَخِّرًا لأَنَّهُ فَاتَتْهُ الحافلةُ.	خالد مدرسہ تاخیر سے پہونچا کیونکہ اس کی بس چھوٹ گئی۔
۲۔فَرِحَ الطالبُ فَرْحًا لأنهُ نَجَحَ في الاختبارِ بِدَرَجَةٍ مُمْتَازَةٍ.	طالب علم بے حد خوش ہوا کیوں کہ وہ امتحان میں امتیازی درجہ سے کامیاب ہوا۔
۳۔ اِصْطَدَمَتْ سَيَّارَةُ حَامِدٍ لأَنَّهُ يَسُوْقُهَا بِسُرْعَةٍ فائقةٍ.	حامد کی کار کی ٹکر ہو گئی کیوں کہ وہ اسے بہت تیزی سے چلا رہا تھا۔

معلومات کی جانچ:

۱۔ فعل کی تعریف کیا ہے عربی اور اردو میں لکھیے۔

۲۔ فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

۳۔ فعل ماضی کی تعریف کیجیے اور مثالیں بیان کیجیے۔

۴۔ مندرجہ ذیل افعال کو مثال میں دی گئی ترتیب کے لحاظ سے لکھیے۔

واحد مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد متکلم
دَخَلَ	دَخَلُوْا	دَخَلتْ	دَخَلْنَ	دَخَلْتَ	دخلتُ
فرِحَ					

نصرَ					
فَتَحَ					
جَمَعَ					
سَمِعَ					
ضَرَبَ					
دَرَسَ					
حَمِدَ					
كتَبَ					
فَهِمَ					

۵۔درج ذیل جملوں کو منفی بنایئے:

مثبت	منفی
أخذتُ الكتابَ من متجر الكتبِ	ما أخذتُ الكتاب من متجر الكتبِ
أكلت التفاحةَ	
غرسَ الفلّاح أرضهُ	
ذهب الطلاب إلى مديرية التعليم عن بعدٍ	
قرأ أَنَسٌ القرآنَ	
سَمِعَ الطالبُ الدَّرْسَ	
جلس الطلابُ في الفصلِ	
نجح التلميذ في الامتحانِ	
وصل القِطَارُ إلى المَحَطَّةِ	
رَسَمَ الفَنّانُ الصورةَ	
بَاعَ حمزة سلعَ البيت من سوقٍ مركزيٍّ	

4.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

(الف)4.5.1 آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

1) أين ذهب أبو إبراهيم؟

2) وأين ذهبتْ أُمُّه؟

3) متى رجع إبراهيم من المدرسة؟

(ب)4.5.2 درست جملوں کے آگے (✓) کااور غلط جملوں کے آگے (×)کانشان لگائیے۔

1) إبراهيم ابن أخت يوسف.

2) يوسف عم إبراهيم.

3) أخوات إبراهيم ذهبن إلى المكتبة.

4) إخوة إبراهيم ذهبوا إلى الجامعة.

5) إبراهيم ما ذهب إلى الطبيب.

(ج)4.5.3 ذهب کو مناسب ضمیر کی طرف اسناد کر کے خالی جگہوں کو فعل ذهب سے پر کیجیے۔

1) الأولاد...إلى الملعب

2) الطالبات...إلى المدرسة

3) المدرس...إلى الفصل

4) أنا...إلى المطار

5) أختي...إلى المطبخ

6) أين...أنت

(د)4.5.4 آنے والے سوالوں کے جوابات نفی میں "ما "کااستعمال کرتے ہوئے دیجیے۔

1) أذهبت إلى المدرسة أمس؟

2) أذهبتْ أختك إلى المستشفى؟

3)أرجع أبوك من بغداد؟

(ہ)4.5.5 آنے والی مثال پڑھیے، پھر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات نعم یابلی کے ذریعہ دیجیے۔

مثال:

(1)أَ ذَهَبْتَ إلى المدرسة أمسِ؟	نعم ۔ ذهبْتُ
(2)أَ مَا ذَهَبْتَ إلى المدرسة أمسِ؟	بلى ،ذهبتُ

1)أ رجع أبوك من السوق؟

2)أ ما رجع أبوك من السوق؟

3) أ ذهَبَتْ ليْلى إلى الجامعة؟

4) أَ مَا ذهب أخُوْك إلى الرياض

(و)4.5.6آنے والے جملوں کودرست کیجیے۔

1) أذهبتُ إلى المستشفى يا محمد؟

2) آمنة وفاطمة وزينب رجعوا من الجامعة

3) زملائي ذهب إلى مكة

4) أنا رَجَعْتَ من الرياض أمس

5)مريم وبناتها ذهبَتْ إلى جدّة

6) أمي قال:أنا مريض

4.6 (لأَنَّ)کامختلف ضمائر کی طرف اسناداوراس کااستعمال

(لأنّ)	=	لِ+أنّ وأَنّ من أخوات (إنّ)		
لأن+هو	=	لأنه	اس لیے کہ وہ	(مذکرواحدغائب)
لأن+هي	=	لأنها	اس لیے کہ وہ	(مؤنث واحدغائب)
لأن+أنتَ	=	لأنك	اس لیے کہ تو	(مذکرواحدحاضر)

4.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

4.7.1(الف)

1)ذهب أبو إبراهيم إلى السوق

2) ذهبت أمه إلى خالته زينب

3) رجع إبراهيم من المدرسة بعد الحصة الأولى

4.7.2(ب)

1) صحيح (✓)

2)غير صحيح (×)

3) غير صحيح (×)

4)صحيح (✓)

5) غيرصحيح (×)

4.7.3(ج)

1) ذهبوا

2) ذَهَبْنَ

3) ذَهَبَ

4) ذَهَبْتُ

5)ذَهَبَتْ

6) ذَهَبْتَ

4.7.4(د)

1) مَا ذهبتُ إلى المدرسةِ أمسِ.

2) مَا رَجَعَ أَبي من بغداد.
3) مَا ذَهَبتْ أُخْتِيْ إلى المستشفى.

4.7.5(ہ)

1) نَعَمْ ،رَجَعَ أَبِي مِنَ السوق.
2) بَلَى ،رَجَعَ أَبِي مِنَ السُّوْقِ.
3) نعم ،ذَهَبتْ لَيْلَى إِلى الجَامِعَةِ.
4) بَلَى، ذَهَبَ أَخِيْ إِلى الرِيَاضِ.

4.7.6(و)

1) أذهبْتَ إلى المستشفى يا محمدُ؟
2) آمنة وفاطمة وزينب رَجَعْنَ من الجامعة.
3) زملائي ذهبوا إلى مكة.
4) أنا رَجَعْتُ من الرياض أمس.
5) مريمُ وَبَنَاتُها ذَهَبْنَ إلى جدّة.
6) أُمِّيْ قَالَتْ : أنا مَرِيْضَة.

4.8 اکتسابی نتائج

- اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے جانا کہ عربی زبان میں جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔جملہ اگر اسم سے شروع ہو تو اسے جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے اور اگر جملہ کی ابتدا کسی فعل سے ہو تو اسے جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی آپ دے اور اس میں تینوں زمانے :ماضی،حال یا مستقبل میں سے کوئی زمانہ پایا جائے۔اگر گزرے ہوئے زمانے کی بات ہو رہی ہو تو وہ ماضی کہلائے گا۔
- عربی میں فعل ماضی عموماً تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے،اردو زبان کے برخلاف عربی میں ضمائر کو الگ سے ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ صیغے کی بناوٹ ہی ایسے کی جاتی ہے کہ ضمیر اس کے اندر پوشیدہ ہو جائے اور علامت کے ذریعہ پتہ چل جائے کہ وہ کون سا صیغہ ہے۔اسی طرح اگر فعل ماضی کو منفی کرنا ہو تو اس کے شروع میں "ما" نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔اس سبق میں حروف اثبات میں بلی اور نعم کے فرق کو بھی ہم نے سمجھا اور مختلف ضمائر کی طرف لأنّ کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے اس کو مثالوں کے ذریعہ جانا۔

4.9 کلیدی الفاظ

سوق	:	بازار
جامعة	:	یونیورسٹی
الحصة الأولى	:	پہلا گھنٹہ
مريض	:	بیمار

لا بأس	:	کوئی حرج نہیں
طبیب	:	ڈاکٹر
عمّ	:	چچا
ملعب	:	کھیل کا میدان
مطار	:	ایئر پورٹ، ہوائی اڈہ
مطبخ	:	باورچی خانہ
مستشفی	:	ہسپتال

4.10 نمونہ امتحانی سوالات

4.10.1 معروضی سوالات

1۔ ذَهَبَتْ اور ذَهَبنَ فعل ماضی۔۔۔۔۔۔۔۔ کے صیغے ہیں۔

(a)غائب　　(ب)حاضر　　(ج)متکلم

2۔ نعم اور بلی حروف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں سے ہیں۔

a))ایجاب　　(ب)استفہام　　(ج)شرط

3۔ ذَهَبَ رَاشَدٌ إلى المُسْتَشْفَى ---------- مَرِيْضٌ -

(a)لِأَنَّهُ　　(ب) لِأَنَّهُ ليس　　(ج) ليس

4۔ نعم مطلقاً۔۔۔۔۔۔۔۔ کے لیے آتا ہے۔

(a)اثبات　　(ب) نفی　　(ج) اثبات و نفی

5۔ الأولاد...إلى الملعب۔

(a)ذهب　　(ب)ذهبا　　(ج) ذهبوا

6۔ أخوات زينب.........من الرياض۔

a)) رجعت　　(ب) رجعوا　　(ج) رجعن

7۔ جامعۃ کو اردو میں۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔

(a)مدرسہ　　(ب)اسکول　　(ج)یونیورسٹی

8۔ أ ------------ إلى المستشفى يا محمدُ ؟

a))ذهب　　(ب) ذَهَبَتْ　　(ج) ذَهَبْتَ

9۔ ایسے حروف جو کلمات میں مشترک ہوں ان کو حروف اصلیہ یا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہا جاتا ہے۔

a)) صیغہ (ب) مادہ (ج) صفت

10۔ ذهب + هم = ----------

a))ذهبهم (ب) ذهبنا (ج) ذهبوا

4.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1. آنے والے جملوں پر اعراب لگایئے اور ترجمہ کیجیے۔

أ) أما ذهبت إلى المدرسة اليوم ب) بلى، ذهبت ورجعت من الحصة الأولى

ج) أين إخوتك؟ ذهبوا إلى الجامعة د) رجعتُ لأنني مريض

ه) ذهبت أمي إلى خالتي زينب و) شرح الأستاذ الدرس

ز) نادتِ الأم ابنتها ح) عثر الشرطي على اللصّ

ط)رسم المهندس مُخَطَّطَ البناء ى)نما الزرع سريعا

2. آنے والے جملوں میں اسم اور فعل کی شناخت کیجیے۔

1- قرأ أحمد كتاباً جميلاً 2 -البرتقال مُفيد للانسان

3- نجح طالب في الامتحان 4 -جَلَسَ سعيد عَلَى الكُرْسِيّ

5- سرَقَ اللصُّ الحَقيبَة 6 -شَرِب الطفلُ اللبنَ

7- نزَلَ المَطَرُ مِنَ السَّمَاءِ 8 -نال المجتَهِدُ الجائزَةَ

9- أتَى أمْرُ اللهِ 10-عَثَرَتْ فاطمةُ على أزهارٍ جميلةٍ

3. خالی جگہوں کو مناسب فعل ماضی سے پر کریں۔

1)................ محمد الباب 2) خالد............من الفصل

3) أنا...........إلى المستشفى 4) فاطمة............إلى السوق

5) أخوات زينب.........من الرياض 6) --------------- أخي من المدرسةِ

7) أنا-------------- البرتقالَ 8) ------------------ المعلمُ التلميذَ

9) -------------- المؤمن ربّهُ 10) ---------- خالد بالكرةِ

4. فعل ماضی کی باتمثیل تعریف کیجیے اور اس کو نفی میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے مثالوں سے واضح کیجیے۔

5. ذهب کو مناسب ضمیر کی طرف اسناد کر کے خالی جگہوں کو فعل ذهب سے پر کیجیے۔

1) الأولاد...إلى الملعب 2)الطالبات...إلى المدرسة

3) المدرس...إلى الفصل 4) أنا...إلى المطار

5)أختى...إلى المطبخ 6)أين...أنت

4.10.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

ا۔ فعل ماضی کی تعریف بیان کیجیے، اور اس کی مکمل گردان مع معنی تحریر کیجیے۔

۲۔ فعل ماضی مثبت کو منفی بنانے کا کیا قاعدہ ہے، مع امثلہ بالتفصیل سمجھائیے۔

۳۔ بلی اور نعم کا استعمال کس لیے ہوتا ہے، اور ان دونوں کے درمیان کیا فرق ہے، مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

یا

درج ذیل اقتباس کا بامحاورہ ترجمہ کیجیے:

يوسف	:	السلام عليكم ورحمة الله وبركاته
إبراهيم	:	وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته، أَهْلاً وَسَهْلاً ومَرْحَباً بِك يَاخَالِيْ. كيْفَ حَالُك؟ لعَلَّك بِخَيْرٍ.
يوسف	:	الحمدُ لله...أين أَبُوْك يا إبْرَاهِيمُ؟
إبراهيم	:	ذَهَبَ إلى السُّوقِ.
يوسف	:	وَأَيْنَ أُمُّك ؟
إبراهيم	:	ذَهَبَتْ إلى خَالَتِيْ زينب.
يوسف	:	وَ أَيْنَ إِخوتُك؟
إبراهيم	:	ذَهَبُوْا إلى الجَامِعَةِ.
يوسف	:	وَ أَيْنَ أَخَوَاتُك؟
إبراهيم	:	ذَهَبْنَ إلى المَدْرَسَةِ.
يوسف	:	أَمَا ذَهَبْتَ إلى المَدْرَسَةِ اليَوْمَ؟

4.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1- دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصه دوم)	ف۔عبد الرحيم
2- جامع الدروس العربية	مصطفى الغلاييني
3- آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
4- النحوالواضح	علي الجارم، مصطفى أمين
5- النحو العربي بين أحكام ومعانٍ	الدكتور محمد فاضل السامرائي
6- النحو الوظيفي	الدكتور عاطف فضل محمد

اکائی:5

الدرس الخامس

اکائی کے اجزا:

5.0 تمہید
5.1 مقصد
5.2 اصل متن
5.3 متن کا ترجمہ
5.4 اصل متن پر مبنی قواعد
5.4.1 جملہ فعلیہ کا فاعل
5.4.2 مفعول بہ
5.4.3 مفعول بہ اسم ظاہر اور ضمیر کی شکل میں واقع ہونا
5.4.4 فاعل اور مفعول بہ کا موازنہ
5.4.5 تنوین والے اسم کے بعد ہمزۂ وصل آئے تو ملانے کی صورت
5.5 اصل متن پر مبنی مشقیں
5.6 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے
5.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات
5.8 اکتسابی نتائج
5.9 کلیدی الفاظ
5.10 نمونہ امتحانی سوالات
5.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

5.0 تمہید

گزشتہ سبق میں ہم نے فعل ماضی کے بارے میں پڑھا اور جانا کہ اس کی اسناد مختلف ضمیروں کی طرف کس طرح کی جاتی ہے، اسی طرح ہم نے اب تک کی مثالوں سے یہ سمجھ لیا کہ جملہ چاہے اسمیہ ہو یا فعلیہ وہ دو اجزا پر مشتمل ہوتا ہے، جملہ اسمیہ مبتدا و خبر سے مکمل ہوتا ہے جب کہ جملہ فعلیہ فعل اور فاعل سے تشکیل پاتا ہے۔

عربی زبان میں اگر فاعل فعل سے پہلے آجائے تو وہ جملہ؛ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے، لیکن اگر فاعل فعل کے بعد آئے تو اس صورت میں فعل کو استعمال کرنے میں چند تفصیلات ہیں جس پر ہم اس اکائی میں روشنی ڈالیں گے، اسی طرح ہم اس اکائی میں فعل فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کی تفصیلات بھی پیش کریں گے۔

5.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

- فعل ماضی کی مختلف شکلوں کے استعمال پر قادر ہوں گے۔
- فاعل کے اسم ظاہر ہونے کی صورت میں اس کے احکامات سے واقف ہوں گے۔
- فعل لازم اور فعل متعدی سے آگاہ ہوں گے۔
- مفعول بہ کو جانیں گے اور اس کے استعمال پر قادر ہو سکیں گے۔
- تنوین کے بعد ہمزہ کو ملانے کی کیا صورت ہو گی اس سے بھی طلبہ واقف ہوں گے۔

5.2 اصل متن

المدرّس	:	مَنْ فَتَحَ بَابَ الْفَصْلِ؟
حامدٌ	:	أنَا فَتَحْتُهُ.
المدرّس	:	وَمَنْ فَتَحَ الْنَّوَافِذَ ؟
علي	:	أنَا فَتَحْتُهَا
المدرّس	:	مَنْ كَسَرَ هَذَا الْمَكْتَبَ ؟أ أنْتَ كَسَرْتَهُ يَا هَاشِمُ ؟
هاشم	:	لَا، إنِّيْ مَا كَسَرْتُهُ.
المدرّس	:	أرَجَعَ زَكَرِيًّا وحَمْزَةُ وَعُثْمَانُ مِنْ مَكَةَ ؟
حامد	:	لَا، مَا رَجَعُوْا.
عباس	:	يَا أسْتَاذُ! خَرَجَ الطُّلَّابُ الْجُدُدُ وَذَهَبُوْا إلَى الْمُدِيْرِ.
المدرّس	:	أ فَهِمْتَ الدَّرْسَ يَا طَلْحَةُ ؟

طلحة	:	نَعَمْ، فَهِمْتُهُ جَيِّدًا.
المدرّس	:	أَكَتَبْتَ الْأَجْوِبَةَ يَا فَيْصَلُ ؟
فيصل	:	لَا، مَا كَتَبْتُهَا.
المدرّس	:	لِمَاذَا؟
فيصل	:	لِأَنَّنِيْ مَا فَهِمْتُ الْأَسْئِلَةَ.
المدرّس	:	أَحَفِظْتَ سُوْرَةَ الْفَجْرِ يَا اِبْرَاهِيْمُ؟
إبراهيم	:	نَعَمْ، حَفِظْتُهَا، وَحَفِظْتُ سُوْرَةَ التِّيْنِ أَيْضًا.

5.3 متن کا ترجمہ

استاد	:	کمرۂ جماعت کا دروازہ کس نے کھولا؟
حامد	:	اسے میں نے کھولا۔
استاد	:	اور کھڑکیوں کو کس نے کھولا؟
علی	:	انہیں میں نے کھولا۔
استاد	:	اس ٹیبل کو کس نے توڑا؟ ہاشم! کیا تم نے اسے توڑا؟
ہاشم	:	نہیں!! میں نے اسے نہیں توڑا۔
استاد	:	کیا زکریا، حمزہ اور عثمان مکہ سے واپس آ گئے؟
حامد	:	نہیں! وہ لوگ واپس نہیں آئے۔
عباس	:	استاد محترم! نئے طلبہ باہر نکلے اور پرنسپل صاحب کے پاس گئے۔
استاد	:	طلحہ! کیا تم نے سبق سمجھا؟
طلحہ	:	ہاں! میں نے اسے اچھی طرح سمجھ لیا۔
استاد	:	فیصل! کیا تم نے جوابات لکھے؟
فیصل	:	نہیں! میں نے انہیں نہیں لکھا۔
استاد	:	کیوں؟
فیصل	:	کیوں کہ میں سوالات کو نہیں سمجھا۔
استاد	:	ابراہیم کیا تم نے سورۂ فجر یاد کیا؟

ابراہیم	:	ہاں! میں نے اسے یاد کیا، اور سورۂ تین کو بھی یاد کیا۔

5.4 اصل متن پر مبنی قواعد

5.4.1 جملہ فعلیہ کا فاعل

گزشتہ اسباق میں دی گئی مثالوں سے آپ نے سمجھ لیا ہو گا کہ جملہ چاہے اسمیہ ہو یا فعلیہ ان کے دو بنیادی ارکان ہوتے ہیں۔ جملہ اسمیہ جیسے: الطالب مجتهد. (طالب علم محنتی ہے) یہ دو ارکان سے بنا ہوا ہے: جس میں ایک کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ اسی طرح جَلَسَ حَامِد. (حامد بیٹھا) یہ جملہ فعلیہ ہے کیوں اس کی ابتدا فعل سے ہو رہی ہے، اس جملہ کے بھی دو ارکان ہیں: ایک فعل اور دوسرا فاعل۔

اسی طرح پچھلے سبق میں ہم نے سیکھا کہ فعل ماضی کے صیغوں کی اسناد مختلف ضمائر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے، چنانچہ جلس جو فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کو اگر مؤنث کے لیے استعمال کرنا ہو تو اس میں ہم "تْ" ساکنہ کو جوڑتے ہیں، جیسے جَلَسَ سے جَلَسَتْ (وہ بیٹھی) ان دونوں مثالوں میں فاعل ضمیر ہے اور وہ فعل میں پوشیدہ ہے، جو بالترتیب "هو" اور "هي" ہے۔ فاعل جس طرح ضمیر کی شکل میں ہوتا ہے اسی طرح ظاہر میں بھی ہوتا ہے جیسے: ضَحِك الطِّفْلُ (لڑکا ہنسا) اس مثال میں الطفل فاعل ہے اور ضحك میں الگ سے ضمیر ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں عربی کا ایک اہم قاعدہ یہ ہے کہ فاعل جب اسم ظاہر ہو تو جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد ہو گا، پھر چاہے فاعل ایک ہو یا ایک سے زائد یعنی تثنیہ یا جمع، اس بات کو آپ نیچے دی گئی مثالوں سے سمجھ سکتے ہیں۔

ذَهَبَ الطَّالِبُ	=	(طالب علم گیا)
ذَهَبَ الطُّلَّابُ	=	(طلبہ گئے)

دوسری مثال میں "الطلاب" گرچہ جمع ہے لیکن وہ اسم ظاہر ہونے کی وجہ سے واحد کے حکم میں ہے اسی لیے اس کا فعل بھی واحد ہے اس قاعدہ کی رو سے فعل تو واحد ہی ہو گا لیکن وہ فاعل کی جنس سے مطابقت کرے گا یعنی فاعل اگر مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہو گا اور اگر فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث استعمال ہو گا جیسے:

ذَهَبَتِ الطالبة	=	(طالبہ گئی)
ذَهَبَتِ الطالبات	=	(طالبات گئیں)

اسی طرح

قَرَأَتِ الْبِنْتُ	=	(لڑکی پڑھی)
قَرَأَتِ الْبَنَاتُ	=	(لڑکیاں پڑھیں)

اس سلسلے میں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ یہ ساری تفصیلات اس وقت ہوں گی جب کہ فعل اپنے فاعل سے پہلے آئے، لیکن اگر فاعل فعل سے پہلے آجائے تو ایسی صورت میں یہ جملہ جملہ اسمیہ کہلائے گا اور تب فعل اپنے فاعل کی مطابقت عدد اور جنس دونوں میں کرے گا۔

جیسے:

ذهب الطلاب	=	یہ جملہ فعلیہ ہے
الطلاب ذهبوا	=	یہ جملہ اسمیہ ہے
ذهبت الطالبات	=	یہ جملہ فعلیہ ہے
الطالبات ذَهَبْنَ	=	یہ جملہ اسمیہ ہے

5.4.2 مفعول بہ

عربی زبان میں جو افعال ہوتے ہیں ان میں کچھ ایسے ہوتے ہیں جو فعل اور فاعل سے مل کر اپنی بات کو مکمل کر دیتے ہیں، جیسے جلس الأستاذ (استاد بیٹھے) مرِضَ الولد (لڑکا بیمار ہوا) ایسے فعل کو فعل لازم کہتے ہیں۔ دوسری طرف کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے: قرأ التلميذُ الكتابَ (طالب علم نے کتاب پڑھی) اب اگر ہم صرف اتنا کہیں " قرأ التلميذ " تو اس کو سننے کے بعد اس بات کا انتظار رہتا ہے کہ اس نے کیا پڑھا؟ لیکن " الكتاب " کا اضافہ کرنے کے بعد پوری بات سمجھ میں آجاتی ہے۔ اس جملہ میں قرأ فعل ہے اور التلمیذ اس فعل کا فاعل ہے اور الکتاب مفعول بہ ہے، مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کریں:

أخَذَ الرَّجُلُ نَصِيْبَهٗ	=	آدمی نے اپنا حصہ لیا
فَتَحَ الطَّالِبُ كِتَابَهٗ	=	طالب علم نے اپنی کتاب کو کھولا
صَنَعَ الاِنْسَانُ السَّيَّارَة	=	انسان نے کار بنائی

5.4.3 مفعول بہ کا اسم ظاہر اور ضمیر کی شکل میں واقع ہونا

جس طرح فاعل ضمیر اور اسم ظاہر ہوتا ہے اسی طرح مفعول بہ بھی اسم ظاہر اور ضمیر کی شکل میں آسکتا ہے جیسے: أعْجَبَنِيْ الْقَلَمُ (مجھے قلم بہت پسند آیا) نَصَحَنِيْ أبِيْ (میرے والد نے مجھے نصیحت کی) زَارَهٗ خالدُ نِ الْيَوْمَ (خالد نے آج اس سے ملاقات کی) الشَّجَرُ غَرَسَهٗ الْبُسْتَانِيُّ (درخت کو باغبان نے لگایا)

پہلی مثال میں " ني " جو ضمیر ہے وہ مفعول بہ ہے کیوں کہ اس پر فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہے اور " القلم " فاعل ہے، اسی طرح نصحني میں " ني " مفعول بہ ہے جب کہ " أبي " فاعل ہے، اسی طرح آخری کی دو مثالیں ہیں۔

5.4.4 فاعل اور مفعول بہ کا موازنہ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

1۔ قَطَفَ الْغُلَامُ الزهْرَةَ	=	لڑکے نے پھول توڑا

2۔ حَبَسَ الشُّرْطِيُّ اللِّصَّ	=	پولیس نے چور کو پکڑا
3۔ طَبَخَتِ الْمَرْأَةُ الطَّعَامَ	=	عورت نے کھانا پکایا
4۔ حَمَلَ الْجَمَلُ الْحَطَبَ	=	اونٹ نے لکڑی اٹھائی
5۔ قَرَأَ الطَّالِبُ الْقُرْآنَ	=	طالب علم نے قرآن پڑھا
6۔ شَرِبَ الضَّيْفُ الْقَهْوَةَ	=	مہمان نے کافی پی
7۔ فَتَحَتْ آمِنَةُ الْبَابَ	=	آمنہ نے دروازہ کھولا

اوپر دی گئی مثالوں میں غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ:

1۔ فاعل اور مفعول بہ دونوں اسم ہوتے ہیں

2۔ فاعل وہ ہوتا ہے جو کام کو انجام دیتا ہے

3۔ مفعول وہ ہوتا ہے جس پر کام واقع ہوتا ہے

4۔ فاعل کا آخری حرف مرفوع ہوتا ہے

5۔ مفعول کا آخری حرف منصوب ہوتا ہے

5.4.5 تنوین والے اسم کے بعد ہمزۂ وصل آئے تو ملانے کی صورت

اگر تنوین والے اسم کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جو ہمزۂ وصل سے شروع ہوتا ہو تو تنوین کے نون کو کسرہ کے ساتھ پڑھیں گے جیسے: "شَرِبَ حَامِدٌ الْمَاءَ" اس مثال کو ہم اس طرح پڑھیں گے "شَرِبَ حَامِدُ نِ الْمَاءَ" (حامد نے پانی پیا) کیوں کہ جب دو ساکن ملتے ہیں تو پہلے والے ساکن کو ملانے کی صورت میں کسرہ دے دیا جاتا ہے۔ اس کی کچھ اور مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

سَمِعَ بِلَالٌ اِبْنَهٗ	سے	سَمِعَ بِلَالُ نِ ابْنَهٗ
جَزَاءً الْحُسْنَى	سے	جَزَاءَ نِ الْحُسْنَى
عَادًا الأوْلَى	سے	عَادَا نِ الأوْلَى
لَهْوًا انِّفَضُوْا	سے	لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا

نوٹ: فعل ماضی میں عام طور سے تین حروف ہوتے ہیں ان میں سے پہلا اور آخری حرف ہمیشہ مفتوح رہتا ہے جب کہ درمیانی حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے تو کبھی مکسور جیسے: ذَهَبَ ، دَخَلَ ، خَرَجَ ، فَهِمَ ، سَمِعَ ، شَرِبَ

معلومات کی جانچ:

1۔ فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل کو استعمال کرنے کی کیا صورت ہوگی؟

2۔ مفعول بہ کیا ہوتا ہے وضاحت کیجیے اور مثالوں کے ذریعہ اس کا استعمال بتلایئے؟

3۔ مفعول بہ ضمیر کی شکل میں واقع ہو تو کیا صورت ہوگی مثالوں سے وضاحت کیجیے؟

4۔ تنوین کے بعد ہمزہ وصل آجائے تو ملانے کی کیا صورت ہوگی؟

5.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

(أ) 5.5.1 آنے والے سوالات کے جوابات عربی میں دیجیے۔

1- أين ذهب الطلاب الجدد؟

2- أفهم طلحة الدرس؟

3- أي سورة حفظ إبراهيم؟

4- من فتح النوافذ؟

(ب) 5.5.2 درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (x) کا نشان لگائیے۔

1- فتح عليٌّ الفصل

2- مارجع زكريا، وحمزة وعثمان من مكة

3- ماكتب فيصل الأجوبة لانّه مافهم الأسئلة

4- ماكتب فيصل الأجوبة لأنّ قَلَمَهُ مَكْسُوْرٌ

(ج) 5.5.3 آنے والے جملوں میں فاعل اور مفعول بہ کی نشاندہی کیجیے! فاعل کے نیچے ایک لکیر اور مفعول بہ کے نیچے دو لکیریں بنائیے۔اور دونوں کے اخیر میں اعراب لگائیے۔

1- كَسَرَ الطفل القلم

2- غَسَلَتْ آمنة المنديل

3- أكَلَ أسامة العنب وأكلت زوجته الموز

4- شَرِبَتِ البقرة الماء

5- حَفِظَ حمزة القرآن

6- ضَرَبَتْ فاطمة بنتها

7- قَتَلَ الرجل الحي بالحجر

8- سَمِعَ بلال الأذان وذهب إلى المسجد

9- كَتَبَ المدرس الدرس على السبورة

10- فَتَحَ البقال الدكان في الساعة الثامنة

(د) 5.5.4 آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے اور ان پر اعراب لگائیے۔

1- مَنْ فتح...............؟

2- غسلت أختي............

3- ....الرجل الحي بالعصا

4- ....يوسف القهوة

5- كتب المدرس.........على السبورة

6- ....سعاد الخبز

7- قرأت...............

8- أ..............الأذان يا حمزة

9- ....التاجر الدكان

10- ....الطلاب من الفصل

(ہ) 5.5.5 آنے والے تمام کلمات کو مفعول بہ بنائیے اور ان کے اخیر میں اعراب لگائیے۔

1- القرآن...............

2- التفاح...............

3- المدرس............

4- القهوة...............

5- الباب...............

6- القميص...............

(و) 5.5.6 آنے والے جملوں میں فعل کو اس طرح پہلے لائیے جیسا کہ مثال میں بتلایا گیا ہے۔

1- الأَوْلَادُ شَرِبُوْا القَهْوَةَ	شَرِبَ الأَوْلَادُ القَهْوَةَ
2- النَّاسُ سَمِعُوْا الأَذَانَ	....
3- الطُّلَّابُ كَتَبُوْا الأَجْوِبَةَ	....
4- الطَّالِبَاتُ دَخَلْنَ الفَصْلَ	....
5- المُدَرِّسُوْنَ خَرَجُوْا مِنَ الفُصُوْلِ	....
6- زُمَلَائِيْ رَجَعُوْا مِنْ مَكَّةَ	....
7- أَخَوَاتِيْ غَسَلْنَ القُمْصَان	....
8- التُّجَّارُ فَتَحُوْا الدَّكَاكِيْنَ	....
9- الطَّبِيْبَاتُ ذَهَبْنَ إِلَى المُسْتَشْفَى	....
10- الطُّلَّابُ فَهِمُوْا الدَّرْسَ	....

(ز) 5.5.7 آنے والی مثالوں کو پڑھیے اور قوسین میں دیے گئے کلمات کی مدد سے ہر جملہ میں موجود دونوں فعلوں کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے۔

مثال 1: خَرَجَ الطُّلَّابُ وَذَهَبُوْا

مثال 2: قَرَأَ الطُّلَّابُ وَكَتَبُوْا

مثال3: أَكَلَ النَّاسُ وَشَرِبُوْا

1- دخل/جلس......(الطلاب/الفصل)

-2 ضرب/قتل......(الأولاد/الحية)

-3 قرأ/فهم......(الطلاب /الدرس)

-4 سمع/ذهب......(الناس/الأذان/المسجد)

(ح) 5.5.8 آنے والے کلمات کو استعمال کرتے ہوے جملے بنایئے۔

أكل۔غسل۔قرأ۔كتب۔ضرب۔قتل۔دخل۔خرج۔حفظ۔شرب۔فهم۔سمع

5.6 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

مَنْ فَتَحَ الْبَابَ؟	أَنَا فَتَحْتُهُ	(فَتَحْتُ + هُ)
مَنْ فَتَحَ النَّوَافِذَ؟	أنا فَتَحْتُهَا	(فَتَحْتُ + هَا)

5.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(أ) 5.7.1

-1 ذَهَبَ الطُّلَّابُ الْجُدُدُ إِلَى الْمُدِيْرِ

-2 نَعَمْ، فَهِمَ طَلْحَةُ الدرسَ

-3 حفظ إبراهيمُ سورةَ الفجرِ والتينِ

-4 عَليٌّ فَتَحَ النَّوَافِذَ

(ب) 5.7.2

-1 غير صحيح (x)

-2 صحيح (✓)

-3 صحيح (✓)

-4 غير صحيح (x)

(ج) 5.7.3

-1	كسر الطِّفْلُ الْقَلَمَ	الطفل (الفاعل)	القلم (مفعول به)
-2	غَسَلَتْ آمِنَةُ الْمِنْدِيْلَ	آمنة (الفاعل)	المنديل(مفعول به)
-3	أكل أسامة العنب وأكلت زوجتهُ الموز		
	أسامة وزوجته	(الفاعل)	
	العنب والموز	(مفعول به)	
-4	شَرِبَتِ البقرةُ الماءَ	البقرة (الفاعل)	الماء (مفعول به)
-5	حفِظَ حمزةُ القرآنَ	حمزة (الفاعل)	القرآن(مفعول به)
-6	ضربتْ فاطمةُ بنتَهَا	فاطمة (الفاعل)	بنت(مفعول به)

7- قتل الرجلُ الحيةَ بالحجرِ الرجل(الفاعل) الحية (مفعول به)

8- سمِعَ بلالٌ الأذانَ وذَهَب إلى المسجد بلال(الفاعل) الأذان(مفعول به)

9- كتب المدرسُ الدرسَ على السبورةِ

المدرس (الفاعل) الدرس(مفعول به)

10- فتح البقالُ الدكانَ في الساعةِ الثامنةِ

البقال(الفاعل) الدكان(مفعول به)

(د) 5.7.4

1- النوافذ
2- القميص
3- قتل
4- شرب
5- الدرس
6- طبخت
7- الكتاب
8- سمِعْتَ
9- فتح
10- خرج

(ه) 5.7.5

1- قرأ أحمد القرآن
2- أكل حامد التفّاح
3- الطلبة كَتَبُوا الدرس
4- شَرِبَ الضيفُ القَهْوَةَ
5- عليّ فَتَحَ البَابَ
6- غسلتْ أختِيْ القَمِيْصَ

(و) 5.7.6

1- سَمِعَ النَّاسُ الأذانَ
2- كَتَبَ الطُّلابُ الأجْوِبَةَ
3- دخَلَتِ الطَّالِبَاتُ الفَصْلَ
4- خَرَجَ المُدَرِّسُوْنَ مِنَ الفُصُوْلِ
5- رَجَعَ زُمَلَائِي مِنْ مَكّةَ
6- غَسَلَتْ أخَوَاتِيْ الْقُمْصَانَ

7- فَتَحَ التُّجَارُ الدَّكَاكِيْنَ
8- ذَهَبَتِ الطَّبِيْبَاتُ إِلَى الْمُسْتَشْفَى
9- فَهِمَ الطلابُ الدرسَ

(ز) 5.7.7

1- دخَل الطلابُ الفصلَ وجَلَسُوْا
2- ضرَبَ الأولادُ الحَيَّةَ وَقَتَلُوْهُ
3- قَرأ الطلابُ الدرسَ و فهِمُوْهُ
4- سمِعَ النَّاسُ الأذانَ و ذَهَبُوْا إلى المسْجدِ

(ح) 5.7.8

1- أكل ناصرٌ الموزَ
2- غسَلَتْ فاطمةُ المِنْدِيْلَ
3- قرأ الطّالبُ الدرسَ
4- كتبتِ الطالباتُ القِصَّةَ
5- قتل الرَجلُ الثُّعْبَانَ
6- دخلَ المؤَذِّنُ المسْجِدَ
7- خرج الأستاذُ من الجامعة
8- حَفِظَتْ عائشةُ سورةَ البقرةِ
9- شرِبْتُ الشّايَ
10- سمعتُ الأذانَ
11- فهِمَ الطُّلابُ الدرسَ

5.8 اکتسابی نتائج

- فاعل اگر ضمیر کے بجائے اسم ظاہر کی صورت میں ہو اور وہ فعل کے بعد مذکور ہو تو فعل واحد لا یا جائے گا، البتہ وہ جنس میں اپنے فاعل کی مطابقت کرے گا؛ یعنی فاعل اگر مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہو گا اور فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہو گا۔ اسی طرح کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جو اپنی بات فاعل کے ذریعہ ہی مکمل کر لیتے ہیں، ایسے افعال کو عربی میں فعل لازم (Intransitive Verb) کہتے ہیں۔ دوسری طرف وہ افعال جو اپنے فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بھی چاہیں ایسے افعال کو متعدی (Transitive Verb) کہتے ہیں .
- ہم نے اس اکائی میں مفعول بہ کو بھی جانا، کہ وہ ایسا اسم ہوتا ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے، اور وہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، نیز مفعول بہ جس طرح اسم ظاہر ہوتا ہے اسی طرح اسم ضمیر بھی ہو سکتا ہے۔

- ہم نے اس اکائی میں جانا کہ اگر تنوین کے بعد ایسا اسم ہو جو ہمزہ وصل سے شروع ہو رہا ہو تو اس کو ملانے کی صورت میں "اِن" کا اضافہ کیا جائے گا اس کو عربی میں نون قطنی کہتے ہیں۔

5.9 کلیدی الفاظ

فصل (ج) فُصُوْلُ	:	کمرہ جماعت
نافذة (ج) نوافذ	:	کھڑکی
المكتب (ج) مكاتب	:	میز
كَسَرَ	:	توڑا
المدير (ج) المُدَرَاء	:	ناظم، پرنسپل
جواب (ج) الأجوبة	:	جواب
فَهِمَ	:	وہ سمجھا
سُؤَالٌ(ج) الأَسْئِلَةُ	:	سوال
التين	:	انجیر
جَدِيْدُ (ج) الجُدُد	:	نئے
الضيف (ج) الضُيُوْفُ	:	مہمان
القهوة	:	کافی
الطفل	:	بچہ
المنديل	:	رومال
العنب	:	انگور
الحية	:	سانپ
الحجر	:	پتھر
السبورة	:	بورڈ
البقّالُ	:	دوکاندار
العصا	:	لاٹھی
الخُبْزُ	:	روٹی

التَّاجِرُ	:	تاجر
المَكْتَبَةُ	:	لائبریری
دکَانٌ	:	دوکان
القَمِيْصُ	:	کرتہ

5.10 نمونہ امتحانی سوالات

5.10.1 معروضی سوالات:

1۔ فاعل جب اسم ظاہر ہو تو جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو گا۔

(ا)فاعل کے مطابق (ب)جمع (ج)واحد

2۔ جملہ اسمیہ میں فعل ہمیشہ عدد اور جنس میں فاعل کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو گا۔

(ا)مطابق (ب)مطابق نہیں (ج) کبھی مطابق ہو گا اور کبھی نہیں

3۔ فاعل اور مفعول بہ دونوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتے ہیں۔

(ا)اسم (ب)فعل (ج)حرف

4۔ فاعل۔۔۔۔۔۔ہوتا ہے اور مفعول۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتا ہے۔

(ا)مرفوع۔۔۔۔۔۔منصوب (ب)منصوب۔۔۔۔۔مرفوع (ج) مرفوع۔۔۔۔۔مجرور

5۔ فعل ماضی کا پہلا اور آخری حروف۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتا ہے۔

(ا) مضموم (ب)مفتوح (ج)مکسور

6۔ كَسَرَ الطفل ------------

(ا) قلمٌ (ب) قلماً (ج) قلمٍ

7۔ الأوْلَادُ شَرِبُوْا القَهْوَةَ. شَرِبَ الأوْلَادُ القَهْوَةَ. ان دونوں جملوں کون صحیح ہے؟

(ا)پہلا (ب)دوسرا (ج)دونوں

8۔ خَرَجَ الطُّلَّابُ و----------

(ا) ذَهَبَ (ب)ذَهَبَتْ (ج)ذَهَبُوْا

9۔ ذَهَبَ الطُّلَّابُ الْجُدُدُ -----الْمُدِيْرِ.

(ا) إلَى (b)عَلَى (ج)في

10۔ فهِمَ الطُّلاب الدرس.

(ا) الطُّلابُ الدرسُ (ب) الطُّلابُ الدرسَ (ج) الطُّلابَ الدرس

5.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ فعل لازم ومتعدی کی تعریف مع امثلہ لکھیے۔

2۔ مفعول بہ کی تعریف کرتے ہوئے مثالوں سے اس کی وضاحت کیجیے۔

3۔ درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے اور ان کو صحیح لکھیے اور ترجمہ کیجیے۔

-1 أحمد ومحمد و خالد ذهب الى السوق

-2 حصل الطالبة على الشهادة

-3 ما كتب الطالبات الأجوبة

-4 سبحت الأولاد في النهر

-5 لعبوا الطلاب في الميدان

4۔ آنے والے جملوں کا سلیس ترجمہ کیجیے۔

-1 تناول حامد الدجاجة

-2 اشتريت المعجم من المكتبة

-3 كتب الأستاذ الدرس الجديد

-4 شربت فاطمة العصير

-5 ألقى الصياد الشبكة

-6 رحم الله خالدا

5۔ درج ذیل افعال کے ساتھ ضمیر کو مفعول بناتے ہوئے جوڑیے۔

-1 ساعد + هو = ________

-2 لقيتُ + هي = ________

-3 سَقَيْتَ + أنا = ________

-4 أمَرَ + نحن = ________

-5 زَارَ + أنتم = ________

5.10.2 طویل جوابات کے متقاضی سوالات:

-1 جملہ فعلیہ کے فاعل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں، بالتفصیل لکھیے۔

-2 فاعل اور مفعول بہ کا موازنہ کیجیے اور مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

-3 فعل، فاعل اور مفعول بہ پر مشتمل اپنی طرف سے بیس مثالیں تحریر کیجیے۔

5.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

-1 دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف۔عبدالرحیم

-2 جامع الدروس العربية مصطفى غلاييني

-3 آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی

-4 النحوالواضح علي جارم، مصطفى أمين

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

-1 https://islamhouse.com/ar/books/398778/

-2 https://archive.org/details/WAQ33751

-3 http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)

-4 https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

اکائی: 6

الدرس السادس

اکائی کے اجزا

6.0 تمہید

6.1 مقصد

6.2 اصل متن

6.3 متن کا ترجمہ

6.4 متن میں مذکور قواعد کا بیان

6.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

6.6 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

6.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

6.8 سورہ رحمٰن، سورہ حدید، سورہ النبا کی ابتدائی آیات لکھیے

6.9 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

6.10 اکتسابی نتائج

6.11 کلیدی الفاظ

6.12 نمونہ امتحانی سوالات

6.13 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

6.0 تمہید

گذشتہ اکائی میں ہم نے فعل ماضی کو مختلف ضمائر کے ساتھ استعمال کرنا سیکھا تھا،اسی سلسلہ کوآگے بڑھاتے ہوئے ہم دیکھیں گے کہ واحد مؤنث مخاطب ضمیر کے ساتھ فعل ماضی کے استعمال کی کیاصورت ہوسکتی ہے۔اسی طرح ۱۱(گیارہ) سے ۲۰(بیس)تک کے معدود مؤنث ہوں توعدد کے استعمال میں کیا کچھ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں ان کی تفصیلات ہم آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔نیز ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ وہ کون کون سے اماکن ہیں جہاں پر أنّ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے،اور وہ کون سی جگہیں ہیں جس کے بعد إنّ ہمزہ کے زیر کے ساتھ استعمال ہوتاہے۔

6.1 مقصد

اس اکائی کوپڑھنے کے بعد طلبہ:

- فعل ماضی کے صیغے کوواحد مؤنث مخاطب ضمیر (أنتِ) کے ساتھ استعمال کرنے کو جان لیں گے۔
- وہ یہ بھی سیکھ لیں گے کہ ۱۱(گیارہ) سے ۲۰(بیس)تک معدود مؤنث ہوتواس کے استعمال کی کیاصورت ہوگی۔
- إنّ اور أنّ کے اماکن استعمال سے واقف ہوں گے۔
- '' هاتِ'' (لاؤ)اسم فعل کو مختلف ضمیروں کے ساتھ استعمال پر قدرت حاصل کرسکیں گے۔

6.2 اصل متن

الأمّ	:	متى رَجَعْتَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ يا بُنَيَّ ؟
سعيدٌ	:	رَجَعْتُ قبلَ نصفِ ساعةٍ.
الأم	:	أين أختُك مريمُ ؟ أمَا رَجَعَتْ؟
سعيد	:	لا أدري. أنا ما رَأَيْتُهَا.
الأم	:	ماذا قرأتَ اليومَ؟
سعيد	:	قرأتُ اليَوْم درسًا جَدِيْدًا فِيْ الفقهِ.
الأم	:	أفَهِمْتَهُ؟
سعيد	:	نعمْ ، فَهِمْتُه جيّدًا.
الأم	:	أما قَرَأْتَ الْقُرآنَ اليَوْمَ ؟
سعيد	:	بلٰى. قَرَأْتُ سورة الرَّحْمٰنِ وَحَفِظْتُهَا. فَفَرِحَ بِيَ المدرِّسُ كَثيرًا، وقال إِنَّك أحسنُ طالبٍ فِي الفصْلِ.
الأم	:	ماشاء الله! زادك الله علمًا يا بُنَيَّ.
سعيد	:	أغسلْتِ قُمْصَانِيْ يا أمّيْ؟

الأم	:	نعم غسلْتُهَا وكوَيْتُهَا...خُذْ هذا القميصَ.
سعيد	:	هاتِ ذاك يا أمّيْ. ذاك أجْمَلُ مِنْ هذا.
(تدْخُلُ مَرْيَمُ)		
مريم	:	السلام عليكم.كيف حالك يا أمّيْ؟ وكيف حَالُك يا أخِيْ؟
الأم	:	وعليكم السلام. أهْلًا يا بِنْتِيْ. مَتَى خَرَجْتِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ؟
مريم	:	خَرَجْتُ بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ.
الأم	:	أينَ زَمِيْلَاتُك آمنةُ وفاطمةُ وسُعَادُ؟
مريم	:	أنَا مَا رَأَيْتُهُنَّ بَعْدَ الصَّلَاةِ.
الأم	:	يا بِنْتِيْ أخُوْك حَفِظَ سورةَ الرحمان. أيَّ سورةٍ حَفِظْتِ أنتِ؟
مريم	:	أنا حفِظْتُ سورةَ الْحَدِيْدِ، وَهِيْ أطْوَلُ مِنْ سورةِ الرحمان. وكذلك حفظتُ ستَّ عشْرَةَ آيةً من سورة النبأ.
الأم	:	ماشاء الله! إنَّك طَالِبَةٌ مجتهدةٌ. أنا مَسْرُوْرةٌ بِك...أ ذَهَبْتِ إِلَى المكْتبةِ اليوْمَ؟
مريم	:	نعم. ذهبتُ.
الأم	:	ماذا قرأتِ هناك؟
مريم	:	قرأتُ مجلَةً مِّنْ باكستان اسمها "الاسلام".
الأم	:	أ باللغة العربيةِ هِيَ؟
مريم	:	لا، هى باللغةِ الانْكِلِيْزِيَةِ.
الأم	:	أ ذَهَبْتِ إلى المدِيرَةِ؟
مريم	:	لا، هِيَ ما جَاءتِ اليوم.
الأم	:	لِمَهْ؟
مريم	:	أظُنُّ أنَّهَا ذَهَبَتْ إلى مكة.
الأم	:	أ شَرِبْتِ الشَاىَ؟
مريم	:	لا، ما شرِبْتُ.
الأم	:	(للخادِمَةِ) هاتِيْ الشَّايَ يا ليلى.
مريم	:	وهاتِيْ قِطْعَةَ خُبْزٍ أيضًا ياليلى.أنا جَوْعَى.

6.3 متن کا ترجمہ

ماں	:	میرے پیارے بیٹے آپ مدرسہ سے کب واپس ہوئے؟

سعید	:	میں آدھا گھنٹہ قبل واپس ہوا۔
ماں	:	تمہاری بہن مریم کہاں ہے؟ کیا وہ ابھی تک نہیں لوٹی؟
سعید	:	مجھے پتہ نہیں، میں نے اسے نہیں دیکھا۔
ماں	:	آج تم نے کیا پڑھا؟
سعید	:	میں نے آج فقہ کا ایک نیا سبق پڑھا۔
ماں	:	کیا تم نے اسے سمجھا؟
سعید	:	ہاں! میں نے اسے اچھی طرح سمجھا۔
ماں	:	کیا تم نے آج قرآن نہیں پڑھا؟
سعید	:	کیوں نہیں! میں نے سورۂ رحمان پڑھا اور اس کو یاد کر لیا، جس کی وجہ سے استاد مجھ سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے کہا کہ تم جماعت کے سب سے اچھے طالب علم ہو۔
ماں	:	ماشاءاللہ! میرے بیٹے اللہ تمہارے علم میں برکت دے۔
سعید	:	امی! کیا آپ نے میرے کرتے دھو دیے؟
ماں	:	ہاں! یہ قمیص لے لو، میں نے ان کو دھو دیا اور استری بھی کر دیا۔
سعید	:	امی مجھے وہ (والا) دیجیے وہ اس سے زیادہ خوبصورت ہے۔
		(مریم داخل ہوتی ہے)
مریم	:	السلام علیکم، امی آپ کیسی ہیں؟ اور بھائی تم کیسے ہو؟
ماں	:	وعلیکم السلام، بیٹی خوش آمدید، تم مدرسہ سے کب نکلی؟
مریم	:	میں ظہر کی نماز کے بعد نکلی۔
ماں	:	تمہاری سہیلیاں آمنہ، فاطمہ اور سعاد کہاں ہیں؟
مریم	:	میں نے ان کو نماز کے بعد نہیں دیکھا۔
ماں	:	بیٹی، تمہارے بھائی نے سورۂ رحمان یاد کر لیا، تم نے کون سی سورت یاد کی؟
مریم	:	میں نے سورۂ حدید یاد کی اور وہ سورۂ رحمان سے بڑی سورت ہے۔ اور اسی طرح میں نے سورۂ "نبأ" کی ١٦ آیتیں یاد کر لیں۔
ماں	:	ماشاءاللہ! یقیناً تم ایک محنتی طالبہ ہو، میں تم سے خوش ہوں، کیا تم آج لائبریری گئیں؟

مریم	:	ہاں میں گئی۔
ماں	:	تم نے وہاں کیا پڑھا؟
مریم	:	میں نے پاکستان سے شائع ہونے والا ایک میگزین پڑھا جس کا نام ''الاسلام'' ہے۔
ماں	:	کیا وہ میگزین عربی زبان میں ہے۔
مریم	:	نہیں وہ انگریزی زبان میں ہے۔
ماں	:	کیا تم صدر معلمہ کے پاس گئی؟
مریم	:	نہیں! آج وہ نہیں آئیں۔
ماں	:	کس وجہ سے؟
مریم	:	میں سمجھتی ہوں کہ وہ مکہ گئیں ہیں۔
ماں	:	کیا تم نے چائے پی؟
مریم	:	نہیں، میں نے نہیں پی۔
ماں	:	خادمہ سے، لیلیٰ چائے لاؤ۔
مریم	:	لیلیٰ ایک روٹی بھی لاؤ، میں بھوکی ہوں۔

6.4 اصل متن پر مبنی قواعد

اس سبق میں ہم فعل ماضی کی اسناد مؤنث مخاطب کی طرف کریں گے، ضرب + تِ = ضَرَبْتِ: تونے مارا (مؤنث)

6.4.1: 1 سے 19 تک معدود مؤنث کا استعمال:

سبق نمبر 2 اور 3 میں ہم نے عدد معدود کے بارے میں پڑھا تھا اور ہم نے وہاں پر یہ جانا تھا کہ 3 سے لے کر 10 تک اور 11 سے لے کر 19 تک عدد اگر مذکر ہو تو اس کے استعمال کی کیا صورت ہوگی، اس اکائی میں ہم پڑھیں گے کہ اگر معدود مؤنث ہو تو اس کے استعمال کی کیا صورت ہوگی؟

سبق نمبر 2 میں ہم نے عدد مفرد کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں، اور ہم نے پڑھا تھا کہ '' 1'' اور 2 یعنی واحد و اثنان اپنے معدود کی تذکیر و تانیث میں مطابقت کریں گے۔ جیسے: سؤالٌ واحدٌ، بِنْتٌ وَاحِدَةٌ.

اسی طرح 3 سے لے کر 10 تک کے عدد اپنے معدود کے مخالف ہوں گے اور معدود جمع مجرور ہوگا، جیسے:

ثَلَاثَةُ رِجَالٍ	تین آدمی	ثَلَاثُ بَنَاتٍ	تین لڑکیاں

أَرْبَعَةُ أولاد	چار لڑکے	أَرْبَعُ بَنَاتٍ	چار لڑکیاں

سبق نمبر دو اور تین میں ہم نے یہ بھی جانا تھا کہ عدد اصلی چار نوعیت کا ہوتا ہے:

(1) مفردات (2) مرکبات (3) عقود (4) معطوفات

مرکب عدد 11 سے لے کر 19 تک ہوتا ہے. اور اس کے اعراب کی مندرجہ صورت ہوتی ہے:

(الف) 11 اور 12 اپنے معدود کے مطابق ہوں گے (تذکیر و تانیث میں) جیسے:

أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا	گیارہ طلبہ	إِحْدَى عَشْرَةَ طَالِبَةً	گیارہ طالبات
اثنا عشر طَالِبًا	بارہ طلبہ	اثنتا عَشْرَةَ طَالِبَةً	بارہ طالبات

نوٹ: عَشَرَ کے شین پر فتحہ اور عَشْرَةَ کے شین پر سکون ہوگا۔

(ب) 13 سے لیکر 19 تک کے اعداد کا پہلا جز معدود کے مخالف ہوگا اور دوسرا موافق، جیسے:

ثَلَاثَةَ عشرَ طالبًا	تیرہ طلبہ	ثَلَاثَ عشْرَةَ طَالِبَةً	تیرہ طالبات
ثمانيةَ عشر طالبا	اٹھارہ طلبہ	ثمانيْ عَشْرَةَ طالبةً	اٹھارہ طالبات

نوٹ: ثمانيْ کی "یا" پر سکون ہوگا۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

11- إحدَى عَشْرَةَ طالبةً　　12- اثنتَا عَشْرَةَ طالبةً　　13- ثلاثَ عَشْرَةَ طالبةً

14- أربعَ عَشْرَةَ طالبةً　　15- خمسَ عَشْرَةَ طالبةً　　16- ستَّ عَشْرَةَ طالبةً

17- سبعَ عشْرَةَ طالبةً　　18- ثمانِيْ عَشْرَةَ طالبةً　　19- تسعَ عَشْرَةَ طالبةً

6.4.2: أيّ:

یہ حرف استفہام ہے جس کے معنی ہے: کون سا/کون سی، یہ عام طور پر مضاف بن کر آتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے، جیسے: أيُّ رَجُلٍ (کون سا آدمی)، أيُّ كتابٍ (کون سی کتاب)، أيُّ شهرٍ هذا؟ (یہ کون سا مہینہ ہے؟)

"أيّ" معرب ہے اور اس پر اعراب کی تینوں حالتیں: رفع، نصب، جر آتی ہیں۔

جیسے	:	أيُ طالبٍ خرَجَ؟	کون سا طالب علم نکلا؟
		أيَّ كتابٍ قَرَأتَ؟	تو نے کون سی کتاب پڑھی؟
		بأيِّ قِطَارٍ ذهبتَ؟	تو کون سی ٹرین سے گیا؟

"أيّ" پہلی مثال میں مرفوع ہے کیونکہ وہ مبتدا ہے، اور دوسری مثال میں وہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے جب کہ تیسری مثال میں حرف جر آنے کی وجہ سے مجرور ہے۔

6.4.3: أنّ اور إنّ کا استعمال:

گزشتہ سبق میں ہم "إنّ" "أنّ" اور" لعل" کا استعمال جان چکے کہ یہ حروف حروف مشبہ بالفعل کہلاتے ہیں اور یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، یہاں پر ہم "إن" اور "أن" کے محل استعمال کے بارے میں مختصراً جانیں گے۔

(الف) أظنُّ (میں سمجھتا ہوں) اس کلمہ کے بعد "أن" ہمزہ پر فتحہ کے ساتھ استعمال ہوگا۔ جیسے: أظنُّ أنَّ خَالِدًا غَائِبٌ. (میں سمجھتا ہوں کہ خالد موجود نہیں ہے۔) اور جیسے: أظنُّ أنّ الكِتَابَ جَدِيْدٌ. (میں سمجھتا ہوں کہ کتاب نئی ہے۔) اور جیسے: أظنُّ أنَّك مُتْعِبٌ. (میں سمجھتا ہوں کہ آپ تھکے ہوئے ہیں۔)

(ب) "قال" کے بعد إنّ کا استعمال ہوگا۔ جیسے: "قال: إنّ الأستاذَ حاضرٌ". (اس نے کہا کہ استاد حاضر ہیں۔) اور جیسے: قال ﷺ: إن الدين يُسْرٌ. (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دین آسان ہے۔)

6.4.4 لِمَ:

یہ "لما" یا "لماذا" کا مخفف ہے، یہ دو لفظوں سے ملکر بنا ہے: لِ+مَا ، مَا پر اگر حرف جر داخل ہو تو ما کو الف کے ساتھ یا بغیر الف دونوں صورتوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔ اگر یہ لفظ تنہا استعمال ہو تو اس کے ساتھ "ہ" جوڑی جاتی ہے جیسے: لِمَهْ اس کو "هاء السكتة" کہتے ہے۔

6.4.5 (الف، نون) پر ختم ہونے والے اسما اور ان کا مؤنث اور جمع

عربی میں چند صفات 'الف، نون' کے ساتھ آتی ہیں، ایسی صورت میں ان پر تنوین اور (الف، لام) داخل نہیں ہوگا۔ جیسے:

جَوْعَانُ (بھوکا)	عَطْشَانُ (پیاسا)	غَضْبَانُ (غضبناک)	كَسْلَانُ (کاہل)

ایسے صفات کی تانیثُ (مؤنث) کا صیغہ فَعْلٰی کے وزن پر اور جمع فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

بِلَالٌ جَوْعَانُ الرِجَالُ جِيَاعٌ آمِنَةُ جَوْعٰى النِسَاءُ جِيَاعٌ

نوٹ: كَسْلَانُ اور كَسْلَىٰ کی جمع كُسَالٰى آتی ہے۔

هَاتِ (دو) اس کی اسناد مخاطب کے ضمائر کی طرف یوں ہوگی۔

(1) يا أحمَدُ هَاتِ	(2) يا إِخْوَانُ هَاتُوْا	(3) يا زينبُ هَاتِيْ	(4) ياأخواتُ هَاتِيْنَ

اس سبق میں ایک جگہ تعبیر استعمال ہوئی ہے: "فَفَرِحَ بِيَ الْمُدرِّسُ كثيرًا" تو استاد مجھ سے بہت خوش ہوئے۔ اس مثال میں 'ف' کا ترجمہ "آپ" اور 'بي' کا ترجمہ "مجھ سے" ہوگا۔ اسی طرح:

فَرِحْتُ بِكَ كثيرًا.	میں آپ سے بہت خوش ہوا۔
فَرِحُوْا بِنَا.	وہ سب ہم سے خوش ہوئے۔

أفَرِحْتَ بِهِ؟	کیاآپ اس سے خوش ہوا؟

نوٹ:"ذھبت" چار مختلف طریقوں سے پانچ معنوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔

ذَهَبَتْ وہ گئی	ذَهَبْتِ آپ گئیں	ذَهَبْتَ آپ گئے	ذَهَبْتُ میں گیا/میں گئی

6.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

(أ) 6.5.1 آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

(1) أي سورة حفِظَ سعيدٌ؟	(2) كم آيةً من سورة النبأ حفِظَتْ مريم؟
(3) ما اسم المجلة التي قرأتْهَا مريمُ في المكتبة؟ بأي لغةٍ هيَ؟	(4) منْ ليلى؟

(ب) 6.5.2 درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (x) کا نشان لگایئے۔

(1) ما فرح المدرس بسعيد.	(2) مريم جوعى.
(3) خرجتْ مريمُ من المدرسة بعد صلاةِ الظهرِ.	(4) سورة الرحمن أطول من سورةِ الحديدِ.
(5) آمنة وفاطمة وسُعاد زَمِيْلَاتُ مريم.	

(ج) 6.5.3 آنے والے سوالوں کے جوابات دیجیے۔یہ سوالات اصل متن پر مبنی نہیں ہیں۔

(1) أ ذهبتَ إلى المدرسة اليوم؟	(2) متى رجعت من المدرسة؟
(3) أيَّ سورةٍ قرأتَ بَعْدَ صلاة الْفجْرِ؟	(4) أيَّ سورةٍ حفظْتَ هذا الأسبوعِ؟
(5) أ بِالمَاءِ البَارد غَسَلْتَ وجْهَك أَمْ بالمَاءِ الْحَارِّ؟	(6) منْ غَسَلَ قَمِيْصَكَ و مِنْدِيْلَكَ؟

(د) 6.5.4 آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث بنایئے اور ضمیر پر اعراب لگایئے۔

(1) أ شرِبْتَ الشاي يا حامدُ	(2) أ شرِبْتِ الشاي يا سُعادُ؟
(2) أ كتبتَ الدرسَ يا عليّ؟	....
(3) أ غسلْتَ وجهَك يا أخيْ؟	....
(4) أيَّ سورةٍ حفِظْتَ يا بُنَيَّ؟	....
(5) أينَ ذهَبْتَ بَعْدَ الدَّرْسِ يا أَخِيْ؟	....
(6) أ فَهِمْتَ الدَّرْسَ الجَدِيْدَ يا هاشمُ؟	....

(ہ)6.5.5 آنے والے جملوں کے تمام افعال میں ضمیر پر اعراب لگایئے اور ضمیر متعین کیجیے۔

(1) أنا ذهبت إلى المطار.	(2) أ ذهبت إلى الملعب يا يوسف؟
(3) أختي ذهبت إلى المستشفى.	(4) أ ذهبت إلى مكة يا فاطمة؟

(و)6.5.6 آنے والی مثالوں پر غور کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے جوابوں کے سوالات بنایئے۔

المثال الأول:	أ فَهِمْتَ الدرسَ ياعليُّ	نعم ، فهِمْتُهُ
		لا ، ما فهمتُه
المثال الثانی:	أ مَا فهِمْتَ الدّرسَ يا عليّ؟	بلى ، فهِمْتُه
		نعم ، ما فهمتُه

1- ....؟	نعم ، شرِبْتُ	2- ....؟	نعم ، كتبتُ
3- ....؟	بلى ، رأيتُهُ	4- ....؟	نعم ، ما قرأتُ هذا الكتاب في بلدي
5- ....؟	بلى ، سمعتُ الأذان	6- ....؟	لا ، ما ضربتُ هذا الولد

(ز) 6.5.7 نیچے دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے اور آنے والے سوالات کے ضمائر استعمال کرتے ہوئے جوابات دیجیے۔

(هـ / هم / ها / هُنَّ)

مثال 1-	أ رأيت حامداً؟	نعم ، رأيْتُه	مثال 2-	أ رأيتِ حامداً وهشاماً وعلياً؟	نعم ، رأيْتُهُمْ
مثال3-	أ رأيتِ زينبَ ؟	نعم ، رأيتُهَا	مثال 4-	أ رأيتِ زينبَ وآمنةَ وسُعادَ ؟	نعم ، رَأَيْتُهُنَّ

1- أ رأَيْتَ الطلابَ الجددَ؟	....	2- أ رأيتِ المديرة وأختها وبنتها؟	....
3- أ رأيت المدرس؟	....	4- أين رأيت أختك مريم ؟	....
5- أ رأيت سيارة المدير؟	....	6- أين رأيت الأطباء يا علي ؟	....
7- متى رأيت المدير يا يونُسُ؟	....	8- أ رأيت آمنة وخديجة وبَرِيْرَةَ؟	....

(ح)6.5.8 آنے والی دو مثالوں کو پڑھیے پھر "أنّ" کے ذریعہ دونوں جملوں کو جوڑیے۔ واضح رہے کہ "أنّ" حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔

مثال 1-	هُو مَرِيْضٌ.	أظُنُّ أنَّهُ مَرِيْضٌ.	مثال 2-	المُدَرِّسُ مَا جَاءَ.	أظُنُّ أنَّ الْمُدَرِّسَ مَا جَاءَ.

1- أنت طبيب	أَظُنُّ	2- هو من اليابان	أَظُنُّ ....
3- هي مريضة	أَظُنُّ	4- هم طلاب	أَظُنُّ ....
5- أنتِ جَوْعَى	أَظُنُّ	6- المكتبة مفتوحةٌ	أَظُنُّ ....
7- القهوةُ باردةٌ	أَظُنُّ	8- محمدٌ ذهب إلى مكة	أَظُنُّ ....
9- فاطمة في المكتبة	أَظُنُّ	10- أنتم مدرِّسون	أَظُنُّ ....

(ط)6.5.9 مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے اور اس کے بعد والے جملوں میں دیے گئے نمبرات کو حروف میں لکھیے۔

المثال	11- إحدَى عَشْرَةَ طالبةً	12- اثنتَا عَشْرَةَ طالبةً	13- ثلاثَ عَشْرَةَ طالبةً
	14- أربعَ عَشْرَةَ طالبةً	15- خمسَ عَشْرَةَ طالبةً	16- ستَّ عَشْرَةَ طالبةً
	17- سبعَ عشْرَةَ طالبةً	18- ثمانِيْ عَشْرَةَ طالبةً	19- تسعَ عَشْرَةَ طالبةً
	20- عِشْرُوْنَ طَالِبَةً		

1- كَمْ سنُّك ؟ سنّيْ19سنَةً.	....
2- قرأنا 14صفحةً من هذا الكتاب.	....
3- في هذه الحافلة 18راكباً وخلفَهُمْ15راكبةً.	....
4- هذا فندق صغير فيه12غرفة فقط.	....
5- عثمان له 11ابناً و12بنتاً.	....
6- أنا حفظت13سورة.	....
7- في هذا المستشفى19طبيبا و17طبيبة.	....
8- قرأنا اليوم18كلمة جديدة.	....
9- هذا القلم بـ 14روبيةً.	....
10- في هذه العمارة 16شَقَّةً.	....
11- في هذا الفصل20طالبة.	....

(ی) 6.5.10 11 سے 20 تک کے اعداد لکھیے اور نیچے دیے گئے کلمات کو تمیز بنا کر استعمال کیجیے:

كتاب - طالبة- دقيقة - يوم - سيارة - رجل - سنة - قرية - طالب

(ک) 6.5.11 مثال پڑھیے پھر اسی طرز پر خالی جگہیں پر کیجیے۔

المثال	حامدٌ جَوْعَانُ	الطلّابُ جِيَاعٌ
	مريم جَوْعَى	الطالباتُ جِيَاعٌ

1- خالد عطشانُ	....
2- إبراهيم شبعانُ	....
3- المُدَرّسُ غضبانُ	....
4- يوسف كَسْلَانُ	.... كُسَالَى
5- .... كسلى	.... كُسَالَى

(ل) 6.5.12 آنے والے اسما کو مجرور اور منصوب کی حالت میں لکھیے۔

كِتَابٌ	كِتَابٍ	كِتَاباً	سَيَّارَةٌ	سَيَّارَةٍ	سَيَّارَةً
حامدٌ	....	....	ساعةٌ	....	....
خالدٌ	....	....	مكواةٌ	....	....
بيتٌ	....	....	سبورةٌ	....	....
رجلٌ	....	....	مدرسةٌ	....	....

6.6 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

لِمَ = لماذا	
لِمَ خرجْتَ مِنَ الْفَصْلِ	أ خَرَجْتَ من الفصلِ
	نَعَمْ
	لِمَهْ
لِمَ ضَرَبْتَ هذَا الْوَلَدَ	أ ضَرَبْتَ هذا الْوَلَدَ
	نعمْ
	لِمَهْ؟

6.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

هَاتِ يا أحمدُ.	هاتُوْا يا إخوانُ.
هَاتِيْ يا سُعادُ.	هَاتِيْنَ يا أخَوَات.

6.8 سورۂ رحمان، سورۂ حدید، سورۂ النبأ کی ابتدائی 5 آیات لکھیے

....

....

....

....

....

6.9 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

6.9.1 (أ)

1- حفِظَ سعيدٌ سورةَ الرحمن.	2- حفظتْ مريمُ ست عشرة آية من سورة النبأ.
3- اسمُ الْمَجَلَّةِ التي قَرَأَتْهَا مريمُ هُوَ "الإسْلَامُ" وَهِيَ باللغةِ الانْكلِيْزِيَةِ.	4- ليلى هي خادمة.

6.9.2 (ب)

-1	غیر صحیح (x)	-2	صحیح (✓)	-3	صحیح (✓)

4-	صَحِيح (✓)	5-	صَحِيح (✓)

6.9.3 (ج)

1- نعم، ذهبتُ إلى المدرسةِ اليومَ.	2- رجعْتُ من المدرسةِ بعد صلاة العصرِ.
3- قرأتُ سورةَ يس بعْدَ صلاةِ الْفَجْرِ.	4- حفظت سورة الفجر هذا الأسبوع.
5- غسلتُ وجْهِيْ بالماءِ البارِدِ.	6- غسلتْ أختيْ قميصي وَمِنْدِيْلِيْ.

6.9.4 (د)

1- أ كتبْتِ الدرسَ يا عائشةُ؟	2- أ غسَلْتِ وجْهَكِ يا أخْتِيْ؟	3- أيَّ سورةٍ حفِظْتِ يا بنتي؟
4- أ فهِمْتِ الدرسَ الجَديدَ يا سُعَادُ؟	5- أين ذهبْتِ بعدَ الدرسِ يا أختيْ؟	

6.9.5(ه)

1- ذهبتُ	2- ذَهَبْتَ	3- ذَهَبَتْ	4- ذَهَبْتِ

6.9.6 (و)

1- أ شَرِبْتَ القهوةَ؟	2- أ كَتَبْتَ الدرسَ؟	3- أ ما رأيتَ خَالِدًا؟
4- أ قرأتَ بهذا الكتاب في بلدك	5- أ ما سمعتَ الأذانَ؟	6- أ ضربتَ بهَذَا الولدَ؟

6.9.7 (ز)

1- نعم، رأيْتُهُمْ.	2- نعم، رأيْتُهُنَّ.	3- نعم، رأيْتُهُ.	4- رأيْتُها في المطبخ.
5- نعمْ، رأيتُهَا	6- رأيْتُهُمْ في المستشفى	7- رأيته أمْسِ	8- نعم، رأيْتُهُنَّ

6.9.8 (ح)

1- أظُنُّ أنَّكَ طبيبٌ.	2- أظُنُّ أنَّهُ من اليابان.	3- أَظُنُّ أنهَا مريضةٌ.	4- أَظُنُّ أنَّهُمْ طُلّابٌ.
5- أظُنُّ أنَّكِ جَوْعَى.	6- أَظُنُّ أنَّ الْمُكْتَبَةَ مفتوحةٌ.	7- أظُنُّ أنَّ القهوةَ بارِدَةٌ.	
8- أظُنُّ أنَّ محمدًا ذَهَبَ إلى مكةَ.	9- أظُنُّ أنَّ فاطمةَ في المكتبةِ.	10- أظُنُّ أنَّكم مدرسونَ.	

6.9.9 (ط)

1- سِنِّيْ تِسْعَ عَشْرَةَ سنة.	2- قرأنا أرْبَعَ عَشْرَةَ صفحةً من هذا الكتابِ.
3- في هذه الحافلة ثَمَانِيَةَ عشرَ راكبًا وخمسَ عَشْرَةَ راكبةً.	4- فيه اثْنَتَا عَشْرَةَ غُرْفَةً.
5- عثمان له أحَدَ عَشَرَ ابنًا واثْنَتَاعَشْرَةَ بِنْتًا.	6- أنا حفظْتُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سُوْرَةً.
7- في هذا المستشفى تِسْعَةَ عَشَرَ طبيبًا وسَبْعَ عَشْرَةَ طبيبةً	8- قرأنا اليومَ ثماني عشْرَةَ كلمةً جَدِيْدَةً
9- هذا القلم بأربعَ عَشْرَةَ روبيةً.	10- في هذه العمارةِ سِتَّ عَشْرَةَ شَقَّةً.
11- في هذا الفصل عِشْرُوْنَ طَالِبًا.	

(ی) 6.9.10

1- أحد عشر كتابا	2- اثْنَتَا عَشْرَةَ طالبةً	3- ثلاث عَشْرَةَ دقيقةً	أرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا
5- خمس عشرةَ سيارةً	6- ستة عشر رجلًا	7- سبع عشرةَ سنةً	8- ثماني عشرة قرية
9- تسعة عشر طالبًا		10- عِشرون كتابًا	

(ک) 6.9.11

1- عائشةُ عَطشى	الطلاب عِطَاشٌ	الطالبات عِطَاشٌ
2- سعادُ شَبْعَى	الطلاب شِبَاعٌ	الطالبات شِبَاعٌ
3- فاطمة غضبى	المدرسون غضاب	المدرسات غِضَابٌ
4- مريم كَسْلَى	الطلاب كُسَالَى	الطالبات كُسالَى

(ل) 6.9.12

1- حامدٌ	حامدٍ	حامداً	5- ساعةٌ	ساعةٍ	ساعةً
2- خالدٌ	خالدٍ	خالداً	6- مكواةٌ	مكواةٍ	مكواةً
3- بيتٌ	بيتٍ	بيتاً	7- سبورةٌ	سبورةٍ	سبورةً
4- رجلٌ	رجلٍ	رجلاً	8- مدرسةٌ	مدرسةٍ	مدرسةً

(م) 6.9.13

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ:

اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ:

(1) سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

(2) لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ج وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر ○

(3) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ج وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْم ○

(4) هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ط يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ط وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْر ○

سُوْرَةُ النَّبَأ:

(1) عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ (2) عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ○ (3) الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ○

(4) كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ○ (5) ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ○

6.10 اکتسابی نتائج

- اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے جانا کہ فعل ماضی واحد مؤنث مخاطب کی ضمیر کے ساتھ کس طرح استعمال ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی جانا کہ 11 اور 12 اپنے معدود کی مطابقت کریں گے، جب کہ 13 سے 19 کا معدود اگر مؤنث ہو توان اعداد کا پہلا جز مذکر اور دوسرا جز مؤنث ہو گا۔
- اسی طرح أظنُّ فعل کے بعد ہمیشہ أنّ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ آئے گا اور قَالَ فعل کے بعد إنّ ہمزہ کے زیر کے ساتھ آئے گا، وہ اسما جو الف نون پر ختم ہوتے ہوں وہ نحو کی اصطلاح میں غیر منصرف کہلاتے ہیں اور ان پر الف لام اور تنوین نہیں آتی اور ایسی صفات کا مؤنث فَعلی کے وزن پر اور جمع فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے۔

6.11 کلیدی الفاظ

مجلة (ج) مجلات	مجلہ، میگزین	صورة (ج) صور	تصویر
راكب (ج) ركاب	سوار	جاء	وہ آیا
شقة (ج) شقق	فلیٹ	كوى	استری کرنا
عمارة (ج) عمارات	عمارت	سنّ (ج) أسنان	دانت

6.12 نمونہ امتحانی سوالات

6.12.1 معروضی سوالات

1۔ 11 اور 12 عدد تذکیر وتانیث میں اپنے معدود کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوں گے۔

(a) مطابق (b) مطابق نہیں (c) کبھی مطابق ہوں گے اور کبھی نہیں

2۔ 13 سے 19 تک کے اعداد کا پہلا جز تذکیر وتانیث میں معدود کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہو گا اور دوسرا ۔۔۔۔۔۔۔۔

(a) مخالف ۔۔۔۔۔۔۔ موافق (b) موافق ۔۔۔۔ مخالف (c) موافق ۔۔۔۔ موافق

3۔ أيُ ۔۔۔۔۔۔ ہے۔

(a) معرب (b) مبنی (c) دونوں میں سے کوئی نہیں۔

4۔ أظنُّ ۔۔۔۔۔۔۔۔ الكِتَابَ جَدِيْدٌ۔

(a) إنّ (b) أنّ (c) مِنّ

5۔ قال کے بعد ۔۔۔۔۔ کا استعمال ہوتا ہے۔

(a) إنّ (b) أنّ (c) مِنّ

6۔ جَوْعَانُ کی جمع ....

(a) جَوْعَى (b) جَوْعَانونُ (c) جِياع

7۔ فَرِحْتُ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کثیرًا۔

(a) بِكَ b))منكَ (ج) عنكَ

8۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موجودة في الصالة۔

(a) ثَمَانِيَ عَشْرَةَ طَالِبَةً b))ثَمَانِية عَشْرَةَ طَالِبَةً (ج) ثَمَانِيْة عَشْرَ طَالِبَةً

9۔ هل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثوبا يا حامد؟

(a) وجدَتْ (b)وجدْتَ (ج) وجدْتُ

10۔ سِنٌّ کے معنی کیا ہے؟

(a) سال b))دانت (ج) ضعیف

6.12.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ تیرہ(13)سے انیس(19)تک کے عدد کے ساتھ معدود مؤنث کا استعمال کیسے ہوگا مثالوں سے واضح کیجیے۔

2۔ ''إنّ'' اور ''أنّ'' کے استعمال کا طریقہ بتایئے اور ان کے اماکن استعمال کو مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

3۔ درج ذیل جملوں میں فعل کی اسناد واحد مؤنث مخاطب کی طرف کیجیے اور اس پر اعراب لگایئے۔

(1) هل وجدتَ ثوبا يا حامد؟_________ (2) هل زُرتَ متحفا يا خالد؟_________

(3) هل شاركتَ في الاختبار السنوي؟ _________ (4) لماذا ما حضرتَ الكلية؟_________

(5) يا حذيفة هل اتصلتَ بالأستاذ؟_________

4۔ آنے والے جملوں کا ترجمہ کیجیے۔

(1) استمع الطالب للأستاذ (2) طالعت فاطمة اليوم خمسة عشر كتابا

(3) فحص الطبيب المريض (4) بحثتُ على الشبكة عن المقالات العربية

(5) كتب الطالب الدرس في كراسته (6) رأيتُ أحد عشر كوكبًا

(7) إنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا

5۔ آنے والے سوالوں کے جوابات دیجیے۔

(1) أ ذهبتَ إلى المدرسة اليوم ؟ (2) متى رجعت من المدرسة ؟

(3) أيَّ سورةٍ قرأتَ بَعْدَ صلاة الْفجْرِ ؟ (4) أيَّ سورةٍ حفظْتَ هذا الأسبوعِ؟

(5) أ بِالمَاءِ البَارد غَسَلْتَ وجْهَكَ أَمْ بالمَاءِ الْحَارِّ (6) منْ غَسَلَ قَمِيْصَكَ و مِنْدِيْلَكَ؟

6.12.2 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1- عربی میں چند صفات ایسی ہیں جن کے آخر میں " ألف، نون" داخل ہوتا ہے، وہ کون کون سی صفات ہیں اور ان کا قاعدہ کیا ہے؟

2- "أيّ" کون سے حروف میں سے ہے؟ اس کی تفصیل مع امثلہ تحریر کیجیے۔

3- عدد معدود پر مشتمل بیس مثالیں قلم بند کیجیے۔

6.13 مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1- دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم)	ف۔عبد الرحیم
2- جامع الدروس العربية	مصطفى الغلاييني
3- آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
4- النحوالواضح	علی جارم، مصطفى أمين

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

- https://islamhouse.com/ar/books/398778/
- https://archive.org/details/WAQ33751
- http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
- https://archive.org/detials/WAQnawakwlua

اکائی: 7

الدرس السابع

اکائی کے اجزا

7.0 تمہید
7.1 مقصد
7.2 اصل متن
7.3 متن کا ترجمہ
7.4 اصل متن پر مبنی قواعد
7.4.1 فعل ماضی کی أنتُمْ اور نحن ضمائر کی طرف اسناد
7.4.2 رَأَيْتَ+ضمیر منصوب متصل
7.4.3 فعل ماضی کی أنتم، أنتن اور نحن ضمائر کی طرف اسناد
7.4.4 ذو کی صفت کی صورت میں اپنے ماقبل موصوف سے مطابقت
7.4.5 اسما، ضمائر اور افعال کے جمع مذکر کا صیغہ
7.4.6 أَبْشِرْ
7.4.7 ثُلُثٌ ایک تہائی 3/1
7.5 اصل متن پر مبنی مشقیں
7.6 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات
7.7 اکتسابی نتائج
7.8 کلیدی الفاظ
7.9 نمونہ امتحانی سوالات
7.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

7.0 تمہید

اس اکائی میں ہم یہ پڑھیں گے کہ فعل ماضی أنتم، أنتنّ اور نحن ضمائر کے ساتھ کیسے استعمال ہوگا۔ عربی زبان میں ضمائر جو کہ اسم کی جگہ پر استعمال ہوتے ہیں وہ مرفوع بھی ہوتے ہیں اور منصوب یا مجرور بھی۔

ضمائر اگر مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہو تو وہ فعل سے متصل آئیں گے۔ اس کے علاوہ اس اکائی میں ہم پڑھیں گے کہ جملہ اسمیہ کو اگر گذرے ہوئے زمانہ میں استعمال کرنا ہو تو اس کی ایک صورت یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر "کَانَ" کو داخل کیا جاتا ہے۔ "کَانَ" نواسخ جملہ میں سے ہے جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ عربی زبان میں تناسب ظاہر کرنے والے الفاظ کو عدد کسری کہتے ہیں۔

7.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

- فعل ماضی کے صیغے جمع مذکر مخاطب، جمع مؤنث مخاطب اور جمع متکلم کے استعمال سے واقف ہو جائیں گے۔
- فعل کے ساتھ ضمیر منصوب متصل کے استعمال کی کیا صورت ہوگی اس کو جان لیں گے۔
- اس بات سے بھی واقف ہو جائیں گے کہ "کَانَ" کا استعمال کیسے ہوتا ہے۔
- عدد کسری یعنی تہائی، آدھا، سوا، دسواں حصہ، نواں حصہ کی تعبیر کی کیا صورت ہوگی اس کو بھی جان لیں گے۔

7.2 اصل متن

الأب	:	أينَ ذَهَبتُمْ بَعد الدّرسِ يا أبنائي؟
الأبناء	:	ذهبنَا إلى الملعب.
الأب	:	أكُرةَ القدمِ لعبتم أم كرة السَّلَّةِ؟
الأبناء	:	لَعِبْنَا اليومَ كُرةَ القَدمِ. لَعِبْنَا كرةَ السلة في الأسبُوعِ الماضي.
الأب	:	أما ذهبتُمْ إلى المكتبةِ اليومَ؟
الأبناء	:	بلى، ذَهَبْنَا.
الأب	:	ماذا قرأتُم هناك؟
الأبناء	:	قرأْنَا الصحف.
الأب	:	أ سمعتم الأخبار من الإذاعةِ اليوم؟
الأبناء	:	نعم، سَمِعْنَاهَا.
الأب	:	من أيّ إذاعةٍ سمعتُمْ؟
الأبناء	:	سَمِعنَا من ثلاث إذاعات: من إذاعة الرياضِ وإذاعةِ القاهرةِ و إذاعة لندن.

الأب	:	سمعتُ أنَّ بلالًا مريضٌ و أنه في المستشفى، أ صحيح هذا؟
الأبناء	:	نَعَم، هذا صَحيحٌ. شَفَاهُ اللهُ.
الأب	:	آمين، متى دخلَ المستشفى؟
الأبناء	:	دخل قبلَ ثلاثةِ أيام.
الأب	:	أين الكتابُ ذو الغِلافِ الأحمرِ الذي كان في غرفتي؟ أرأيتُمُوْهُ؟
يوسف	:	أنا أخذتهُ البارحَةَ و قرأت نصفَهُ.
الأب	:	و أين المجلةُ التي كانت تحتَ ذاك الكتابِ؟
بلال	:	أ هذه هي؟
الأب	:	لا، المجلة ذاتُ الغلافِ الأصفر.
مروان	:	هي عندِي، أخذتُها اليوم.
(يَرِنُّ الجَرَسُ فيقوم مروانُ ويفْتَحُ الْبَابَ وَتَدْخُلُ أَخَوَاتُهُ)		
البنات	:	السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.
الجميع	:	وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته.
الأب	:	أين ذهبتُنَّ يَا بَناتِي؟
البنات	:	ذهبنَا لزِيارةِ المديرة.
الأب	:	أمشَيْتُنَّ أمْ ذَهَبْتُنَّ بالسيارة؟
البنات	:	مَشَيْنَا لأن بيتها قريبٌ من مدرستنا. هو بينَ المسجدِ والمدرسةِ.
الأب	:	أوجدتُنَّهَا في البيت؟
البنات	:	نعم، وجدناها، جلسنا عندها ثُلُثَ ساعةٍ وخرجنا من بيتها في الساعة الخامسةِ.
الأم	:	أ رأيتُنَّ الْمِكْنَسَةَ يَا بناتُ؟ بحثتُ عنها كثيرا و ما وجدتُها.
سعاد	:	أنا وضعتُها تحتَ السُّلَّم هذا الصباحَ.
مروان	:	يا أمي، أ في الثَّلَّاجَةِ ماءٌ باردٌ؟ نحن عِطَاشٌ.
الأم	:	أبشرْ، فيها ماء باردٌ، و عصيرُ الْبُرْتُقَالِ.

7.3 متن کا ترجمہ

والد	:	اے میرے بچو! تم لوگ سبق کے بعد کہاں گئے تھے؟
بیٹے:	:	ہم لوگ میدان گئے تھے۔
والد	:	تم نے فٹ بال کھیلا یا باسکٹ بال؟

بیٹے	:	آج ہم نے فٹ بال کھیلا، گذشتہ ہفتہ ہم نے باسکٹ بال کھیلا تھا۔
والد	:	کیاآج تم لوگ کتب خانہ نہیں گئے ؟
بیٹے	:	کیوں نہیں، ہم گئے تھے۔
والد	:	وہاں تم نے کیاپڑھا؟
بیٹے	:	ہم نے اخبارپڑھا۔
والد	:	کیاآج تم نے ریڈیو کے ذریعہ خبر سنی ؟
بیٹے	:	ہاں، ہم نے سنا۔
والد	:	کس ریڈیو سے تم نے خبر سنی ؟
بیٹے	:	ہم نے تین ریڈیو: ریاض، قاہرہ اور لندن سے سنا۔
والد	:	میں نے سنا ہے کہ بلال بیمار ہے اور وہ دواخانہ میں ہے، کیا یہ بات صحیح ہے ؟
بیٹے	:	ہاں، یہ صحیح ہے۔ اللہ اسے شفادے۔
والد	:	آمین، وہ اسپتال میں کب داخل ہوا؟
بیٹے	:	وہ تین دن پہلے اسپتال میں داخل ہوا۔
والد	:	لال سرورق والی کتاب کہاں ہے جو میرے کمرے میں تھی ؟ کیا تم نے اسے دیکھا؟
یوسف	:	میں نے گذشتہ رات اسے لیااور آدھی پڑھ لی۔
والد	:	اور اس کتاب کے نیچے جو مجلہ تھا وہ کہاں ہے ؟
بلال	:	کیایہ وہی ہے ؟
والد	:	نہیں، وہ مجلہ پیلے سرورق والا ہے۔
مروان	:	وہ میرے پاس ہے، میں نے آج اسے لیا۔
(گھنٹی بجتی ہے، مروان اٹھتا ہے اور دروازہ کھولتا ہے اور اس کی بہنیں اندر داخل ہوتی ہیں)		
لڑکیاں	:	السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ۔
والد	:	وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ۔
والد	:	اے لڑکیو! تم کہاں گئیں تھیں؟

لڑکیاں	:	ہم صدر معلّمہ سے ملنے گئے تھے۔
والد	:	تم پیدل گئیں تھیں یاگاڑی سے ؟
لڑکیاں	:	ہم پیدل گئے تھے، کیونکہ ان کا گھر ہمارے مدرسہ کے قریب ہے،وہ مسجد اور مدرسہ کے درمیان ہے۔
والد	:	کیاتم نے انہیں گھر میں پایا؟
لڑکیاں	:	ہاں، ہم نے ان سے ملاقات کی اور ان کے پاس ۲۰ منٹ بیٹھے اور پانچ بجے ان کے گھر سے نکلے۔
ماں	:	لڑکیو! کیاتم نے جھاڑو دیکھا؟ میں نے اسے بہت تلاش کیا مگر وہ مجھے نہیں ملی۔
سعاد	:	میں نے اسے آج صبح سیڑھیوں کے نیچے رکھا۔
مروان	:	امی جان! کیافریج میں ٹھنڈا پانی ہے ؟ ہمیں پیاس لگی ہے۔
ماں	:	گھبراؤ نہیں! اس میں ٹھنڈا پانی،اور سنترہ کا رس بھی ہے۔

7.4 اصل متن پر مبنی قواعد

7.4.1 فعل ماضی کی أنتم، أنتن اور نحن ضمائر کی طرف اسناد:

گذشتہ اسباق میں ہم نے فعل ماضی واحد کے صیغوں کی طرف اسناد کی صورت حال کو جانا،اس سبق میں ہم فعل ماضی کو أنتم، أنتنّ اور نحن ضمائر کی طرف اسناد کریں گے۔ چنانچہ

ذَهَبَ + أَنْتُمْ = ذَهَبْتُمْ (تم سب (مرد) گئے)

ذَهَبَ + أنتُنَّ = ذَهَبْتُنّ (تم سب (عورتیں) گئیں)

ذهب + نحن = ذَهَبْنَا (ہم سب مرد/عورت گئے)

اسی طرح

أكل + أنتم = أكلتُمْ (تم سب (مرد) کھائے)

أكل + أنتنّ = أكلتُنّ (تم سب (عورتیں) کھائیں)

أكَل + نَحْنُ = أكَلْنَا (ہم سب کھائے)

7.4.2 رأيت فعل کے ساتھ ضمیر منصوب متصل کا استعمال:

ضمائر کے بارے ہم پڑھ چکے ہیں کہ یہ اسم کی جگہ استعمال ہوتی ہیں۔ ضمائر مرفوع بھی ہوسکتی ہیں اور منصوب یا مجرور بھی۔ فعل کے بعد مفعول اگر ضمیر کی شکل میں ہو تو وہ فعل سے متصل یعنی ملی ہوئی آئے گی۔

جیسے: رَأَيْتُهُ = میں نے اسے دیکھا

رَأَيْتَهُ = تم نے اسے دیکھا

رأيتِهِ = تم (ایک عورت) نے اسے دیکھا

نوٹ: رَأَيْتِهِ میں ہُ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا تاکہ اس کی حرکت پہلے والے لفظ کی حرکت سے میل کھا جائے اور پڑھنے میں کوئی ثقل یا دشواری نہ ہو، کیوں کہ تِهُ کے مقابلہ میں تِهِ پڑھنا آسان ہے، اسے آپ نیچے دی گئی مثالوں سے مزید بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں:

(1) مَدْرَسَتُهُ (اس کا مدرسہ) في مَدْرَسَتِهِ (اس کے مدرسہ میں)

(2) بَيْتُهُ (اس کا گھر) فِيْ بيتِهِ (اس کے گھر میں)

(3) مِنْهُ (اس سے) فِيْهِ (اس میں)

اوپر کی مثالوں سے واضح ہے کہ اگر ضمیر فعل کے واحد صیغوں کے ساتھ ہو تو وہ بلا کسی واسطہ فعل سے متصل ہوگی اور اگر اس کا آخری حرف مکسور ہو تو ضمیر کا اعراب بھی اپنے ما قبل کے مطابق ہوگا۔

اور اگر جمع کے صیغوں میں ضمیر جوڑی جائے تو اس سے پہلے "و" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے:	رَأَيْتُمْ	+	هُ	=	رَأَيْتُمُوْهُ	=	تم سب نے اس کو دیکھا
	قتلتم	+	ه	=	قتلتموه	=	تم سب نے اس کو قتل کر دیا
	وجدتُّمْ	+	ه	=	وجدتُّمُوْهُ	=	تم سب نے اس کو پایا
	أخذتُمْ	+	ه	=	أَخَذْتُمُوْهُ	=	تم سب نے اس کو لے لیا
	سَأَلْتُمْ	+	ه	=	سَأَلْتُمُوْهُ	=	تم سب نے اس سے پوچھا

7.4.3 كان (تھا) اور اس کا استعمال:

جملہ اسمیہ کے بارے میں جیسا ہم پڑھ چکے ہیں کہ وہ دو اجزا پر مشتمل ہوتا ہے: مبتدا اور خبر۔ جیسے: العامل أَمِيْنٌ اس جملہ میں پہلا جز مبتدا اور دوسرا جز خبر ہے، اس جملہ پر کچھ حروف داخل ہوتے ہیں جو اس جملہ کی معنوی اور اعرابی صورت و شکل میں تبدیلی لاتے ہیں۔ ان حروف میں بعض وہ حروف ہیں جو جملہ میں تاکید کے لیے لائے جاتے ہیں۔ جیسے: إنّ اور أنّ، اور بعض حروف کو منفی بنانے کے لیے لایا جاتا ہے جیسے: لَيْسَ، اسی طرح جملہ اسمیہ کو ماضی کے معنی میں تبدیل کرنے کے لیے اس کے شروع میں " كان "کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اس سبق میں ہم کان (وہ تھا) کے عمل اور اس کے آنے سے معنی میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے اس کے بارے میں جانیں گے، اس سے قبل اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ جملہ اسمیہ میں خبر مفرد یعنی ایک لفظ بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے: الجامعة كبيرة (یونیورسٹی بڑی ہے) اس جملہ میں "كبيرة" خبر ہے اور وہ مفرد شکل میں واقع ہوئی ہے۔

اسی طرح جملہ میں خبر کبھی شبہ جملہ (یعنی جار مجرور یا ظرف) کی شکل میں آسکتی ہے۔ جیسے: القلم تحتَ المكتب (قلم ٹیبل کے نیچے ہے) المحفظة فوقَ الكرسي (بیگ کرسی پر ہے) الولد في الصفِّ (لڑکا جماعت میں ہے)

اکائی نمبر دو میں ہم نے " لیس " کے بارے میں تفصیل سے پڑھا تھا، اور یہ جانا تھا کہ " لیس " جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے الولد حاضرٌ سے "ليس الولدُ حاضراً" لیکن اگر خبر شبہ جملہ کی صورت میں ہو تو اس میں کچھ تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔

ٹھیک اسی طرح "کان" بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔

جیسے: العامل أمِيْنٌ سے كان العاملُ أمِيْنًا مزدور امانت دار تھا

اس جملہ میں أمين کو نصب (ـً) "کان" کی خبر ہونے کی وجہ سے آیا ہے۔

لیکن "کان" کی خبر اگر مفرد کی بجائے شبہ جملہ ہو تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جیسے:

1	المدرس في الصف.	استاد کلاس میں ہے۔	كَانَ المدرّسُ في الصف.	استاد کلاس میں تھے۔
2	القلم في الجَيْبِ.	قلم جیب میں ہے۔	كان الْقَلَمُ في الجَيب.	قلم جیب میں تھا۔
3	خديجة في الْمَطْبَخِ.	خدیجہ باورچی خانہ میں ہے۔	كانت خديجة في الْمَطْبَخِ.	خدیجہ باورچی خانہ میں تھی۔
4	الطالبةُ في الْمَكْتَبَةِ.	طالبہ لائبریری میں ہے۔	كانت الطالبة في المكتبةِ.	طالبہ لائبریری میں تھی۔
5	المكتبة العامة أمامه.	پبلک لائبریری اس کے سامنے ہے۔	كانت المكتبة العامة أمامه.	پبلک لائبریری اس کے سامنے تھی۔
6	القلعة فوق الجبل.	قلعہ پہاڑ پر ہے۔	كانت القلعة فوق الجبل.	قلعہ پہاڑ پر تھا۔

7.4.4: ذو کی صفت کی صورت میں اپنے ماقبل موصوف سے مطابقت

عربی زبان میں دو یا دو سے زائد کلمات کے جوڑ کو مرکب کہتے ہیں۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید یا ناقص۔ مرکب ناقص کی ایک قسم مرکب توصیفی ہے۔

یہ دو اسما کا ایک ایسا مرکب ہے جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں: نیک لڑکا اس میں اسم "نیک" نے اسم "لڑکے" کی صفت بیان کی ہے۔ جس اسم کی صفت بیان کی جاتی ہے اسے موصوف کہتے ہیں اور دوسرا اسم جو صفت بیان کرتا ہے اسے صفت کہتے ہیں۔ صفت اپنے موصوف کی عدد میں اعراب میں جنس میں معرفہ یا نکرہ ہونے میں مطابقت کرے گی۔ جیسے: الولد الصالح اس میں الولد موصوف ہے اور چوں کہ وہ مذکر واحد معرفہ اور رفع کی حالت میں ہے لہٰذا اس کی صفت بھی مذکر واحد معرفہ اور رفع کی حالت میں واقع ہوئی ہے۔

"ذو" مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہوتا ہے، ذو چوں کہ مبنی ہے اور کسی قسم کی تبدیلی اس میں نہیں ہوتی اسی لیے بعد والے اسم سے معرفہ یا نکرہ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

جیسے: ذو مال (مال والا) یہ نکرہ ہے

ذو المالِ یہ معرفہ ہے

مندرجہ ذیل مثالوں سے یہ بات اور واضح ہو جاتی ہے:

عندي كتابٌ ذو غلافٍ جميلٍ. میرے پاس ایک خوبصورت سرورق والی کتاب ہے

الكتاب ذو الغلاف الجميل غالٍ. خوبصورت سرورق والی کتاب مہنگی ہے

7.4.5 اسما، ضمائر اور افعال کی جمع مذکر کے صیغوں کو ملانے طریقہ:

جمع مذکر کے صیغے جیسے: كَتَبْتُمْ، كِتَابُهُمْ، هُمْ، كِتَابُكُمْ اور أنتمْ میں میم ساکن ہوتی ہے لیکن اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جس کے شروع میں ہمزۂ وصل ہو تو یہ سکون ملانے کی صورت میں ضمہ سے بدل جائے گا۔

جیسے: وَعَدَكُمْ	وَعَدَكُمُ الله	اللہ نے تم سے وعدہ کیا
كتابُهُمْ	كتابُهُمُ القديمُ	ان کی پرانی کتاب
شَاهَدْتُمْ	هَلْ شَاهَدْتُمُ الْمَتْحَفَ؟	کیا تم نے میوزیم دیکھا؟

7.4.6 أَبْشِرْ کا معنی اور اس کا طریقۂ استعمال

اس سبق میں اس تعبیر کا استعمال کیا گیا ہے جس کا لفظی معنی ہے "خوش ہو جاؤ" لیکن یہ لفظ کسی درخواست یا طلب کے مثبت جواب میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس صورت میں اس کا معنی ہو گا: گھبرایئے نہیں ویسا ہی ہو گا جیسا آپ چاہتے ہیں۔

7.4.7 ثُلُثٌ ایک تہائی 3/1

دوسرے اور چھٹے سبق میں ہم یہ پڑھ چکے ہیں کہ تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو عددِ اصلی کہتے ہیں۔ اس سبق میں تناسب ظاہر کرنے والے الفاظ کا استعمال بتلایا گیا ہے۔ جس کو عدد کسری کہتے ہیں۔

جیسے: ایک تہائی، چوتھائی، آدھا وغیرہ

عدد کسری کی عربی آدھے کے لیے نِصْفٌ ہوتی ہے اور باقی کے لیے عدد اصلی سے فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر بنائی جاتی ہے۔ آنے والے جدول کو اچھی طرح ذہن نشیں کر لیں۔

عدد	عربی	ترجمہ
1/3	ثُلُثٌ/ثُلْثٌ	تہائی

چوتھائی	رُبُعٌ/رُبْعٌ	1/4
پانچواں حصہ	خُمُسٌ/خُمْسٌ	1/5
چھٹا حصہ	سُدُسٌ/سُدْسٌ	1/6
ساتواں حصہ	سُبُعٌ/سُبْعٌ	1/7
آٹھواں حصہ	ثُمُنٌ/ثُمْنٌ	1/8
نواں حصہ	تُسُعٌ/تُسْعٌ	1/9
دسواں حصہ	عُشُرٌ/عُشْرٌ	1/10

7.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

(ا) 7.5.1 آنے والے سوالوں کے جواب دیجیے:

1- أين ذهَبَ الأبناء بعد الدرسِ؟	2- ماذا قرأوا في المكتبة؟
3- من أي إذاعة سَمِعُوا الأخبار؟	4- مَنِ الذِيْ أخَذَ الكتابَ؟
5- مَن الذِيْ أخذ المجلةَ؟	6- أين ذهَبَتِ البناتُ؟
7- كم دقيقةً جلسْنَ عند المديرة؟	8- أين بيت المديرة؟
9- أين وضعتْ سعادُ المِكْنَسَةَ؟	

(ب) 7.5.2 صحیح جملوں کے سامنے (✓) کا اور غلط جملوں کے سامنے (x) کا نشان لگائیے:

1- لعب الأبناء كرة القدم في الأسبوعِ الماضي.	2- دخل بلال المستشفى قبل ثلاثة أيام.
3- سمع الأبناء الأخبارَ من إذاعةِ القاهرةِ وإذاعة الرياضِ وإذاعة لندن.	4- الكتاب غلافه أصفر.
5- بيت المديرة بين المسجد والمدرسة.	6- الأم وَجَدَتِ المكنسة.

(ج) 7.5.3 آنے والے جملوں کے سوالوں کے جواب دیجیے، یہ سوالات متن پر مبنی نہیں ہیں۔

1- متى خَرجتُم مَنِ الفَصْلِ؟	2- أين ذهبتُم بَعد الدرسِ؟
3- من أي إذاعةٍ سَمِعتُمُ الأخبارَ؟	4- أ كرةَ القدم لعبتُم أم كرةَ السلة؟

(د) 7.5.4 آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیے:

1- أ شربتُمُ القهوةَ يا إخوان؟	أ شربتن القهوة يا أَخَوَاتُ؟
2- أ قرأتم هذه المجلة يا رجال؟	....؟

3- أَ فهمتُم الدرسَ الجديدَ يا أبنائِي؟	؟..
4- متى خرجتُم مِنَ المدرسةِ يا أولاد؟	؟..
5- أ سمعتُمُ الأذان يا إخوان؟	؟..
6- أ رأيتم المدرس الجديد يا إخوان؟	؟..

(ہ) 7.5.5 آنے والے ہر جملے کے سامنے فعل کے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کیجیے اوراس کے ذریعہ جملہ مکمل کیجیے:

1- أ .... القرآن اليوم يا أبنائي؟	(قرأتم/ قرأتن)
2- متى .... من مكة يا إِخْوَانِيْ؟	(رجعتم/ رجعتن)
3- أ .... وجومكن بالصابون؟	(غسلتم/ غسلتن)
4- من أي إذاعة.................الأخبار يا بناتي؟	(سمعتم/ سمعتن)
5- من أي بابٍ .... المسجد يا إخواني؟	(دختلم/دخلتن)
6- لم ....النوافذ يا بناتي؟	(فتحتم/ فتحتن)

(و) 7.5.6 مندرجہ ذیل مثالوں کو غور سے پڑھیے، پھر آنے والے جملوں پر (كان) داخل کیجیے۔

1- المدرس في الفصلِ	كان المدرسُ في الفصل قبلَ خمسَ دقائقَ.
2- الطلاب في المكتبةِ	كان الطلاب في المكتبة قبلَ نصفِ سَاعَةٍ.
3- أمي في المطبخ	كانت أمي في المطبخ قبل قليل.
1- المدير في غرفته .... قبل ساعةٍ	
2- الوزير في لندن .... قبل أسبوع	
3- أخي في مكة .... قبل أربعة أيام	
4- الأطباء في المستشفى .... قبل ثُلُثِ ساعةٍ	
5- الطالبات في المكتبة .... قبل قليلٍ	

(ز) 7.5.7 نیچے دی گئیں مثالوں کو پڑھیے اور "ذو" استعمال کرتے ہوئے بعد والے جملے مکمل کیجیے۔

1- أين الكتاب ذو الغلاف الأحمر.	2- لمن ذاك البيت ذو الباب الأخضر؟
3- من ذلك الفتى ذو النظارة؟	4- ذلك الرجل ذو اللحية الطويلة طبيب مشهور من الهند.
5- أين المجلة ذاتُ الصُوَرِ المُلَوَّنَةِ.	
1- من ذلك الولد .... القميص الأحمر؟	
2- ذلك الفتى... الشعر الطويل طالب من إيران.	
3- لمن هذا الدفتر .... الغلاف الجميل؟	
4- ذلك الرجل .... النظارة مديرنا.	

5- من ذلك الرجل .... اللحية القصيرة؟ هو مؤذن مسجدنا.
6- هذه الدراجةُ .... العَجَل الثلاث لابني الصغير.
7- تلك العمارة .... النوافذ الكبيرة مصرف.
8- تلك المساجد .... المنائر العالية جميلة جدًّا.

(ح) 7.5.8 آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے، پھر قوسین میں دیئے گئے الفاظ سے اسی طرح کے جملہ بنائیے۔

1- أ كرةَ القدم لعبتم أم كرةَ السلة؟
2- أ محمدا رأيتَ أم حامدًا؟
3- أ كتاب الفقه أخذتِ أم كتابَ السيرة؟
1- .... (ضربت/ عباس/ محمود)
2- .... (شربت/ عصير البرتقال/ عصير العنب)
3- .... (رأيتم/ سيارة المدير/ سيارة المدرس)
4- .... (قرأتن/ هذه المجلة/ تلك)
5- .... أخذت/ مفتاح البيت/ مفتاح السيارة)

(ط) 7.5.9 آنے والے کلمات کو استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے:

دخل۔ بحث عن۔ الأسبوع الماضي۔ البارحة۔ زيارة۔ ذو۔ نصف۔

(ی) 7.5.10 آنے والی مثالوں کو دیکھیے اور پھر اس کے بعد آنے والے جملوں کے اخیر حرف پر اعراب لگائیے۔

1- أ قرأتم هذا الكتاب؟	أ قرأتمْ القرآن؟	⟵	أ قرأتُمُ الْقرآن؟
2- أ رأيتُمْ حامدًا؟	أ رأيتمْ المدرس؟	⟵	أ رأيتمُ الْمُدرس؟
3- ألكم هذا البيت؟	ألكمْ البيت؟	⟵	أ لكمُ البيت؟
4- خرجت آمنة	خرجتْ البنت	⟵	خَرَجَتِ البنت۔
5- من هذا الولد؟	منْ الولد؟	⟵	مَنِ الولد؟

(ـــْـــ + الْ = الْ... مْ + الْ = مُ + الْ)

1- أكلتم الموز.	2- جلستُمْ في الفصل.	3- دخلتُمُ المسجد.
4- فهمتم الدرس.	5- فهمتُمُ الدَّرس الفقه.	6- سمعتم الأذان.
7- ماذا أكلتم؟	8- أ لكم هذه السيارة؟	9- ألكم الكتب؟
10- من هذا الرجل؟	11- من الفتى؟	12- كَتَبَتِ الطالبة الدرس.
13- أين المديرة ؟ خرجَتِ الآن.		

7.6 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(ا) 7.6.1

1- ذهب الأبناء بعد الدرس إلى الملعب.	2- قرأوْا في المكتبة الصحف.
3- سمِعوا الأخبار من إذاعة الرياض و القاهرة و لندن.	4-يوسف أخذ الكتاب.
5- بلال أخذ المجلة.	6- ذَهَبَتِ البنات إلى بيت المديرة.
7- جلسنَ عند المديرة ثُلُثَ ساعة.	8- بيت المديرة بين المسجد و المدرسة.
9- وضعت سعاد المكنسة تحت السلم.	

(ب) 7.6.2

1- صحیح (✓)   2- صحیح (✓)   3- صحیح (✓)

4- غیر صحیح (x)   5- صحیح (✓)   6- غیر صحیح (x)

(ج) 7.6.3

1- خرجنا من الفصل الساعة الرابعة.	2- ذهبنا بعد الدرس إلى المكتبة.
3- سمعنا الأخبار من إذاعة بي بي سي.	4- لعبنا كرة القدم.

(د) 7.6.4

1- أ شربْتُنَّ القهوة يا أخوات؟	2- أ قرأتُنَّ هذه المجلة يا نساء؟
3- أ فهِمْتُنَّ الدرس الجديد يا بناتي؟	4- متى خرجتُنَّ من المدرسة يا بناتُ؟
5- أ سمعتن الأذان يا أخوات؟	6- أ رأيتن المدرس الجديد يا أخوات؟

(ه) 7.6.5

1- أ قرأتُمُ	2- رجعتُمْ......................	3- أ غسلتُنَّ ....
4- سمعتُنَّ	5- دخلتُمُ	6- فتحتُنَّ ....

(و) 7.6.6

1- كان المدير في غرفته قبل ساعة.	2- كان الوزير في لندن قبل أسبوع.
3- كان أخي في مكة قبل أربعة أيام.	4- كان الأطباء في المستشفى قبل ثُلُث ساعة.
5- كانت الطالبات في المكتبة قبل قليل.	

(ز) 7.6.7

1- ذو   2- ذو   3- ذو   4- ذو   5- ذو   6- ذات

7- ذات   8- ذات

(ح) 7.6.8

1- أعباسا ضربتَ أم محمودا؟	2- أَعصيرالبرتقال شربت أم عصير العنب؟
3- أسيارةَ المديررأيتم أم سيارةَ المدرسِ؟	4- أهذه المجلة قرأتُن أم تلك؟
5- أمفتاح البيت أخذت أم مفتاح السيارة؟	

(ط) 7.6.9

1- دخل المدرس الفصل.	2- بحثت عن كتاب مفيد.
3- زرنا حديقة الحيوانات في الأسبوع الماضي.	4- اشتريت الهاتف البارحة.
5- توثيق زيارة رئيس وزراء الهند إلى تلنغانا في الشهر القادم.	6- الرجل ذو خلق حسن محبوب.
7- قرأت نصف الكتاب.	

(ک) 7.6.10

1- أكلتُمُ الموز	2- لَستُمْ في الفصل	3- دخلتمُ المسجد
4- فهمْتُمُ الدرس	5- فهتُمْ درس الفقه	6- سمتعمُ الأذان
7- ماذا أكلتم۔	8- ألكُمْ هذه السيارة	9- ألكمُ الكتب؟
10- من هذا الرجلُ؟	11- منِ الفتى؟	12- خرجَتِ الأن
13- كَتَبَتِ الطالبة المدرسَ		

7.7 اکتسابی نتائج

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہمیں حسب ذیل امور معلوم ہوئے:

- فعل ماضی کی اسناد ''أنتم، أنتن'' اور ''نحن'' ضمائر کی طرف۔
- ضمیر منصوب متصل کا استعمال۔
- جملہ اسمیہ کو ماضی کے معنی پر دلالت کرنے کے لیے جملہ کے ابتدا میں '' کَانَ'' داخل کیا جاتا ہے۔
- ''كَانَ'' نواسخ جملہ میں سے ہے جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔
- عربی زبان میں تناسب ظاہر کرنے والے الفاظ کو فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر لایا جاتا ہے، البتہ آدھے کے لیے '' نصف'' کا استعمال ہوتا ہے۔

7.8 کلیدی الفاظ

مِكْنَسَةٌ (ج) مكانسُ	:	جھاڑو	نظّارة (ج) نظارات	:	عینک

صورة (ج) صور	:	تصویر	صابون	:	صابون
عصير	:	رَس	كرة القدم	:	فٹ بال
مشى (ض)	:	چلنا	وجد (ض)	:	پانا
سُلَّم (ح) سلالم	:	سیڑھی	عَجَلَةٌ (ج) عَجَلٌ	:	گاڑی
إذَاعَةٌ (ج) إذاعات	:	ریڈیو	البَارِحَةُ	:	گذشتہ رات
كُرَةُ السَّلَّةِ	:	باسکٹ بال	أَخَذَ (ن)	:	لینا
مَنَارَةٌ (ج) منائر	:	مینار	لِحْيَةٌ (ج) لُحىً	:	داڑھی
عَالٍ (مؤنث) عَالِيَةٌ	:	بلند	مُلَوَّنٌ	:	رنگین
وَضَعَ (ف)	:	رکھنا	شوك (ج) أشواك	:	کانٹا
وَرَقٌ (ج) أوراق	:	پتہ			

7.9 نمونہ امتحانی سوالات

7.9.1 معروضی سوالات

1۔ ذهب + نحن = ...

(a) ذَهَبْنَ (b) ذَهَبْنَا (c) ذَهَبْنَهن

2۔ ضمیر منصوب متصل فعل.......................ہوتا ہے۔

(a) کے پہلے (b) کے بعد (c) کے پہلے اور کے بعد

3۔ کان اپنے اسم کو..............اور خبر کو............دیتا ہے۔

(a) رفع.......................نصب (b) نصب.................رفع (c) رفع.......................جر

4۔ أ .... القرآن اليوم يا أبنائي؟

(a) قرأتم (b) قرأتن (c) قرأن

5۔ من أي قناة .... الأخباريا بناتي!

(a) يسمعن (b) تسمعين (c) تسمعن

6۔ كان الناس.......................

(a) حاضرون (b) حاضرين (c) حاضراً

7- سُلَّمٌ کا معنی........................

(a)مسلم بات (b)سیڑھی (c)اسلام قبول کرنے والا۔

8- كَانَ.......................في الصف۔

(a)المدرّسُ (b)الطبيب (c)الطباخ

9- اشرب اللبن لأن ربعه لي ربعه لك و....................... الباقي لزبير۔

(a)النصف (b)الثلث (c)الربع

10- کسی چیز کو تین برابر حصہ میں تقسیم کیا جائے تو ان کے ہر حصہ کو..................کہتے ہیں۔

(a)النصف (b)الثلث (c)الربع

7.9.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ ذَهَبَ ، نَصَرَ اورسَمِعَ کو أنتم، أَنْتُنّ اور نَحْنُ کی ضمیروں کی طرف اسناد کریں اور ترجمہ کریں۔

2۔درج ذیل جملوں میں افعال کو مؤنث کے صیغوں میں تبدیل کریں اور ان کا ترجمہ کریں۔

1- أ فهمتم الدرس الجديد يا أبنائي 2- أ رأيتم المدرس الجديد يا إخوان

3- متى ذهبتم إلى المدرسة يا أولادُ

3۔خالی جگہوں کو قوسین میں دیے گئے مناسب فعل سے پُر کریں۔

1- من أي قناة ....الأخباريا بناتي (تسمعن، يسمعون)

2- متى ....من مكة يا أخواتي (رجعتم ، رجعتن)

3- أ مَا.......................إلى المكتبة اليوم يا أولادُ (ذهبتم ، ذهبتنّ)

4۔کان اور اس کے صیغوں کے ذریعہ خالی جگہوں کو پر کریں اور ترجمہ کریں۔

1- ....الطالبات في المكتبة قبل قليل 2- ....الوزير في لندن قبل أسبوع

3- ....الرجل صادقا 4- ....المدينة جميلةً

5- ....الناس ورقا لا شوك فيه، فصاروا شوكا لا ورق فيه۔

5۔دیے گئے کلمات کا ترجمہ کریں اور جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

ثُلُث - ثُمُنٌ - سُدُسٌ - رُبُعٌ

7.9.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1۔"کان" کے استعمال پر مفصل نوٹ مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

2۔ فعل ماضی کی ضمائر کی طرف اسناد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بالتفصیل قلم بند کیجیے۔

3۔لفظ"ذو" کے معنی اور استعمال کے بارے میں مفصل نوٹ لکھیے۔

7.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1- دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصه دوم)	ف۔عبد الرحیم
2- جامع الدروس العربية	مصطفى غلايينى
3- آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
4- النحوالواضح	على جارم، مصطفى أمين

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

- https://islamhouse.com/ar/books/398778
- https://archive.org/details/WAQ3375
- http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts
- https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

اکائی۔8

الدرس الثامن

اکائی کے اجزا

8.0 تمہید

8.1 مقصد

8.2 فعل ماضی کی گردان

8.3 فعل ماضی میں ضمیر متصل

8.4 اصل متن پر مبنی مشقیں

8.5 درج ذیل جملوں پر غور کیجیے

8.6 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

8.7 اکتسابی نتائج

8.8 کلیدی الفاظ

8.9 نمونہ امتحانی سوالات

8.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

8.0 تمہید

عربی میں ضمائر کے استعمال میں نہ صرف غائب، مخاطب اور متکلم کا فرق ملحوظ رکھا جاتا ہے بلکہ جنس اور عدد کی بھی تفریق ہوتی ہے، پھر عدد کے لیے واحد اور جمع کے علاوہ تثنیہ کے لیے بھی علاحدہ ضمیریں ہوتی ہیں۔ اس طرح عربی میں ضمائر کی کل تعداد ۱۴ (چودہ) ہے، اور فعل کے صیغوں کی تعداد بھی ۱۴ (چودہ) ہے۔

کسی زبان میں ضمیروں کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی گردان کہتے ہیں، عربی میں اسے فعل کی تصریف کہتے ہیں جب کہ انگریزی میں اسے Conjugation کا نام دیا گیا ہے۔ عربی زبان میں فعل کے کل چودہ صیغے ہوتے ہیں جن میں ۳ مذکر غائب (واحد، تثنیہ، جمع)، ۳ مؤنث غائب (واحد، تثنیہ، جمع)، ۳ مذکر حاضر (واحد، تثنیہ، جمع)، ۳ مؤنث حاضر (واحد، تثنیہ جمع) ۲ متکلم (مذکر، مؤنث) کے صیغے ہوتے ہیں۔

عربی زبان کی منجملہ خاصیتوں میں سے ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس میں تثنیہ کے لیے ایک الگ صیغہ اور لفظ متعین ہے۔ پھر چاہے وہ اسم ہو یا ضمیر ہو یا فعل۔ اسم کے تثنیہ بنانے کے لیے حالت رفعی میں کلمے کے آخر میں "ان" (الف اور نون) کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: وَلَدٌ سے وَلَدَانِ، بنتٌ سے بِنْتَانِ۔ حالت نصبی و جری میں " ینِ " (یاء اور نون) ما قبل کے فتحہ کے ساتھ اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے ولدَیْنِ، بِنْتَیْنِ وغیرہ۔

ضمیر میں مذکر مؤنث غائب کے لیے "هُما" ضمیر استعمال کی جاتی ہے جب کہ مخاطب میں "أَنْتُمَا " ضمیر کا استعمال تثنیہ کے لیے ہوتا ہے۔ فعل ماضی میں مذکر اور مؤنث تثنیہ کے صیغہ بنانے کے لیے فعل کے آخر میں الف کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: "كَتَبَا" (ان دو مردوں نے لکھا)، "كَتَبَتَا" (ان دو عورتوں نے لکھا)۔ مخاطب میں تثنیہ بنانے کے لیے فعل کے آخر میں "تُمَا" کا اضافہ کیا جاتا ہے اور عین کلمے کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: "كَتَبْتُمَا" (تم دو مردوں نے لکھا)، "كَتَبْتُمَا" (تم دو عورتوں نے لکھا)۔

8.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

- اکائی نمبر ۴ تا ۸ میں ذکر کیے گئے فعل ماضی کے مختلف صیغوں سے اچھی طرح واقف ہو جائیں گے۔
- فعل ماضی کے گردانوں کی مشق کریں گے۔
- ضمیر متصل کے ساتھ فعل ماضی کے مختلف صیغوں کا استعمال کس طرح ہوتا ہے اس طریقے کو جان لیں گے۔

8.2 فعل ماضی کی گردان کا نقشہ

8.2.1 فعل ماضی کی تعریف

علمائے نحو نے فعل ماضی کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے: ''مَا دَلّ عَلَى حُدَوْثِ فِعْلٍ قَبْلَ زَمَنِ التَّكَلُّمِ،نَحْو: كَتَبَ، جَاءَ، مَضَى، دَعَا، وَقَفَ، مَدّ، زَلْزَلَ'' یعنی: فعل ماضی وہ فعل ہے جو تکلم یا گفتگو کے زمانے سے پہلے والے زمانے میں کسی کام کے ہونے کو بتلائے، جیسے: کتب(اس ایک مرد نے لکھا)، جاء(وہ ایک مرد آیا)، مضی(وہ ایک مرد گزرا)، دعا(اس ایک مرد نے پکارا)، وقف(وہ ایک مرد کھڑا ہوا)، مدّ(اس ایک مرد نے کھینچا)، زلزل(وہ ایک مرد متزلزل ہوا)۔

❖ فعل ماضی کی علامتیں:

فعل ماضی کی کچھ علامتیں ہیں جن کے ذریعہ سے اس کی پہچان ہوتی ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ فعل ماضی پر تائے متحرکہ داخل ہوتی ہے جو اس کا فاعل ہوتی ہے جیسے: قرأتُ الدرسَ (میں نے سبق پڑھا)، قرأتَ الدرسَ (تم ایک مرد نے سبق پڑھا)، قرأتِ الدرسَ (تم ایک عورت نے سبق پڑھا)۔ اسی طرح اللہ تعالی کا ارشاد: ﴿وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَاالْقِتَالَ لَوْلاَ أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيْبٍ﴾ {النساء: ۷۷} ترجمہ: اے ہمارے رب تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا؟ کیوں ہمیں تھوڑی سی زندگی اور نہ جینے دی؟

اس آیت مبارکہ میں ''كتبتَ'' اور ''أَخَّرْتَ'' یہ دونوں فعل ماضی کے صیغے ہیں اور علامت ان دونوں صیغوں کی تائے متحرکہ ہے۔

۲۔ فعل ماضی پر تائے تانیث آتی ہے جو ساکن ہوتی ہے یہ بھی اس کی علامت ہے۔ جیسے: ''نَجَحَتْ دَانِيَةُ فِي الإمتحان ''(دانیہ امتحان میں کامیاب ہوگئی)، اسی طرح اللہ تعالی کا قول: ﴿ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ﴾ {التحریم:۱۲}۔ ترجمہ: اور عمران کی بیٹی مریمؑ کی جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے روح پھونک دی، اور اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی۔

اس آیت میں جو افعال مذکور ہیں وہ یہ ہیں: ''أَحْصَنَتْ''، ''صَدَّقَتْ''، اور ''كَانَتْ'' اور یہ تینوں افعال ماضی پر دلالت کر رہے ہیں کیوں کہ ان میں علامت ماضی میں سے تائے تانیث پائی جارہی ہے۔

نوٹ: فعل ماضی کبھی مستقبل پر دلالت کرتا ہے جب کہ وہ دعا کے لیے ادا کیا گیا ہو، جیسے: غَفَرَ اللہُ لَكَ (اللہ آپ کی مغفرت فرمائے)، شَفَاكَ اللہُ (اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے)

معلومات کی جانچ:

۱۔ فعل ماضی کی تعریف عربی میں لکھیے اور اس کا ترجمہ کیجیے۔

۲۔ درج ذیل جملوں میں فعل ماضی کو متعین کیجیے اور ان کا صیغہ بتلائیے:

1۔ خَطَبَ الرَّجُلُ عَلَى الْمِنْبَرِ.

2۔ ذَهَبَ الرَّجُلُ إِلَى السُّوْقِ.

3۔ أَكَلَ الْوَلَدُ التُّفَّاحَ.

4۔ اِزْدَحَمَتِ الشَّوَارِعُ بِسَبَبِ حَادِثَةِ الْمُرُوْرِ.

۳۔ فعل ماضی مستقبل کے معنی میں کس صورت میں استعمال ہوتا ہے؟

8.2.2 فعل ماضی کی گردان کا نقشہ

ہم یہاں پر مختلف صیغوں سے فعل ماضی پر مشتمل گردان کا نقشہ پیش کر رہے ہیں، ان گردانوں کو ہمیں اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ ہم نے اگرچہ اب تک تثنیہ کے صیغوں کو نہیں پڑھا ہے لیکن پھر بھی یہاں پر ہم فعل ماضی کے مکمل ۱۴ صیغے لکھ رہے ہیں تاکہ ہمیں یاد کرنے میں آسانی ہو جائے۔ عربی زبان میں فعل کی تصریف جملہ ۱۴ صیغوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جن میں ابتدائی تین صیغے مذکر غائب (واحد، تثنیہ اور جمع)، اس کے بعد تین صیغے مؤنث غائب (واحد، تثنیہ اور جمع)، اس کے بعد تین صیغے مذکر حاضر (واحد، تثنیہ اور جمع)، اس کے بعد بعد تین صیغے مؤنث حاضر (واحد، تثنیہ اور جمع) اور آخری دو صیغے متکلم (واحد، جمع مذکر مؤنث) کے ہوتے ہیں۔ پہلے اور دوسرے نقشے میں فاعل کو بطور اسم ظاہر اور ضمیر کو فعل سے مقدم ذکر کیا گیا ہے تاکہ صیغوں کی نشاندہی میں آسانی ہو سکے، جب کہ تیسرا نقشہ صرف افعال کی تصریف پر مشتمل ہے، چوں کہ ہم کو کتابوں میں اسی تیسرے نقشے کے مطابق گردانیں ملتی ہیں اسی لیے اس کی مشق زیادہ کرائی جا رہی ہے اور ایک سے زائد افعال کے ساتھ ان ۱۴ صیغوں کی مشق کرائی جا رہی ہے۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	حامد ذَهَبَ حامد گیا	حَامِدٌ وَعَلِيٌّ ذَهَبَا حامد اور علی گئے	حامدٌ و عليٌّ و هاشمٌ ذَهَبُوْا حامد، علی اور ہاشم گئے
	مؤنث	آمنة ذَهَبَتْ آمنہ گئی	آمنةُ وَفَاطِمَةُ ذَهَبَتَا آمنہ اور فاطمہ گئیں	آمنةُ، ومَرْيَمُ و زينب ذَهَبْنَ آمنہ، مریم اور زینب گئیں
مخاطب	مذکر	أنت ذَهَبْتَ تو گیا	أَنْتُمَا ذَهَبْتُمَا تم دو مرد گئے	أنتم ذَهَبْتُمْ تم گئے
	مؤنث	أَنْتِ ذهبتِ تو گئی	أَنْتُمَا ذَهَبْتُمَا تم دو عورتیں گئیں	أَنْتُنّ ذَهَبْتُنَّ تم سب گئیں
متکلم	مذکر مؤنث	أَنَا ذَهَبْتُ میں گیا	....	نحن ذهبنا ہم گئے

ضمیر کے اعتبار سے فعل ماضی کی تصریف کا نقشہ:

	واحد	تثنیہ	جمع

غائب	مذکر	(هُوَ)خرجَ وہ نکلا	(هُمَا) خَرَجَا وہ دونوں نکلے	(هُمْ) خَرَجُوْا وہ سب نکلے
	مؤنث	(هِيَ) خَرَجَتْ وہ نکلی	هُمَا خَرَجَتَا وہ دونوں نکلیں	(هُنَّ) خَرَجْنَ وہ سب نکلیں
مخاطب	مذکر	(أَنْتَ) خَرَجْتَ تو نکلا	(أَنْتُمَا)خَرَجْتُمَا تم دونوں نکلے	(أَنْتُمْ) خَرَجْتُمْ تم سب نکلے
	مؤنث	(أنتِ) خَرَجْتِ تو نکلی	(أنتما) خَرَجْتُمَا تم دونوں نکلیں	(أَنْتُنّ)خَرَجْتُنَّ تم سب نکلیں
متکلم	مذکر مؤنث	(أنا) خَرَجْتُ میں نکلا	....	)نَحْنُ) خَرَجْنَا ہم سب نکلے

ضمیر کے پوشیدہ ہونے کے اعتبار سے فعل ماضی کی تصریف (نصر):

غائب	واحد مذکر	نصر	اس ایک مرد نے مدد کی
	تثنیہ مذکر	نَصَرَا	ان دو مردوں نے مدد کی
	جمع مذکر	نصروا	ان سب مردوں نے مدد کی
	واحد مؤنث	نَصَرَتْ	اس ایک عورت نے مدد کی
	تثنیہ مؤنث	نصَرَتَا	ان دو عورتوں نے مدد کی
	جمع مؤنث	نَصرْنَ	ان سب عورتوں نے مدد کی
حاضر	واحد مذکر	نصَرْتَ	تم ایک مرد نے مدد کی
	تثنیہ مذکر	نصَرْتُمَا	تم دو مردوں نے مدد کی
	جمع مذکر	نصَرْتُمْ	تم سب مردوں نے مدد کی
	واحد مؤنث	نصَرْتِ	تم ایک عورت نے مدد کی
	تثنیہ مؤنث	نَصَرْتُمَا	تم دو عورتوں نے مدد کی
	جمع مؤنث	نصرتُنَّ	تم سب عورتوں نے مدد کی
	واحد (مذکر و مؤنث)	نصَرْتُ	میں نے مدد کی (مرد و عورت)

متکلم	جمع متکلم	نَصَرْنَا	ہم نے مدد کی (مرد وعورت)

ضمیر کے پوشیدہ ہونے کے اعتبار سے فعل ماضی کی تصریف (أَكَلَ):

غائب	واحد مذکر	أَكَلَ	اس ایک مرد نے کھایا
	تثنیہ مذکر	أكلاَ	ان دو مردوں نے کھایا
	جمع مذکر	أَكَلُوْا	ان سب مردوں نے کھایا
	واحد مؤنث	أَكَلَتْ	اس ایک عورت نے کھایا
	تثنیہ مؤنث	أَكَلَتَا	ان دو عورتوں نے کھایا
	جمع مؤنث	أَكَلْنَ	ان سب عورتوں نے کھایا
حاضر	واحد مذکر	أَكَلْتَ	تم ایک مرد نے کھایا
	تثنیہ مذکر	أَكَلْتُمَا	تم دو مردوں نے کھایا
	جمع مذکر	أَكَلْتُمْ	تم سب مردوں نے کھایا
	واحد مؤنث	أَكَلْتِ	تم ایک عورت نے کھایا
	تثنیہ مؤنث	أَكَلْتُمَا	تم دو عورتوں نے کھایا
	جمع مؤنث	أَكَلْتُنَّ	تم سب عورتوں نے کھایا
متکلم	واحد (مذکر، مؤنث)	أَكَلْتُ	بیلنے کھایا (مرد وعورت)
	جمع (مذکر، مؤنث)	أَكَلْنَا	ہم نے کھایا (مرد وعورت)

فعل ماضی کی تصریف (سَمِعَ):

غائب	واحد مذکر	سَمِعَ	اس ایک مرد نے سنا
	تثنیہ مذکر	سَمِعَا	ان دو مردوں نے سنا
	جمع مذکر	سَمِعُوْا	ان سب مردوں نے سنا
	واحد مؤنث	سَمِعَتْ	اس ایک عورت نے سنا
	تثنیہ مؤنث	سَمِعَتَا	ان دو عورتوں نے سنا
	جمع مؤنث	سَمِعْنَ	ان سب عورتوں نے سنا
	واحد مذکر	سَمِعْتَ	تم ایک مرد نے سُنا

حاضر	تثنیہ مذکر	سَمِعْتُمَا	تم دو مردوں نے سنا
	جمع مذکر	سَمِعْتُمْ	تم سب مردوں نے سنا
	واحد مؤنث	سَمِعْتِ	تم ایک عورت نے سنا
	تثنیہ مؤنث	سَمِعْتُمَا	تم دو عورتوں نے سنا
	جمع مؤنث	سَمِعْتُنَّ	تم سب عورتوں نے سنا
متکلم	واحد (مذکر، مؤنث)	سَمِعْتُ	میں نے سنا (مرد و عورت)
	جمع (مذکر، مؤنث)	سَمِعْنَا	ہم نے سنا (مرد و عورت)

8.3 فعل ماضی میں ضمیر متصل

التاء للفاعل جیسے کہ : ذَهَبْتَ ـ ذهبْتِ ـ ذَهَبْتُ ـ ذَهَبْتُم ـ ذَهَبْتُنَّ ـ

الواو للجماعة جیسے کہ :ذَهَبُوْا

النون للنسوة جیسے کہ :ذَهَبْنَ

نا لجمع المتكلم جیسے کہ :ذَهَبْنَا

ا: الاثنين أو الاثنتين جیسے کہ ذَهبَا

معلومات کی جانچ:

ا۔درج ذیل جملوں کا ترجمہ کیجیے اور اس میں وارد فعل ماضی کے صیغوں کی تعیین کیجیے:

1ـ أَخَذْنَا دَرْسًا عَنْ حَيَاةِ أَدِيْبٍ عَرَبِيٍّ۔

2ـ فكرتُ في أن أقرأ كتابا في التاريخ۔

3ـ ذهبن إلى الجامعة للاختبارات۔

4ـ وَضَعَتِ البنت الخاتم في الدولابِ۔

5ـ كتب الطالبُ الدرس۔

6ـ المعلمون شَرَحُوْا المنهج بطريقة وافية۔

۲۔آنے والے افعال میں وارد ضمیروں اور صیغوں کو بیان کریں جیسا کہ پہلی دو مثالوں میں بیان کیا گیا ہے:

فعل	اسم ضمیر	فعل	اسم ضمیر
رحلتُ	متکلم	نَصَرَا	تثنیہ غائب
درستُمْ		قَرَأْنَ	

لَعِبْتَا		رَكِبْتُنَّ	
حَرَثُوْا		نَجَحْتُمَا	
كَتَبْنَا		أفْتَحُ	
مَرِضْتَ		شَرِبْتِ	
سألْتُنّ		جَلَسْنَ	
حَفِظَ		نَظَرَا	
دخلَتَا		سَمِعْتُمْ	
فَهِمتُ		شَرَحْنَا	

۳۔ قوسین میں دیے گئے افعال ماضی سے مناسب فعل اختیار کیجیے اور خالی جگہوں کو مکمل کیجیے:

(أَكَلَ- فَتَحَ-لَعِبَ- ذهب-قرأ)

1.........خالد الدرس ثم......... كرة القدم

2......................محمد الباب

3....................... التلاميذ حديقة الحيوان

4......................... حامد طعاما لذيذا

۴۔ درج ذیل کلمات کو ان کی قسم کے اعتبار سے مناسب خانے میں رکھیے:

دَرَسَ دَارِسٌ مدرسة خَرَجَ فَهِمْتُمْ لَعِبْتُنّ ملعبٌ مكتبة كَتَبَ دَفَعَ

الأفعال	الأسماء

۵۔ مناسب فعل ماضی کے ذریعہ جملے کو مکمل کیجیے:

1- أحمد............... بالكرة

2- أحمد ومحمد............... بالكرة

3- زينب .... بالكرة

4- زينب ومريم............... بالكرة

5ـ طلاب الصف السابع............... بالكرة
6ـ طالبات الصف السابع ....بالكرة
7ـ أنا............... بالكرة
8ـ نحن .... بالكرة

٦ـآنے والے افعال کی اسناد مخاطب ضمیر کی طرف کس طرح ہو گی؟

أنت	أنتِ	أنتما	أنتم	أنتنّ
سرَقتَ				
			جلستُمْ	
		ضربتُمَا		

٧ـ درج ذیل جملوں کو مثال کے مطابق مکمل کیجیے اور دیکھیے کہ گزشتہ ہفتہ کس نے کیا کام کیا؟

1ـ (نظّف، أنا)= نَظَّفْتُ سيارتي يو مَ الأحد۔
2ـ(طبخ ـنحن) = ...طعاما لذيذا يوم الأحد۔
3ـ(خَيَّطَ- هي) = ...الستائر يوم الإثنين۔
4ـ (لعب- هم)= ....الكركت يوم الأربعاء۔
5ـ(رسم- أنتم)= ....لوحةً يوم الجمعة۔
6ـ (ذهب- من)= ....إلى الحديقة يوم الخميس۔

8ـ درج ذیل اقتباس کو پڑھیے اور اس میں وارد ہونے والے افعال ماضیہ کی نشاندہی کیجیے:

يُحكى أَنَّ حَمَامَتَيْنِ جَمِيْلَتَيْنِ قَرَّرَتاَ السَّفَرَ وَالِابْتِعَادَ عَنِ الْغَدِيْرِ الَّذِيْ عَاشَتَا إِلَى جَانِبِهِ طَوِيْلًا بِسَبَبِ شُحِّ الماء فِيْهِ، فَحَزِنَتْ صَدِيقَتُهُمَا السُّلَحْفَاةُ، وَطَلَبَتْ مِنْهُمَا أَنْ تَأْخُذَا مَعَهُمَا، فَأَجَابَتْهَا الْحَمَّامَتَانِ بِأَنَّهَالَا تَسْتَطِيْعُ الطَّيْرَانَ، بَكَتِ السُّلَحْفَاةُ كَثِيْرًا وَتَوَسَّلَتْ إِلَيْهِمَا بِأَنْ تَجِدَا طَرِيْقَةً لِنَقْلِهَا مَعَهُمَا۔ وَفِعْلًا قَرَّرَتِ الْحَمَامَتَانِ أَنْ تَحْمِلَاهَا بِوَاسِطَةِ عُوْدٍ مِّنَ الشَّجَرَةِ۔

8.4 تمارین

8.4.1(أ) خالی جگہوں کو "ذهب" فعل کی مناسب ضمیروں کی طرف اسناد کرتے ہوئے پر کیجیے۔

1) أين الطلاب الجدد؟............إلى المدير ۔
2) نحن.........إلى الملعب ۔
3) أين..............بعد الدرس يا إخواني ؟
4) أ..............إلى السوق اليوم يا أبي ؟
5) أنا ما ....إلى المكتبة اليوم ۔
6) أمي ....إلى المستشفى ۔

7) أ ....لزيارة خالتِكُنَّ يا بناتي ؟

8) ....أخي إلى المطار ۔

9) أخواتي .... إلى الكلية ۔

10) أ ....إلى المدرسة يا عائشة ؟

(ب)8.4.2 خالی جگہوں کو مناسب فعل ماضی کے ذریعہ پر کیجیے۔

1) أ ....الأذان يا محمد؟

2) نحن........كرة السلة اليوم.

3) أ...........قمصاني ومناديلي يا أمي؟

4)........... المدرس الدرس على السبورة.

5) أنا............باب الفصل ، وحامد وهشام وبلال......النوافذ.

6) أ ....الدرس الجديد جيداً يا بنات؟

7) زميلاتي ....من الفصل بعد الدرس.

8) أ.........القرآن بعد صلاة الفجر يا أبنائي؟

9) أخي ....سورة الرحمٰن.

10) أنا............عن قلمي ولكني ما وجدته.

11) من.........هذه الحية ؟

12) أ ....القهوة يا مريم ؟

13) زملائي ....الموزوأنا......العنب.

14).............. فاطمة بنتها بالعصا.

8.4.3 آنے والے صیغوں پر غور کریں،اور پھر دئے گئے افعال کا فاعل متعین کیجیے۔

ذَهَبَ	(ذهب= فعل+ضَمِيْر مُسْتَتِرٌ=فاعل)
ذَهَبُوْا	(ذهب=فعل +وْ= فاعل)
ذَهَبَتْ	(ذهب=فعل +تْ=علامة التأنيث+ضميرمستَتِر=فاعل)
ذَهَبْنَ	(ذهب=فعل+نَ=فاعل)
ذَهَبْتَ	(ذهب=فعل+تَ=فاعل)
ذَهَبْتُمْ	(ذهب=فعل+تُ=فاعل+مْ=علامةُ الجَمْع)
ذَهَبْتِ	(ذهب=فعل+تِ=فاعل)
ذَهَبْتُنَّ	(ذهب=فعل+تُ=فاعل+نَّ=علامةُ الجَمْع)
ذَهَبْتُ	(ذهب=فعل+تُ=فاعل)
ذَهَبْنَا	(ذهب=فعل+نَا=فاعل)

مندرجہ افعال کے فاعل کی تعیین کریں:

خَرَجْتُ - جَلَسْنَا - سَمِعْتِ - شَرِبْتُنّ - دَخَلُوْا - حَفِظْنَ - أَكَلْتُمْ - فَتَحَ - فَهِمْتُنَّ- كَتَبْتَ - غَسَلَتْ - لَعِبُوْا - دَخَلَ - ضَرَبَتْ ۔

8.5 درج ذیل جملوں پر غور کریں

1) أين حامدٌ ؟ خَرَجَ (خرج=فعل ـ الفاعلُ ضميرمستتر)

2) أين آمنةُ ؟ خَرَجَتْ

(خرج=فعل+تْ=علامةالتأنيث ـ الفاعل ضمير مستتر)

8.6 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

8.6.1(أ)

1) ذهب

2) ذَهَبْنَا

3) ذهَبْتُمْ

4) ذَهَبْتَ

5) ذهَبْتُ

6) ذَهَبَتْ

7) ذهبْتُنَّ

8) ذهبَ

9) ذَهَبْنَ

10) ذَهَبْتِ

8.6.2(ب)

1) سَمِعْتَ

2) فهِمْتُنّ

3) لعِبْنَا

4) خَرَجْنَ

5) غَسَلْتِ

6) قَرَأْتُمْ

7) كَتَبَ

8) حَفِظَ

9) فتحتُ ، فَتَحُوْا

10) بَحَثْتُ

11) قَتَلَ

12) شَرِبْتِ

13) أكلوا، أكلتُ

14) ضَرَبَتْ

8.7 اکتسابی نتائج

- اس اکائی میں ہم نے فعل ماضی کے مختلف صیغے جو پچھلے اسباق میں متفرق طور پر مذکور تھے ان تمام کی مشق کی اور ہم نے یہ جانا کہ فعل ماضی میں جو متصل ضمائر ہوتے ہیں ان میں سے "ت" ذَهَبْتَ، ذهبْتِ، ذهبْتُ، ذهَبْتُم، ذهبْتُنَّ ان پانچ صیغوں میں ہوتی ہیں۔
- واو ایک صیغہ میں جیسے: ”ذهبُوا“ ”نون“ ایک صیغے میں جیسے: ذهَبْنَ، اور ”نا“ ایک صیغے جیسے: ”ذهَبْنَا “میں آتا ہے۔
- جب کہ خَرَجَ میں فاعل پوشیدہ ضمیر ہے یعنی ”هُوَ“ اسی طرح خَرَجَتْ میں بھی فاعل پوشیدہ ضمیر ہے یعنی ”هِيَ“ ،تاء ساکن کو مؤنث کی علامت کے طور پر لایا گیا ہے۔

- فعل ماضی میں مذکر اور مؤنث تثنیہ کے صیغہ بنانے کے لیے فعل کے آخر میں الف کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: ''کَتَبَا'' (ان دو مردوں نے لکھا)، ''کَتَبَتَا'' (ان دو عورتوں نے لکھا)۔ مخاطب میں تثنیہ بنانے کے لیے فعل کے آخر میں ''تُمَا'' کا اضافہ کیا جاتا ہے اور عین کلمے کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: ''کَتَبْتُمَا'' (تم دو مردوں نے لکھا)، ''کَتَبْتُمَا'' (تم دو عورتوں نے لکھا)۔

8.8 کلیدی الفاظ

خطب (ن)	خطبہ دینا
ازدحم۔يزدحِمُ (افتعال)	ازدحام ہونا/ بھیڑ بھاڑ ہونا
شارِعٌ ج شوارِع	سڑک
حادثَةُ المُرُوْرِ	سڑک حادثہ
أديبٌ عربيٌ	عربی ادیب
الخاتَمُ	انگھوٹی
الدُّوْلَابُ	الماری
رَحلَ يرْحَلُ(ف)	جانا/ سفر کرنا
حَرَثَ(ن، ض)	کھیتی کرنا
حديقَةُ الحَيْوَانِ	زو/ چڑیا گھر
دَارِسٌ	پڑھنے والا/ طالب علم
يُحْكٰى(فعل مضارع مجهول)	بیان کیا جاتا ہے
حَمَامة ج حمائم (مذکر و مؤنث دونوں کے لیے)	کبوتر
قرّرَ يُقَرّرُ (تفعيل)	فیصلہ کرنا
الغَدِيْرُ	کنڈ/ چھوٹا تالاب
شُحُّ الماء	پانی کا کم ہو جانا
السُلَحْفَاةُ ج سَلَاحِفُ	کچھوا
حزِنَ (س)	غمگیں ہونا
تَوَسَّلَ إِلَى (تفعل)	منت سماجت کرنا

حَمَلَ (ض)	اٹھانا
الحَيَّة(ج) الحَيَّاتُ و حَيَوَاتٌ	سانپ
قَتَلَ (ن)	قتل کرنا

8.9 نمونہ امتحانی سوالات

8.9.1 معروضی سوالات

1۔هو --------------

(a)ذهب (b) ذهبتُ (c) ذهبتْ

2۔الى أين ------------ خالد؟

(a)ذهب (b) ذهبتُ (c) ذهبتْ

3۔متى ---------- من المكتبة يا أحمد؟

(a)رجعتَ (b) رجعتِ (c) رجعتُ

4-----------۔ فاطمة و هندة و عائشة الماء۔

(a)شرب (b) شربتْ (c) شربن

5۔حامد وهشام وبلال......النوافذ ۔

(a)فتح (b) فتحا (c) فتحوا

6۔ فعل ماضی میں جو متصل ضمائر ہوتے ہیں ان میں سے ''ت'' .... صیغوں میں ہوتی ہے۔

(a)تین (b)چار (c)پانچ

7۔أ ....إلى المدرسة يا عائشة ؟

(a)ذهبتْ (b)ذهبتَ (c) ذهبتِ

8۔..........فاطمة بنتها بالعصا۔

(a)ضربتْ (b) ضربتَ (c) ضربتِ

9۔أ ....الدرس الجديد جيداً يا بنات ؟

(a)حفظتم (b) حفظتن (c) حفظن

10۔أصدقائي -------------- من الجامعة۔

(a) خرجتم (b) خرجوا (c) خرجن

8.9.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔خالی جگہوں میں '' ذهب'' فعل کو اس کی مناسب ضمیروں کے ساتھ لکھ کر مکمل کیجیے۔

1) .... أخي إلى المطار 2) أمي............................ إلى المستشفى

3) أينَ .... بعد الدرس يا أخواني
4) أنا .... إلى الجامعة في الساعة الثامنة مبكّرا
5) أنتُمْ .... إلى المكتبة المركزيةِ
6) أنتُنَّ .... إلى السوق لشراء الأدوات المنزلية
7) البناتُ............................ إلى المستشفى۔
8) هل أنتَ............................ إلى المدرسة أمس؟
9) الطلاب .... إلى مكتب المدير۔
10) الأمهات .... إلى المُنَزَّهِ مع أولادِهنَّ۔

2۔خالی جگہوں کو مناسب فعل ماضی سے پُر کیجیے۔

1) أ ....قمصاني و مناديلي يا أخي؟
2) نحن ....كرة السلة اليوم
3) زملائي ....الموز و أنا....................العنب
4) ....التلميذُ الدرسَ بخط جميل۔
5) ....الله العسل شفاءً للناسِ۔
6) ....أحمد كتابا جميلا۔
7) ....اللصّ الحقيبةَ۔
8) ....المدرس الكتابَ۔
9) التلميذات....................إلى المدرسة بالحافلة۔
10) ....حسينٌ من السفر بعد خمسة أشهرٍ۔

3۔مندرجہ ذیل افعال میں فاعل کی علامت کی تعیین کیجیے۔

فعل	فاعل کی علامت
ذَهَبَ	
ذهبْن	
ذهبْتُمْ	
ذهبتن	
ذهبنا	
ذهبتُما	
ذهبتما (للمؤنث المخاطب)	
ذهبتِ	
ذهبتَ	
ذَهَبَا	

4۔ فعل نصر کو مذکورہ علامات(التاء، الواو، النون ، نا)کے ساتھ مکمل کیجیے۔

یا

فعل"دَخَلَ" کی مکمل گردان معنی کے ساتھ لکھیے۔

5۔اس سبق میں بتائے گئے طریقے پر"سَمِعَ"،"فَتَحَ"اور"خَرَجَ" افعال کی گردان معنی کے ساتھ لکھیے۔

8.9.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

۱۔ فعل ماضی معروف کی گردان: ”کتب“ ،”بلغ“ سے معنی کے ساتھ لکھیے۔

۲۔ فعل ماضی کی گردان کا نقشہ بنائیے۔

۳۔اس سبق کا مکمل خلاصہ مع امثلہ تحریر کیجیے۔

یا

۴۔درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیے، ترجمہ کیجیے اوراس میں وارد فعل ماضی کے صیغوں کی نشاندہی کیجیے:

1) حرصوا على العلم ، و بلغوْا منزلة رفِيْعَة۔

2) هذان المُعَلِّمَانِ نَشَرَا أعلام الهدى في قريتنا۔

3) المجتهدون نالوا الجائزة۔

4) فهم الطالب الدرس۔

5) المسافرات طلبن حقائبهنّ۔

6) وقفتُ في الصلاة خاشعا۔

7) ﴿إِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ﴾(طه: 69)

8) العمّال عملوا بجدّ۔

9)﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ﴾(التحريم: 12)

10) المعلمون شَرَحُوْا المنهج بطريقة وافية۔

8.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

-1	دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصه دوم)	ف۔عبد الرحيم
-2	جامع الدروس العربية	مصطفى الغلاييني
-3	آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
-4	النحوالواضح	علي الجارم، مصطفى أمين
-5	النحو العربي بين أحكام ومعانٍ	الدكتور محمد فاضل السامرائي
-6	النحو الوظيفي	الدكتور عاطف فضل محمد

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1.https://islamhouse.com/ar/books/398778/

2.https://archive.org/details/WAQ33751

3.http://quranacademy.com/SnapshotView/Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)

4.https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

5.https://ia800104.us.archive.org/20/items/FP144627/01_144627.pdf

اکائی۔9

الدرس التاسع

اکائی کے اجزا

9.0 تمہید
9.1 مقصد
9.2 اصل متن
9.3 متن کا ترجمہ
9.4 اصل متن پر مبنی قواعد
9.4.1 جمع مؤنث سالم
9.4.2 اسلوبِ تعجب
9.4.3 منادیٰ کا اعراب
9.4.4 کَمْ (کتنا)
9.4.5 اسم موصول
9.4.6 ہمزۂ استفہام
9.4.7 عدد کا استعمال بطور صفت
9.4.8 الفاظ کی تقدیم وتاخیر
9.5 اصل متن پر مبنی مشقیں
9.6 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات
9.7 اکتسابی نتائج
9.8 کلیدی الفاظ
9.9 نمونہ امتحانی سوالات
9.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

9.0 تمہید

پچھلے اکائیوں میں ہم نے فعل ماضی کو مختلف ضمائر کے ساتھ استعمال کرنا سیکھا اور اس پر مشق بھی کی، اس اکائی میں ہم عربی زبان کے ان ضروری قواعد کا احاطہ کریں گے جن کی ضرورت روزمرہ کی زندگی میں اکثر وبیشتر پیش آتی ہے۔ جیسے: جمع کا استعمال، تعجب کے صیغوں کا استعمال، عدد کو بطور صفت کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اور کلام میں تاکید پیدا کرنے کے لیے تقدیم وتاخیر کی صورتیں کیا ہو سکتی ہیں وغیرہ۔

9.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

- عربی زبان میں جمع کی اہم قسم؛ جمع سالم کو جانیں گے اور بطور خاص جمع مؤنث سالم کا اعراب حالتِ نصبی میں کیا ہوگا اس سے واقفیت حاصل کریں گے۔
- عربی زبان میں تعجب کے مفہوم کو کس طرح ادا کیا جاتا ہے اور جملے کی بناوٹ کس طرح ہوتی ہے اس کو جانیں گے اور اس کی مشق کریں گے اور یہ بھی جانیں گے کہ منادیٰ مضاف واقع ہو تو اس کے اعراب میں کیا تبدیلی واقع ہوگی۔
- دو جملوں کو جوڑنے کے لیے اسم موصول کا طریقۂ استعمال کیا ہوگا وہ سیکھیں گے۔

9.2 اصل متن

دَخَل المدرِّسُ الفصلَ و وَجَدَ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ طَالِبًا فَقَطْ، فَقَالَ لَهم: أينَ الطلّابُ الجددُ الخَمْسَةُ الّذينَ جَاؤوْا أَمس؟ قال عبدُ اللهِ: حَضَرُوْا الْيومَ وخرجُوا قَبْلَ قَليلٍ. أظُنُّ أنّهم ذهَبُوا إلى المُدير.

رجعَ الطُّلّابُ الْخَمْسَةُ بَعْدَ قَلِيْلٍ، فَقَال لهُمُ المُدرِّسُ: أَإِلَى المُديرِ ذهبْتُم يَا أَبنَائِيْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. ذَهَبْنَا إليْهِ لأنّنا ما وَجَدْنَا أسمائَنَا فِي الْقَائِمَةِ.

جَلَسَ المُدرّسُ و قَالَ: أَقَرَأْتُمْ درسَ الْأَمسِ يَا أَبْنَائي؟ قالَ الطُّلّابُ: نَعمْ. قَرَأْنَاهُ وكَتَبْنَاهُ وحَفِظْنَاه. قال المدرِّس: أفَهِمْتُمُوْهُ؟ قالوا: نَعَم. فَهِمْناهُ جَيِّدًا. مَا أَسَهَلَ هذَا الدرسَ!

قال عبدُ الرحمن: أنا مَا فهِمتُ فيه ثلاثَ كلماتٍ. قالَ المدرِّسُ: مَا هِيَ؟ قال عبدُ الرحمان: قرأنا فِي الدّرسِ هذهِ الْجُملةَ: ((عَادَ جدِّيْ من الخُرْطُومِ)). فما معنى هذِهِ الكلِمَاتِ الثَّلَاثِ؟ قال المدرِّسُ: (عَادَ) معناها (رَجَعَ) و(الجَدُّ) معناها (أبُو الأبِ و أبُو الأمّ). و(الخُرْطُوْمُ) (عاصِمَةُ السُّودَانِ). أفهِمتَ؟ قال عبدُ الرحمانِ: الآنْ فهمتُ.

ثم فَتَحَ المدرِّسُ كِتَابَهُ وقَرَأَ درْسًا جديدًا: ((خَلَقَ اللهُ الشَّمْسَ والْقَمَرَ و النُّجُوْمَ والأرْضَ والبِحَارَ وخَلَقَ كُلَّ شيءٍ. وخَلَقَ الإنسانَ من طِيْنٍ...)) ثمَّ قَامَ و كَتَبَ هذا الدرسَ علَى السَّبُّوْرَةِ.

رَفَعَ محمَّدٌ يدَه و قال: ما معنى (اَلطِّيْنُ) يا أستاذُ؟ قال المدرسُ: الطِّيْنُ معناه (التُّرَابُ الْمُخْتَلِطُ بِالْمَاء) وَرَفَع فَيْصلٌ يدَهُ وقال لَه المدرّسُ: أعندك سؤالٌ يا فيْصلُ؟ قال فيصلٌ: نعمْ. عندي سؤالٌ. آلبِحَارُ جمعُ البَحْرِ؟ قال المدرِّسُ: نَعَمْ. هو كَذَلك. قامَ الحَسَنُ وقال: ما جَمْعُ (السَّمَاءِ) يا أستاذُ؟ قال المدرّسُ: جَمْعُها (سَماواتٌ).

ثُمَّ سَألَ المدرسُ الطلَّابَ عِدَّةَ أسئِلَةٍ:

المدرس	:	مَنْ خَلَقَك يا إبراهيمُ؟
إبراهيم	:	خَلَقَنِيَ اللّٰهُ.
المدرس	:	من خَلَقَكم يا أبنائي؟
الجميع	:	خَلَقَنَا اللّٰهُ.
المدرس	:	من خَلَقَنِيْ يا عباسُ؟
عباس	:	خَلَقَك اللّٰهُ.
المدرس	:	من خَلَقَ الشَّمْسَ يا عبدَ اللّٰهِ؟
عبدالله	:	خلقها الله.
المدرس	:	من خَلَق القمرَ يا عبدَ الرحمانِ؟
عبدالرحمان	:	خلقهُ الله.
المدرس	:	ومن خلق النُّجُومَ يا أحمدُ؟
أحمد	:	خلقها اللّٰهُ.
يعقوب	:	يا أستاذ! عندى سؤال لَيْسَتْ لَهُ عَلاقةٌ بالدرس.
المدرس	:	ما هو؟
يعقوب	:	قرأتُ في كتابٍ أنَّ النُّجُومَ أبْعَدُ من الشمس. أصحيحٌ هذا؟
المدرس	:	نعم. هذا صحيحٌ... مِمَّ خَلَقَ اللّٰهُ الإنسانَ يا عثمانُ؟
عثمان	:	خلق اللّٰهُ الإنسانَ من طِينٍ.
المدرس	:	أحْسَنْتَ يا عثمانُ!... ومِمَّ خلقَ اللّٰهُ الجَانَّ يا أبا بَكرٍ؟
أبو بكر	:	خلق اللّٰهُ الجَانَّ من نَار.
المدرس	:	كيف عرفته ذلك يا أبابكر؟
أبو بكر	:	عرفتُ ذلك من القُرآنِ الكَرِيْمِ. فجاء في سُورةِ الأَعْرَافِ أنّ إبْلِيسَ قال لِلّٰهِ: ﴿أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ، خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَارٍ وخَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ﴾
المدرس	:	أحسَنْتَ يا أبا بكرٍ... كم سماءً خلق اللّٰهُ يا عبدَاللّٰهِ؟
عبد الله	:	خلق الله سبعَ سَماواتٍ.

المدرس	:	وفي كَمْ يومٍ خلق اللهُ السمَاواتِ والأرضَ يا عبدَ الرَّحمانِ؟
عبدالرحمان	:	خلق اللهُ السماواتِ والأرضَ في سِتَّةِ أيَّامٍ.
المدرس	:	هذا صحيحٌ. قال اللهُ تَعَالى في كثيرٍ من الآياتِ إِنَّهُ خلق سبعَ سَماوَاتٍ. فقال في سورةِ الطَّلَاقِ: ﴿اللهُ الذي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ﴾، وكذلك قال في كثيرٍ من الآياتِ إنهُ خلقَ السَّماوَاتِ والأرضَ فِي سِتَّهِ أيامٍ. فقال في سورةِ الحَديدِ: ﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ والأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ﴾ في هذه اللّحظَةِ رَنَّ الجَرَسُ و خَرَجَ المدرسُ من الفصلِ.

9.3 متن کا ترجمہ

استاد جماعت میں داخل ہوئے اوراس میں صرف پندرہ طلبہ کو پایا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے کہا: وہ پانچ نئے طلبہ کہاں ہیں جو گذشتہ کل آئے تھے ؟عبداللہ نے کہا: وہ آج آئے تھے اور کچھ دیر پہلے نکل گئے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ پرنسپل صاحب کے پاس گئے ہوں گے۔

کچھ دیر بعد پانچوں طالب علم واپس لوٹے، تو استاد نے ان سے کہا: بچو! کیا تم سب پرنسپل صاحب کے پاس گئے تھے ؟انہوں نے کہا: جی ہاں! ہم ان کے پاس گئے تھے کیونکہ ہم نے لسٹ میں اپنے ناموں کو نہیں پایا تھا۔

استاد بیٹھ گئے اور کہا: بچو! کیا تم نے گذشتہ کل کا سبق پڑھ لیا؟ طلبہ نے کہا: جی ہاں! ہم نے اسے پڑھ لیا، لکھ لیا اور اسے یاد بھی کر لیا۔ استاد نے کہا: کیا تم نے اسے سمجھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ہم نے اسے اچھی طرح سمجھ لیا، کتنا آسان ہے یہ سبق!

عبدالرحمان نے کہا: میں نے اس میں تین کلمات کو نہیں سمجھا۔ استاد نے کہا: وہ کیا ہیں؟ عبدالرحمان نے کہا: ہم نے سبق میں یہ جملہ پڑھا (عاد جدّي من الخرطوم) ان تینوں کلمات کے کیا معنی ہیں؟ استاد نے کہا: (عاد) کے معنی ہیں: لوٹنا اور ''جدّ'' کے معنی ہیں: دادا یا نانا اور ''خرطوم'' سوڈان کا دارالحکومت ہے۔ کیا تم سمجھ گئے؟ عبدالرحمان نے کہا: اب میں سمجھ گیا۔

پھر استاد نے اپنی کتاب کھولی اور نیا سبق پڑھا: (اللہ نے سورج، چاند، ستارے، زمین وآسمان کو پیدا کیا اور ہر چیز کو پیدا کیا، اور انسان کو مٹی سے پیدا کیا) پھر استاد اٹھے اور اس سبق کو بورڈ پر لکھا۔

محمد نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور کہا: استاد! ''طین'' کے کیا معنی ہے؟ استاد نے کہا: طین کے معنی ہے (پانی ملی ہوئی مٹی) اور فیصل نے اپنا ہاتھ اٹھایا، تو استاد نے اس سے کہا: فیصل کیا تمہارے پاس کوئی سوال ہے؟ فیصل نے کہا: جی ہاں! میرا سوال یہ ہے کہ کیا بحار، بحرؔ کی جمع ہے؟ استاد نے کہا: ہاں! ایسا ہی ہے۔ حسن کھڑا ہوا اور کہا: استاد ''سماء'' کی جمع کیا ہے؟ استاد نے کہا: اس کی جمع سماوات ہے۔

پھر استاد نے طلبہ سے چند سوالات کیے:

استاد	:	ابرہیم! تمہیں کس نے پیدا کیا؟

ابراہیم	:	مجھے اللہ نے پیدا کیا۔
استاد	:	بچو! تم سب کو کس نے پیدا کیا؟
تمام (طلبہ)	:	ہم کو اللہ نے پیدا کیا۔
استاد	:	عباس! مجھے کس نے پیدا کیا؟
عباس	:	آپ کو اللہ نے پیدا کیا۔
استاد	:	عبداللہ! سورج کو کس نے پیدا کیا؟
عبداللہ	:	اس کو اللہ نے پیدا کیا۔
استاد	:	عبدالرحمان چاند کو کس نے پیدا کیا؟
عبدالرحمان	:	اس کو اللہ نے پیدا کیا۔
استاد	:	احمد! ستاروں کو کس نے پیدا کیا؟
احمد	:	ان کو اللہ نے پیدا کیا۔
یعقوب	:	استاد! میرا ایک سوال ہے جس کا سبق سے تعلق نہیں ہے۔
استاد	:	وہ کیا ہے؟
یعقوب	:	میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ ستارے سورج سے بہت دور ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟
استاد	:	ہاں! یہ صحیح ہے... عثمان! اللہ نے انسان کو کس چیز سے پیدا کیا؟
عثمان	:	اللہ نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔
استاد	:	شاباش عثمان، ابو بکر! اللہ نے جنات کو کس چیز سے پیدا کیا؟
ابو بکر	:	اللہ نے جنات کو آگ سے پیدا کیا۔
استاد	:	ابو بکر! تمھیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟
ابو بکر	:	مجھے یہ بات قرآن کریم سے معلوم ہوئی۔ کیونکہ سورہ اعراف میں ابلیس نے اللہ سے کہا: ''میں اُن (آدم علیہ السلام) سے بہتر ہوں' تونے مجھے آگ سے پیدا کیا اور انہیں مٹی سے پیدا کیا''
استاد	:	شاباش ابو بکر... عبداللہ! اللہ نے کتنے آسمان پیدا کیے۔
عبداللہ	:	اللہ نے سات آسمان پیدا کیے۔
استاد	:	عبدالرحمان! کتنے دن میں اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا؟

عبدالرحمان	:	اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پیدا کیا۔
استاد	:	یہ بات صحیح ہے، اللہ تعالیٰ نے بہت سی آیتوں میں فرمایا کہ اس نے سات آسمان پیدا کیے۔ چنانچہ سورۃ الطلاق میں فرمایا ''اللہ کی ذات وہ ہے کہ جس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا'' اس طرح بہت سی آیتوں میں فرمایا ''وہی ذات ہے جس نے آسمان اور زمینوں کو چھ دن میں پیدا کیا'' اسی اثنا میں گھنٹی بجی اور استاد جماعت سے نکل گئے۔

9.4 اصل متن پر مبنی قواعد

9.4.1 جمع موٴنث سالم

اکثر زبانوں میں تعداد کے لحاظ سے اسم کی دو ہی قسمیں ہوتی ہیں، ایک کے لیے واحد یا مفرد، اور دو یا دو سے زیادہ کے لیے جمع۔ لیکن عربی میں جمع تین سے شروع ہوتی ہے، اور دو کے لیے الگ اسم اور فعل کے علاحدہ صیغے استعمال ہوتے ہیں، اس دو کے صیغے کو تثنیہ یا مثنیٰ کہتے ہیں۔

اس طرح عربی میں عدد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں: (1) واحد (2) تثنیہ (3)جمع

❖ واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ:

کسی اسم کو خواہ مذکر ہو یا موٴنث تثنیہ بنانے کے لیے ایک ہی قاعدہ ہے، اگر اسم واحد ہو اور حالتِ رفعی میں ہو تو اس کے آخری حرف پر زبر لگا کر اس کے آگے الف اور نون مکسورہ کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جیسے:

مسلمٌ سے مُسْلِمَانِ مسلمةٌ سے مُسْلِمَتانِ

جب کہ حالتِ نصبی اور جری دونوں میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر لگا کر اس کے آگے '' ي''اور ''ن''کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جیسے:

مسلمٌ سے مُسلمَينِ مُسلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَيْنِ

جمع کے اقسام: جمع کی دو قسمیں ہیں: (1)جمع سالم (2)جمع مکسر

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے اور اس کے اخیر میں '' واؤنون'' یا''ي'' ''ن'' کا اضافہ کر دیا جائے۔ جیسے:

عالمُوْنَ۔ مُسلِمُوْنَ(حالتِ رفعی میں) عالمِيْنَ۔ مُسلِمِينَ (حالت نصبی و جری میں)

جمع سالم دو قسموں پر مشتمل ہوتا ہے:　(1) جمع مذکر سالم　(2) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم اسم کے اخیر میں ''واو اور نون'' یا ''یا اور نون'' کا اضافہ کر کے بنایا جاتا ہے۔

❖ جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ:

جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جو مفرد مؤنث کے آگے '' الف'' اور '' ت'' بڑھا کر بنائی جاتی ہے۔

جیسے: مُسلِمَةٌ　سے　مُسلِمَاتٌ　　عالِمَةٌ　سے　عالِمَاتٌ

✓ جمع مؤنث سالم کا اعراب:

پچھلے اکائیوں میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ نصب کی ایک علامت فتحہ ہے یعنی جو کلمہ حالتِ نصب میں ہو اس پر فتحہ آتا ہے۔ جیسے:

إنَّ العَامِلَ أمينٌ.(بے شک مزدور امانت دار ہے)　　ضربتُ زيدًا.(میں نے زید کو مارا)

جمع مؤنث سالم کے اعراب کے سلسلے میں اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ حالتِ نصبی اور جری میں اس پر ظاہری اعراب جاری نہیں ہوگا، بلکہ اس کے اخیر میں دو زیر یا ایک زیر آئے گا۔ جیسے:

رأيتُ الأبناءَ والبناتِ.　(میں نے بیٹے اور بیٹیاں دیکھا)

لعلَّ الفتياتِ مُجْتَهِدَاتٌ.　(شاید کہ لڑکیاں محنتی ہیں)

خَلَقَ اللهُ السماواتِ والأرضَ.　(اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا)

الخيلُ تجرُّ العَجَلَاتِ.　(گھوڑے پہیوں کو کھینچ رہے ہیں)

قرأتُ الكتبَ والصحفَ والمجلاتِ　(میں نے کتابیں اخبارات اور میگزین پڑھا)

ان تمام مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ جمع مؤنث سالم ہیں اور حالتِ نصبی میں ہیں لیکن ان پر نصب کی ظاہری علامت فتحہ نہیں ہے۔

9.4.2 اسلوبِ تعجب

یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ جب بے موسم بارش دیکھتا ہے یا کسی کنوئیں کو دیکھتا ہے جو اچانک خشک ہو جائے یا کوئی نئی گاڑی کسی ظاہری سبب کے بغیر رک جائے تو ایسے موقع پر فطری طور پر اسے تعجب ہوتا ہے اور ایسی صورت حال میں وہ جو کلمات ادا کرتا ہے اسے کلمات تعجب کہتے ہیں۔

عربی زبان میں بھی اس طرح کی تعبیرات پائی جاتی ہیں جن کو فعل تعجب کے ذریعہ ادا کیا جاتا ہے۔

فعل تعجب کے دو صیغے ہوتے ہیں:　(1) ما أفْعَلَ　(2) أفْعِلْ بِهِ

مثلاً اگر ہمیں یہ کہنا ہو کہ یہ کار کتنی خوبصورت ہے، اس معنی کو ہم عربی زبان میں اس طرح ادا کریں گے۔

ما أجْمَلَ هذهِ السّيارةَ

یہ واضح رہے کہ جس چیز کے بارے میں تعجب کا اظہار کیا جارہا ہے وہ اس طرح کے جملوں میں مفعول ہونے کی بناپر منصوب ہو گا، مزید مثالیں دی جارہی ہیں جس سے آپ ان باتوں کو مزید وضاحت سے سمجھ سکیں گے۔

مَا أَجْمَلَ الوَردَة النَّاضِرَةَ!	(کھلاہوا پھول کتنا خوبصورت ہے!)
مَا أسْهَلَ هذا الدرسَ!	(یہ سبق کتنا آسان ہے!)
مَا أوْضح الحقَ!	(حق کتنا ہی واضح ہے!)
مَا أطْوَلَ ليلةَ الشتاء!	(سردی کی رات کتنی ہی لمبی ہے!)

9.4.3 مُنادیٰ کا اعراب

ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لیے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں، عربی زبان میں انہیں الفاظ کو حروفِ ندا کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں۔ جیسے:

اے لڑکے اس میں 'اے' حرفِ ندا ہے اور 'لڑکے' منادیٰ ہے۔

عربی میں زیادہ تر "یا" حرفِ ندا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

منادیٰ کے اعراب کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(1) منادیٰ مفرد لفظ ہو جیسے: زیدٌ . رجُلٌ

اس پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو اسے حالتِ رفعی میں ہی رکھتا ہے لیکن تنوین کو ختم کر دیتا ہے۔ جیسے:

یا رَجُلُ (اے آدمی) یا خالِدُ (اے خالد)

(2) دوسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ الف لام کے ساتھ آئے یعنی معرف باللام ہو۔ جیسے: الرَّجُلُ المرأةُ

ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مذکر کے ساتھ " أيُّها" اور مؤنث کے ساتھ " أيَّتُهَا" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

یا أیها الرجل ! یا أیتها المرأة!

(3) تیسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ مضاف، مضاف الیہ ہو۔ جیسے:

عبدُ اللهِ۔عبدالرحمانِ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مضاف کو نصب دیتا ہے۔ جیسے:

(1)یا عبدَ الرّحمان (اے عبدالرحمان)

(2)یا أختَ محمدٍ (اے محمد کی بہن!)

(3)یا ربَّ الكَعْبَةِ (اے کعبہ کے رب)

(4) یا ابنَ أخي (اے میرے بھتیجے)

9.4.4: کَمْ(کتنا) یہ دو معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے: (1) استفہامیہ (2)خبریہ

کَمْ اگر استفہامیہ ہو تو اس کی تمیز مفرد منصوب ہوگی۔ جیسے:

کَمْ سُوْرَةً حَفِظْتَ؟ (تونے کتنی سورتیں یاد کی؟)

کَمْ كِتابًا قرأتَ؟ (تونے کتنی کتابیں پڑھی؟)

لیکن اگر کَمْ پر حرف جر داخل ہو جائے تو کَمْ کی تمیز مجرور و منصوب دونوں طریقے سے پڑھی جاسکتی ہے۔ جیسے:

بکم ریالًا/ ریالٍ هذا؟ (یہ کتنے ریال کا ہے؟)

في کم یومًا/ یومٍ تعلمتَ هذهِ اللغة (تونے کتنے دنوں میں یہ زبان سیکھی؟)

نوٹ: کَمْ کی تمیز کو حرفِ جر آنے کی بنا پر مجرور پڑھنے کو علمائے نحو نے ضعیف قرار دیا ہے، نصب ہر حالت میں اولیٰ ہے۔

9.4.5: اسم موصول:

اسم موصول وہ اسم مبہم ہے جو اپنے مدلول کی تعیین میں ہمیشہ ایک جملہ کا محتاج ہوتا ہے جو اس کے معنی کی وضاحت کرتا ہے اور یہ بعد میں آنے والا جملہ اس کا صلہ کہلاتا ہے۔

اس کے بعد والے جملہ میں ایک ضمیر ہوگی جو اسم موصول کی طرف لوٹے گی۔

اسم موصول مذکر کے لیے الذي ہے

اسم موصول مؤنث کے لیے التي ہے

واحد مذکر کی مثال:

الوَلدُ الذي خَرَجَ من مكتب المدير طالبٌ جديدٌ جو لڑکا پرنسپل صاحب کے آفس سے نکلا وہ نیا طالب علم ہے

جمع مذکر کی مثال:

الأولاد الذين خرجوا من مكتب المدير طلابٌ جُدُدٌ   وہ لڑکے جو پرنسپل صاحب کے آفس سے نکلے وہ نئے طلبہ ہیں

واحد مؤنث کی مثال:

البنت التي خَرجَتْ من مكتب المدير طالبةٌ جَديدَةٌ   وہ لڑکی جو پرنسپل کے دفتر سے نکلی وہ ایک نئی طالبہ ہے

جمع مؤنث کی مثال:

البنات اللاتي خرجْنَ من مكتب المدير طالباتٌ جُدُدٌ   وہ لڑکیاں جو پرنسپل کے دفتر سے نکلیں وہ نئی طالبات ہیں

9.4.6: ہمزۂ استفہام کے بعد الف لام آئے تو اس کے ملانے کی صورت:

ہم پڑھ چکے ہیں کہ جملہ خبریہ کو استفہامیہ بنانے کے لیے اس کے شروع میں ہمزۂ استفہام کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

هذا طالبٌ   سے   أ هذا طالِبٌ؟

ہمزہ استفہام کے بعد اگر الف لام آجائے تو اس کو مد کے ساتھ آل پڑھا جائے گا۔ جیسے:

المدرسُ قال لك؟ سے   آلمدرسُ قال لك؟   (کیا استاد نے تم سے کہا)

أَللّٰهُ أمرك بهذا   سے   آللّٰهُ أمرك بهذا   (کیا اللہ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے)

﴿آللّٰهُ خَيْرٌ أمَّا يُشْرِكُوْن﴾   (کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہرا رہے ہیں)

9.4.7: عدد کا استعمال بطور صفت

پچھلے اکائیوں میں ہم نے پڑھا تھا کہ عدد معدود میں عدد پہلے آتا ہے اور معدود اس کے بعد، اور ہم نے یہ بھی پڑھا تھا کہ تین سے دس تک کی تمییز اپنے عدد کی مخالف ہو گی۔ جیسے:

ثلاثةُ رِجَالٍ (تین مرد)   ثلاثُ نِسْوَةٍ (تین عورتیں)

لیکن عدد بسا اوقات بطور صفت استعمال ہوتا ہے اس صورت میں عدد معدود کے بعد آئیگا۔ جیسے:

الطلابُ الجُدُدُ الخمسَةُ (پانچ نئے طلبہ)   الصِّحاحُ الستةُ (چھ صحیح کتابیں)

الطالباتُ الخمسُ (پانچ طالبات)   الرجال العَشَرةُ (دس مرد)

9.4.8 الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ذریعہ کلام میں تاکید پیدا کرنا

ہر زبان میں جملہ کے لیے الفاظ کا ایک متعین مقام ہوتا ہے لیکن کبھی ان الفاظ کو اپنے مقام سے ہٹا کر تقدیم اور تاخیر کی شکل میں کسی غرض اور مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

أإلى الجامعة ذهَبْتَ؟ کیا تم یونیورسٹی گئے تھے؟

اس جملہ میں "إلى الجامعة "کو کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے فعل پر مقدم کیا گیا ہے۔

ایک اور مثال ملاحظہ کریں:

رأيتُ حامدًا میں نے حامد کو دیکھا (بغیر تاکید کے)

حامدًا رأيتُ حامد ہی کو میں نے دیکھا (تاکید کے ساتھ)

دوسرے جملے کا استعمال اس وقت کیا جائے گا جب کہ مخاطب اس میں شک کرے یا انکار کرے۔

9.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

9.5.1: آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

(1)كم طالبا وجد المدرس في الفصل؟ (2) لِمَ ذهب الطلاب الجدد إلى المدير؟

(3)من خَلَقَنا؟ (4) من خلقَ القَمَرَ؟ (5) من خلق الشمسَ؟

(6)من خلق النجومَ؟ (7)مِمّ خلقَ اللهُ الإنسانَ؟ (8)ممّ خلقَ اللهُ الجانَّ؟

(9)كمْ سَمَاءً خلقَ الله؟ (10)في كم يومٍ خلق اللهُ السَماواتِ والأرض؟

9.5.2: آنے والی عبارت کو پڑھیے اور سوالات کے جوابات دیجیے۔

﴿أنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خلَقْتَنِيْ مِنْ نارٍوخَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ﴾

1۔مَن قالَ هذا؟ 2۔ولِمن؟ 3۔مِنْ أيِ سورةٍ هذه الآية؟

9.5.3: درست جملوں کے سامنے (✓) کا اور غلط جملوں کے سامنے (×) کا نشان لگائیے۔

(1)الطلاب الجدد خمسة عشر.

(2) عبدالرحيم ما فهم معنى ثلاث كلمات.

(3)سأل فيصل المدرس: ما جمع السماء؟

(4) كتب المدرس على السبّورة.

9.5.4: درج ذیل کلمات کے معانی کیا ہیں؟

(1)الطين...... (2)عاد...... (3)الجد......

9.5.5: مثال پڑھیے اور مندرجہ ذیل کلمات کو اسی طرز پر لکھ کر مکمل کیجیے۔

عَاصِمَةُ السُّودانِ الخُرْطُوْمُ.

1۔ ...... العراق ...... 2۔ ...... المَمْلَكَةِ اَلعَرَبِيَّةِ السَّعُودِيَّةِ......

3۔ ...... اليَمَن ...... 4۔ ...... مِصْرَ......

9.5.6: مثالیں پڑھیے اور مندرجہ ذیل جملوں میں فعل تعجب کا استعمال کرتے ہوئے انہیں قلمبند کیجیے۔

(1)هذا الرجلُ طويلٌ. ما أطولَ هذا الرَّجُلَ!

(2)هذا البيت كبِيرٌ. ما أكبَرَ هذَا البَيْتَ!

(3)هذه السيارةُ جميلةٌ. ما أجْمَلَ هذِهِ السَّيارةَ!

(1)هذا الماء باردٌ!................ (أبْرَدَ)

(2)النجوم جميلة............... (أجملَ)

(3)هذا القلم رخيصٌ!............ (أَرْخَصَ)

(4)اللّغةُ العربيةُ سهلةٌ!............ (أَسْهَلَ)

(5)النّجومُ كثيرةٌ!............... (أَكْثَرَ)

(6)اللبنُ حسنٌ!............... (أَحْسَنَ)

(7)هذه السيارة سريعةٌ!............ (أَسْرَعَ)

(8)القمرُ جميلٌ!............... (أَجْمَلَ)

(9)هذا القميصُ وَسخٌ!......... (أَوْسَخَ)

(10)هذا الفصلُ نظيفٌ!......... (أَنْظَفَ)

9.5.7: درج ذیل کلمات کو پڑھیے اور ان کے اخیر میں اعراب لگائیے۔

(1)محمدٌ : يا محمدُ حامدٌ : يا حامدُ أستاذٌ : يا أستاذُ

(2)أختُ حامدٍ : يا أختَ حامدٍ عبدُ اللهِ : يا عَبْدَ اللهِ

يَا عليّ، يا عباس، يا رجل، يا بنت، يا شيخ، يا مريم، يا عبدالله، يا بنت خالد، يا سائق السيارة، يا أمّ سعد، يا عبدالرحمان، يا ربّ الكعبة، يا إمام المسجد، يا ابن عباس، (أبو بكر : يا أبا بكر)

9.5.8: مثالوں میں غور کیجیے اور آنے والے جملوں میں جمع مؤنث سالم کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کے اخیر کو اعراب لگائیے۔

(أ) رأيت سيارةً۔ رأيت سيارات۔

(ب) سأَلَتِ المديرَةُ الطالبةَ۔ سألتِ المديرةُ الطالبات۔

(ج) قرأتُ المَجَلَّةَ۔ قرأتُ المَجَلَّاتِ۔

(1)خلق اللهُ الشمس والقمر والنجوم والبحار والأرض والسماوات۔

(2)سأل الأب الأبناء والبنات۔ (3)كتبت هذه الكلمات۔

(4)رأيت الأطباء والطبيبات۔ (5) غسل الولد السيارة۔

(6)غسل الولد السيارات۔ (7)أأخذت الريالات يا بنيَّ؟

(8)سأل بلال زملائه۔ (9)سألت زينب زميلاتها۔

(10)قرأت الكتب والصحف والمجلّات۔ (11) رأيت إخوة حامدوأخواته۔

(12)قرأنا هذه الصفحات۔

9.5.9: مثال کو غور سے پڑھیں اور آنے والے جملوں پر ہمزۂ استفہام کو داخل کریں۔

البحار جمع البحر۔ أ البحار جمع البحر f آلبحار جمع البحر؟

(أ+ ال= آلْ)

(1)الآن خرجت .... ؟ (2)اليومَ رجعَ أبوكَ من دِمَشْقَ ....؟

(3)المدرسُ مريضٌ .... ؟ (4)المديرُ قال هكذا ....؟

(5)الطالبُ الجديدُ كسر هذا الكرسيَّ ....؟

(6)هذا الطالبُ ضَرَبَكَ ....؟

9.5.10: مثال کو غور سے پڑھیے اور اسی طرز پر درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

مَنْ خَلَقَكَ؟ خَلَقَنِيَ اللهُ

(1)من ضربكَ؟ ....)2 (من سأَلَكَ هذا السؤالَ؟...............

(3)أرآك المدرسُ في المسجِد؟ ....رَأى/ أنت رأيت۔

9.5.11: مثال کو غور سے پڑھیے، پھر خط کشیدہ الفاظ کی جمع بناتے ہوئے آنے والے جملوں کو قلمبند کیجیے۔

(1)المذكر: مَنْ الفتى الذى خرج من الفصل الآن؟

من الفِتْيَةُ الَّذِيْنَ خرجوا من الفصل الآن؟

(1) مَن الرجل الذى دخل بيتكم الآن؟ ....؟

(2) أين الطالب الذى جاء أمس؟ ....؟

(3) ضربتُ الولد الذي ضربني؟ ....؟

(2)المؤنث: الطالبةُ الَّتِي دخلت الفصلَ الآن من الهند۔

الطالباتُ اللَّاتي دَخَلْنَ الفصلَ الآن من الهند۔

(1) الفتاة التي عند المديرةِ أخت مريمَ۔ (2)الطبيبةُ التي في مُستشفى الولادةِ من إنكلترا

(3) المرأة التى دخلتْ بيتَنَا عمّتي۔

9.5.12: درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کریئے۔

رفع، خلق، عاد، الجد، ممّ، بم، لمَ، عمّ

9.5.13: درج ذیل کلمات کو غور سے پڑھیے:

9.5.13.1(ا) معنًى ، معْنَاه، مَعْنَاهَا

9.5.13.2

(1)مِنْ + مَا = مِمَّ؟ مِمّ خَلَقَهُ اللّٰهُ الإنسانَ؟ خَلَقَه من طِيْنٍ۔

(2)بِ + مَا = بِمَ: بِمَ قَتَلْتَ الْحَيَّةَ؟ قَتَلتُهَا بالحَجَر۔

(3)لِ + مَا = لِمَ: لِمَ خرجتَ من الفصل؟ خرجتُ لأننى مريضٌ۔

(4)عَنْ +ما= عَمَّ عَمَّ بحثتَ في المدرسةِ؟ بحثتُ عنْ ساعتي۔

9.6 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

:9.6.1

(1)وَجَدَ المدرسُ خمسةَ عَشَرَطَالبًا في الفصلِ۔

(2)ذهب الطلابُ الجددُ إلى المدِير لأنهم ما وجَدوا أسماء هُم في القائِمَةِ۔

(3)خَلَقنَا اللّٰهُ۔ (4) خَلَقَه اللّٰهُ۔ (5) خَلَقَها اللّٰهُ۔ (6) خَلَقَها اللّٰهُ۔

(7)خَلَقَ اللّٰهُ الإنسانَ مِن طينٍ۔ (8) خلق اللّٰهُ الجَانَّ من نَّارٍ۔

(9)خلق اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ۔ (10) خلق اللّٰهُ السَّمٰواتِ والأرضَ في سِتَّةِ أيامٍ۔

:9.6.2

(1)الشيطانُ قال هذا (2) لِلّٰه۔ (3) هذه الآيةُ مِنْ سورةِ الأعْرَاف۔

:9.6.3

(1)غیر صحیح(X) (2) صحیح(✓) (3)غیر صحیح(X) (4) صحیح(✓)

:9.6.4

(1)پانی ملی ہوئی مٹی (2) وہ لوٹا/واپس ہوا (3) دادا/نانا

:9.6.5

(1)عَاصِمَةُ العراق بغدادُ۔ (2)عاصمةُ المَمْلِكَةِ العَرَبِيَّةِ السَّعُوْدِيَّةِ الرِّياضُ۔

(3)عاصمةُ اليَمَنِ صنعاءُ۔(4)عاصمةُ مِصْرَ القاهرةُ۔

:9.6.6

(1)ما أبردَ هذا الماءَ! (2)ما أجملَ النجومَ! (3)ما أرخصَ هذا القلمَ!

(4)ما أسْهلَ اللّغةَ العربيةَ! (5)ما أكثَرَ النُّجُومَ! (6)ما أحسنَ اللَّبَنَ!

(7)ما أسرعَ هذهِ السَّيَارَةَ! (8)ما أجملَ القَمَرَ! (9) ما أوْسَخَ هذَ القميصَ!

(10)ما أنظفَ هذا الفصْلَ!

:9.6.7

(1)يا عَليُ (2) يا مَرْيمُ (3) يا عبدَ الرَّحمان (4) يا عبّاسُ

(5)يا عبدَ اللهِ (6) يا ربَّ الكعبَةِ (7) يا رجلُ (8) يا بنتَ خالد

(9)يا إمامَ المسجِد (10)يا بنتُ (11) يا سائق السَّيَّارة (12) يا ابنَ عباسٍ

(13)يا شَيْخُ (14) يا أمَّ سعدٍ

:9.6.8

(1)السَّماوات (2)البَنَات (3)الكلمات (4) الطَّبيبات

(5)لا يوجد (6) السّيارات (7) الرِّيالات (8)لا يوجد

(9)الزّميلات (10) المجَلّات (11)الأخوات (12) الصَّفحات

:9.6.9

(1)آلآن خرجتَ؟ (2) آليوم رجع أبُوك؟ (3) آلمدرس مريضٌ؟

(4)آلمديرُ قَال هكذا؟ (5)آلطالب الجديدُ كسر هذا الكرسيَّ؟ (6)أ هذا الطالب ضَرَبَك؟

:9.6.10

(1)ضَرَبَني حامدٌ۔ (2)سَألَني أحمدُ هذا السؤالَ۔ (3) نعم رآني في المسجدِ

:9.6.11

(1)(مذكر) الَّذِيْ، اللَّذِيْنَ۔

(1)مَنِ الرجالُ الذين دخلوا بيتَكم الآن؟ (2)أين الطلابُ الذين جَاؤوْا أمس؟

(3)ضربتُ الأولادَ الذين ضربُوني۔

(2)(مؤنث) التي، اللاتي

(1)الفياتُ اللَّاتي عند المديرةِ أخواتُ مريمَ۔ (2)الطبيبَاتُ اللاتي في مستشفى الولادةِ من إنكلترا۔

(3)النساءُ اللاتي دخلْنَ بيتنا عَمّاتِي۔

:9.6.12

(1)رفع زيدٌ رأسَه۔ (2)خلق اللهُ السماوات۔ (3) عادَ محمدٌ من دبي۔ (4) نَصَحَ الجَدُّ أحفادهٗ۔
(5)مِمّ أخذْتَ هذِهِ العبارةَ؟ (6) بم كتَبَ الطلابُ هذا الدرسَ؟ (7)لِمَ فعلتُم هكذا؟ (8)عمّ قلتَ لَه؟

9.7 اکتسابی نتائج

- عربی زبان میں تعداد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں: واحد، تثنیہ اور جمع۔ دیگر زبانوں میں ایک سے زائد چیزوں پر جمع کا اطلاق ہوتا ہے، جب کہ عربی زبان میں دو کے لیے مستقل صیغہ استعمال ہوتا ہے جو تثنیہ کہلاتا ہے اور دو سے زائد کے لیے جمع کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔
- جمع کی دو قسمیں ہیں: (1)سالم (2)مکسر۔ الفاظ کو تبدیل کیے بغیر کچھ حروف کا اضافہ کر کے جمع بنایا جائے تو وہ جمع سالم ہوگا۔
  جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: (1)مذکر سالم (2)مؤنث سالم
- تعجب کے اظہار کے لیے کئی طریقے رائج ہیں، ان میں سے ایک مَا أفْعَلَ کا صیغہ ہے، جس چیز کے بارے میں تعجب کا اظہار کرنا ہو تو فعل کو ماأفعَلَ کے وزن پر لائیں گے، اور اس کے بعد وہ اسم ذکر کیا جائے گا جس کے بارے میں تعجب کیا جارہا ہے۔
- اس کے علاوہ اس اکائی میں ہم نے اسم موصول اور حرف ندا کو مرکب اضافی کے ساتھ کس طرح استعمال کیا جاتا ہے، اس کو جانا، اور کلام میں تاکید پیدا کرنے کے لیے کیا طریقہ کار ہو سکتا ہے اس کے بارے میں بھی مختصراً معلومات حاصل کی۔

9.8 فرہنگ

قائِمَةٌ (ج) قَوَائِمُ : فہرست، لسٹ
مَعْنًى (ج) معان : مفہوم، مطلب
طِينٌ : مٹی
عَلاقَة(ج) عَلَاقَاتٌ : ربط و تعلق
نَارٌ (ج) نِيْرَانٌ : آگ
لَحْظَةٌ (ج) لَحْظَاتٌ : لمحہ
جَرَسٌ (ج) أجْرَاسٌ : گھنٹی، بیل
بَحْرٌ (ج) بِحارٌ : سمندر
قَمَرٌ (ج) أقْمَارٌ : چاند
شَمْسٌ (ج) شموسٌ : سورج
نَجْمٌ (ج) نُجُومٌ : ستارہ

فَقَطْ	:	فقط، صرف
المُخْتَلَطْ	:	ملا ہوا
رَنَّ(ض)		گھنٹی بجنا
عِدَّةٌ	:	چند، کچھ
وَجَدَ	:	وہ پایا
أَحْسَنْتَ	:	تونے اچھا کیا/بہت خوب
رَفَعَ	:	بلند کیا
خَلَقَ	:	پیدا کیا
حَضَرَ	:	وہ حاضر ہوا
البِنَايَةُ(ج) بِنَايَاتٌ	:	عمارت
صمَّمَ	:	خاکہ بنانا

9.9 نمونہ امتحانی سوالات

9.9.1 معروضی سوالات

1۔ عدد کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a)ایک (b)دو (c) تین

2۔ جمع سالم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a)ایک (b)دو (c) تین

3۔ ان میں سے کون سا وزن فعل تعجب کا نہیں ہے؟

(a)ما أفْعَلَ (b) حُسِّنَ (c) أفْعِلْ بِه

4۔ منادی مفرد کا اعراب......ہے

(a)مرفوع بلا تنوین (b)مرفوع مع تنوین (c)منصوب بلا تنوین

5۔ منادی مضاف...... ہوتا ہے۔

(a)مرفوع (b)منصوب (c)مجرور

6۔ کَمْ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a)ایک (b)دو (c) تین

7۔ کَمْ استفہامیہ کی تمیز مفرد...... ہو گی۔

(a)مرفوع (b)منصوب (c)مجرور

8۔ الأولاد ...... خرجوا من مكتب المدير طلابٌ جُدُدٌ.

(a)الذي (b)التي (c) الذين

9۔ رجع الطلابُ الجُدُدُ ...... من الجامعة۔

(a)الخمسَة (b)الخمسَ (c)الخامس

10۔ ......المَمْلَكَةِ اَلعَرَبِيَّةِ السَّعُودِيَّةِ......

(a)عاصمة ... الرياض (b)الرياض... عاصمة (c)عاصمة ... الخرطوم

9.9.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ فعل تعجب کیسے بنتا ہے؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔

2۔ درج ذیل عبارت پر اعراب لگاتے ہوئے اس کا ترجمہ کیجیے۔

أنا ما فهمتُ فيه ثلاث كلمات قال المدرس ما هي قال عبدالرحمن: قرأنا في الدرس هذه الجملة "عاد جدّي من الخرطوم" فما معنى هذه الكلمات الثلاث؟ قال المدرس (عاد) معناها رجعو(الجد) معناها أبو (الأب أو أبو الأم)والخرطوم (عاصمة السودان) أفهمت؟ قال عبدالرحمن: الآن فهمت۔

3۔ ان ملکوں کے صدر مقام کے نام لکھیے۔

1) عاصمة العراق .... 2) عاصمة مصر........................

3) عاصمة المملكة العربية السعودية .... 4) عاصمة الهندِ........................

4۔ آنے والے جملوں کو فعل تعجب کے طور پر استعمال کرتے ہوئے مکمل کریں۔

1) هذا الماء بارد ....

2) هذا الرجل طويل ....

3) هذه السيارة سريعة ....

5۔ جمع مؤنث سالم کی تعیین کریں اور اس پر حرکت دیں۔

(1)قرأتُ المجلّات (2)سألت المديرة الطالبات (3)صمّمَ المهندس بنايات رائعةً

(4) وجدتُ الممرّضات في المستشفى (5) فازتِ المتفوقات بدرجات عالية

9.9.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1- جمع سالم کی تعریف کرتے ہوئے اس کے اقسام کو مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

2- اسم موصول کسے کہتے ہیں؟ اور وہ کون کون سے ہیں مثالوں کے ذریعے سمجھائیے۔

3- منادی کسے کہتے ہیں؟ اس کے بارے میں مفصل نوٹ لکھیے۔

9.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1.	دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها	(حصہ دوم) ف۔ عبدالرحیم
2.	جامع الدروس العربية	مصطفى غلاييني
3.	آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
4.	النحوالواضح	على جارم، مصطفى أمين

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwl

اکائی۔10

الدرس العاشر

اکائی کے اجزا

10.0 تمہید

10.1 مقصد

10.2 اصل متن

10.3 متن کا ترجمہ

10.4 اصل متن پر مبنی قواعد

10.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

10.6 مثالوں کو غور سے پڑھیں

10.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

10.8 اکتسابی نتائج

10.9 کلیدی الفاظ

10.10 نمونہ امتحانی سوالات

10.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

10.0 تمہید

جو کلمہ کسی چیز کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے اسے فعل کہتے ہیں۔ فعل میں حدوث فعل کا تعلق ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانوں میں کسی ایک زمانہ سے ہوتا ہے اس لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں۔ماضی، مضارع اور امر۔ فعل ماضی گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے کو بتاتا ہے۔ جیسے: قَرَأَ رَاشِدٌ كِتَاباً (راشد نے ایک کتاب پڑھا)۔ فعل امر آنے والے زمانے میں کسی کام کے ہونے کو بتاتا ہے۔ جیسے: اذهب إلى المسجد۔(مسجد جاؤ) اور فعل مضارع موجودہ زمانے میں کسی کام کے ہونے کو بتاتا ہے، جیسے: يَذْهَبُ الْوَلَدُ (لڑکا جارہا ہے)۔ پچھلی اکائیوں میں فعل ماضی کی تفصیل گزر چکی۔اس کائی میں فعل مضارع کا بیان ہوگا۔

10.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ مندرجہ ذیل چیزوں سے واقف ہو جائیں گے:

- فعل مضارع کی تعریف اور فعل مضارع بنانے کا طریقہ۔
- حروف اصلیہ کی حرکات کے اعتبار سے فعل مضارع کی قسمیں۔
- فعل مضارع کے چار مشہور ابواب۔
- 21تا30 کے عدد کا استعمال۔

10.2 اصل متن

ذَهَبَ زَكَرِيًّا لزِيَارَة حامدٍ بعدَ صَلاةِ الفَجر، ولكنَّهُ ما وَجَدَه في البيت فقال لِابنه موسى: أين أبوك؟

موسى	:	ذهب إلى السوق
زكريا	:	أ يَذْهَبُ إلى السوق كلَّ يَوْمٍ؟
موسى	:	نعم، يذهب دَائِمًا إلى السوق بعد صلاة الفجر۔
زكريا	:	متى يَرْجِعُ من السوق؟
موسى	:	يَرْجِعُ في السَّاعة السابعةِ،وأحْيَانًا في الساعة الثامنة۔
زكريا	:	ما ذا يَفْعَلُ في البيت؟
موسى	:	يَقْرَأُ الصُّحُفَويَسْمَعُ الأخبارَ مِنَ الإذاعة۔
زكريا	:	متى يَذْهَبُ إلى المَصْنَعِ؟
موسى	:	يذهب في الساعة التاسعة والنِّصْفِ۔

زكريا	:	ومتى يَرْجِعُ من هُناك؟
موسى	:	يرجع في السَّاعَة الواحدة والنِّصف أوِ الثانية.
زكريا	:	أ يذهب إلى المصنع مرّةً أُخْرى بعد الظهر؟
موسى	:	لا، لا يَذْهَبُ بعدَ الظهر. يَجْلِسُ هنا في مَكْتَبِه بعد صلاة العصر.
زكريا	:	كم عاملًا يَعْمَلُ في مصنعكم؟
موسى	:	مصنعُنا ليس بكبير- يعمل فيه مائةٌوخمسةٌ وعِشْرُونَ عاملًا ومُهَنْدِسَانِ.
زكريا	:	الساعة الآنَ التاسعةُ إلا رُبْعًا، ومارجع أبوك.
موسى	:	لعلّهُ يَرْجِعُ اليومَ مُتَأخِرًا-

10.3 متن کا ترجمہ

زکریا فجر کی نماز کے بعد حامد سے ملنے گئے، لیکن وہ گھر پر نہیں ملے تو انہوں نے ان کے بیٹے موسیٰ سے کہا: آپ کے ابو کہاں ہیں؟

موسیٰ	:	وہ بازار گئے ہیں۔
زکریا	:	کیا وہ ہر دن بازار جاتے ہیں؟
موسیٰ	:	جی ہاں! وہ ہمیشہ فجر کی نماز کے بعد بازار جاتے ہیں۔
زکریا	:	وہ بازار سے کب لوٹتے ہیں؟
موسیٰ	:	وہ سات بجے اور کبھی آٹھ بجے لوٹتے ہیں۔
زکریا	:	وہ گھر میں کیا کرتے ہیں؟
موسیٰ	:	وہ اخبار پڑھتے ہیں اور ریڈیو پر خبریں سنتے ہیں۔
زکریا	:	وہ کارخانہ کب جاتے ہیں؟
موسیٰ	:	وہ ساڑھے نو بجے جاتے ہیں۔
زکریا	:	اور وہاں سے کب لوٹتے ہیں؟
موسیٰ	:	وہ ڈیڑھ یا دو بجے لوٹتے ہیں۔
زکریا	:	کیا وہ ظہر کے بعد دوبارہ کارخانہ جاتے ہیں؟
موسیٰ	:	نہیں! وہ ظہر کے بعد نہیں جاتے، عصر کی نماز کے بعد یہیں اپنے آفس میں بیٹھتے ہیں۔
زکریا	:	آپ کے کارخانے میں کتنے ملازم کام کرتے ہیں؟

موسیٰ	:	ہمارا کارخانہ بڑا نہیں ہے، اس میں 125 ملازمین اور دو انجینئر کام کرتے ہیں۔
زکریا		اب پونے نو ہو رہے ہیں، اور تمہارے والد نہیں لوٹے؟
موسیٰ		شاید وہ آج دیر سے لوٹیں۔

10.4 اصل متن پر مبنی قواعد

10.4.1 فعل مضارع

پچھلی اکائیوں میں ہم نے جانا کہ زمانہ کی تین قسمیں ہیں:

- ایک وہ زمانہ جو گزر گیا۔ اس زمانہ کو ماضی کہا جاتا ہے۔ جیسے: أَكَلَ زَيْدٌ۔ (زید نے کھایا)
- دوسرا وہ زمانہ جو موجود ہے اور جس زمانہ میں ہم ہیں۔ اسے زمانۂ حال کہا جاتا ہے۔ جیسے: يَقْرَأُ الْوَلَدُ۔ (لڑکا پڑھتا ہے۔)
- تیسرا وہ زمانہ جو آنے والا ہے۔ اسے زمانۂ مستقبل کہا جاتا ہے۔ جیسے: أُنْصُرِ الْمَظْلُومَ۔ (مظلوم کی مدد کرو۔)

چونکہ فعل کا تعلق کسی کام کے کرنے یا ہونے سے ہے اس لیے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی نہ کسی زمانہ میں ہو خواہ وہ زمانہ گزرا ہوا ہو یا موجودہ ہو یا پھر آنے والا، اس لیے زمانہ کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں: (1) ماضی (2) مضارع (3) امر

گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کو بیان کرنے کے لیے فعل ماضی کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: قَرَأَ خَالِدٌ۔ (خالد نے پڑھا) اور موجودہ یا آنے والا زمانے میں کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کو بیان کرنے کے لیے فعل مضارع کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے: يَجْرِيْ الْقِطَارُ. (ریل گاڑی چلتی ہے)

❖ **فعل مضارع کی تعریف:**

”هُوَ مَادَلَّ عَلَى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهِ مُقْتَرِنٍ بِزَمَنٍ يَحْتَمِلُ الْحَالَ وَالإِسْتِقْبَالَ۔ مِثْل: يَكْتُبُ وَيَدْرُسُ“

یعنی: فعل مضارع وہ فعل ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور اس میں حال یا مستقبل کے زمانے کا احتمال پایا جائے۔ جیسے: يَكْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا)، يَدْرُسُ (وہ پڑھتا ہے یا پڑھے گا)

نوٹ: فعل مضارع میں حال اور مستقبل دونوں زمانوں کا معنی پایا جاتا ہے البتہ عموماً یہ حال یعنی موجودہ زمانہ پر دلالت کرتا ہے۔

❖ **فعل مضارع بنانے کا طریقہ:**

فعل ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغہ کے شروع میں حروف مضارع داخل کر کے فعل مضارع بنایا جاتا ہے۔ حروف مضارع چار ہیں: ي، ت، أ، ن۔ ان کے مجموعے کو" نأتي" یا" أتين" کہا جاتا ہے۔ حروف مضارع کو علامت مضارع بھی کہتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک علامت کچھ مخصوص صیغوں کے لیے آتی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

علامت مضارع	صیغہ	مثال
أ	واحد متکلم	أَفْعَلُ
ن	جمع متکلم	نَفْعَلُ
ي	واحد مذکر غائب	يَفْعَلُ
	تثنیہ مذکر غائب	يَفْعَلَانِ
	جمع مذکر غائب	يَفْعَلُوْنَ
	جمع مؤنث غائب	يَفْعَلْنَ
ت	واحد مؤنث غائب	تَفْعَلُ
	تثنیہ مؤنث غائب	تَفْعَلَانِ
	واحد مذکر حاضر	تَفْعَلُ
	تثنیہ مذکر حاضر	تَفْعَلَانِ
	جمع مذکر حاضر	تَفْعَلُوْنَ
	واحد مؤنث حاضر	تَفْعَلِيْنَ
	تثنیہ مؤنث حاضر	تَفْعَلَانِ
	جمع مؤنث حاضر	تَفْعَلْنَ

اس ٹیبل سے ہم پر واضح ہو گیا کہ علامت مضارع" أ "صیغہ واحد متکلم اور" ن " جمع متکلم کے لیے آتا ہے اور" ي " غائب مذکر کے تینوں اور مؤنث کے جمع کے صیغوں کے لیے آتی ہے اور" ت " حاضر کے تمام صیغوں کے لیے اور غائب کے واحد مؤنث اور تثنیہ مؤنث کے لیے آتی ہے۔

- فعل مضارع کی پہچان کی علامتیں:

فعل مضارع کی پہچان کی چار علامتیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ فعل مضارع پر ''لم'' داخل ہوتا ہے جیسے: ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ﴾ (الإخلاص:۳) (نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا)

۲۔ فعل مضارع پر ''لن '' داخل ہوتا ہے جیسے: ﴿فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا﴾ (مریم: 26) (میں آج کسی شخص سے بات نہ کروں گی)

۳۔ فعل مضارع پر ''س'' داخل ہوتا ہے جیسے: ﴿وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (الرعد: ۴۲) (اور کفار جلد ہی جان لیں گے کہ آخرت کا گھر کس کے لیے ہے؟)

۴۔ فعل مضارع پر ''سوف'' داخل ہوتا ہے، جیسے: ﴿قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ﴾ (یوسف: ۹۸) (انہوں نے کہا: میں عنقریب اپنے رب سے تمہارے لیے بخشش کی دعا کروں گا۔)

پچھلی اکائی میں ہم نے پڑھا کہ مادہ یعنی حروف اصلیہ میں معمولی تبدیلی سے افعال و اسما کے مختلف صیغوں کی تشکیل ہوتی ہے۔ مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے جسے ''فاء'' کلمہ، ''عین'' کلمہ اور ''لام'' کلمہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسے: فعل

ان تینوں کلموں میں ''فاء'' کلمہ اور ''لام'' کلمہ فعل ماضی میں مفتوح ہوتا ہے اور فعل مضارع میں ''فاء'' کلمہ مجزوم اور ''لام'' کلمہ مضموم ہوتا ہے۔ ان میں ''عین'' کلمہ بہت اہم ہے کیونکہ اس کی حرکت کی بنیاد پر فعل ماضی و مضارع کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان چھ ابواب میں سے زیادہ استعمال ہونے والے ابواب چار ہیں جو حسب ذیل ہیں:

1۔ نَصَرَ، يَنْصُرُ

اس باب کے تحت وہ افعال آتے ہیں جن میں فعل ماضی کا ''عین'' کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور فعل مضارع کا عین کلمہ ''مضموم'' ہوتا ہے۔ لغت میں اس باب کو (ن) یا (.........ُ.........) کی علامت کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔ اس باب کے تحت آنے والے کچھ افعال حسب ذیل ہیں:

فعل ماضی	معنی	فعل مضارع	معنی
نَصَرَ	اس نے مدد کیا (مذکر)	يَنْصُرُ	وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا
سَجَدَ	اس نے سجدہ کیا	يَسْجُدُ	وہ سجدہ کرتا ہے یا کرے گا
سَتَرَ	اس نے چھپایا	يَسْتُرُ	وہ چھپاتا ہے یا چھپائے گا
قَنَطَ	وہ ناامید ہوا	يَقْنُطُ	وہ ناامید ہوتا ہے یا ہو گا
خرَجَ	وہ نکلا	يخْرُجُ	وہ نکلتا ہے یا نکلے گا

2۔ ضَرَبَ ، يَضْرِبُ

اس باب کے تحت وہ افعال آتے ہیں جن میں فعل ماضی کا "عین" کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور فعل مضارع کا عین کلمہ "مکسور" ہوتا ہے۔ لغت میں اس باب کو (ض) یا (---ِ) کی علامت کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔اس باب کے تحت آنے والے کچھ افعال حسب ذیل ہیں:

فعل ماضی	معنی	فعل مضارع	معنی
ضَرَبَ	اس نے مارا (مذکر)	يَضْرِبُ	وہ مارتا ہے یا مارے گا
صَبَرَ	اس نے صبر کیا	يَصْبِرُ	وہ صبر کرتا ہے یا کرے گا
سَرَقَ	اس نے چوری کیا	يَسْرِقُ	وہ چوری کرتا ہے یا کرے گا
غَفَرَ	اس نے معاف کیا	يَغْفِرُ	وہ معاف کرتا ہے یا کرے گا
ملك	وہ مالک ہوا	يَمْلِكُ	وہ مالک ہوتا ہے یا ہو گا

3۔ فَتَحَ ، يَفْتَحُ

اس باب کے تحت وہ افعال آتے ہیں جن میں فعل ماضی اور فعل مضارع دونوں کا "عین" کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔ لغت میں اس باب کو (ف) یا (---َ) کی علامت کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔اس باب کے تحت آنے والے کچھ افعال حسب ذیل ہیں:

فعل ماضی	معنی	فعل مضارع	معنی
فَتَحَ	اس نے کھولا (مذکر)	يَفْتَحُ	وہ کھولتا ہے یا کھولے گا
ذَهَبَ	وہ گیا	يَذْهَبُ	وہ جاتا ہے یا جائے گا
فَعَلَ	اس نے کیا	يَفْعَلُ	وہ کرتا ہے یا کرے گا
عَملَ	اس نے کام کیا	يَعْمَلُ	وہ کام کرتا ہے یا کرے گا
سَأَلَ	اس نے سوال کیا	يَسْأَلُ	وہ سوال کرتا ہے یا کرے گا

4۔ سَمِعَ ، يَسْمَعُ

اس باب کے تحت وہ افعال آتے ہیں جن میں فعل ماضی کا "عین" کلمہ "مکسور" ہوتا ہے اور فعل مضارع کا عین کلمہ "مفتوح" ہوتا ہے۔ لغت میں اس باب کو (س) یا () کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔اس باب کے تحت آنے والے کچھ افعال حسب ذیل ہیں:

فعل ماضی	معنی	فعل مضارع	معنی
سَمِعَ	اس نے سنا (مذکر)	يَسْمَعُ	وہ سنتا ہے یا سنے گا
حَمِدَ	اس نے تعریف کیا	يَحْمَدُ	وہ تعریف کرتا ہے یا کرے گا

فَہِمَ	اس نے سمجھا	يَفْهَمُ	وہ سمجھتا ہے یا سمجھے گا
رکِبَ	وہ سوار ہوا	يرْكَبُ	وہ سوار ہوتا یا ہو گا
سَہِرَ	وہ جاگا	يسْهَرُ	وہ جاگتا ہے یا جاگے گا

10.5.2 عدد اکیس تا تیس (21-30) کا استعمال

پچھلی اکائی میں ہم نے پڑھا کہ عربی زبان ہیں عدد کبھی مفرد، کبھی مرکب اور کبھی عقود کی شکل میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ عدد کی ایک اور قسم ہے جسے معطوف کہتے ہیں۔ عدد معطوف دراصل عدد مفرد اور عدد عقود کا مجموعہ ہوتا ہے جسے ''واو'' حرف عطف کے ذریعے جوڑ کر ایک بنایا جاتا ہے اس لیے اسے عدد معطوف کہتے ہیں۔ اکیس سے نناوے تک (21-99) کے اعداد کو اعداد معطوفہ کہتے ہیں۔

اکیس سے نناوے تک (21-99) کے اعداد ''واو'' حرف عطف کے ذریعے عقود اور مفرد عدد کو جوڑ کر ایک بنایا جاتا ہے۔ ان میں پہلا جز مفرد عدد ہوتا ہے جس پر تنوین آتی ہے اور دوسرا جز عقود ہوتا ہے۔ اس میں پہلا جز حالت رفعی میں تنوین کے ساتھ مضموم ہو گا حالت نصبی میں تنوین کے ساتھ مفتوح ہو گا اور حالت جری میں تنوین کے ساتھ مکسور ہو گا اور دوسرا جز جمع مذکر سالم کی طرح حالت رفعی میں ''واو ما قبل مضموم و نون مفتوح'' ہو گا اور حالت نصبی و جری میں ''یاء ما قبل مکسور و نون مفتوح'' ہو گا۔ ان اعداد میں ''اثنان'' اور ''اثنتان'' والا عدد معطوف کا اعراب تثنیہ کی طرح حالت رفعی میں ''الف ما قبل مفتوح و نون مکسور'' اور حالت نصبی و جری میں ''یاء ما قبل مکسور و نون مفتوح'' ہو گا۔ نیز أحد ، إحْدَى اور اثنانواثنتان والے اعداد معطوفہ تذکیر و تانیث میں اپنے معدود کے مطابق ہوں گے جب کہ بقیہ سارے اعداد معطوفہ تذکیر و تانیث میں اپنے معدود کے مخالف ہوں گے اور مفرد و منصوب ہوں گے۔ اس کی مثالیں حسب ذیل ہیں:

حالت رفعی معدود مذکر کے لیے	حالت نصبی معدود مذکر کے لیے	حالت جری معدود مذکر کے لیے
21 واحدٌوعِشروَنَ	31 واحَدًاوثَلاثِيْنَ	41 واحدٍوأَرْبَعيْنَ
22 اِثْنَانِوعِشروَنَ	32 اثنينِ وثَلاثِيْن	42 اثنينِ وأَرْبَعيْنَ
23 ثَلاثَةٌ وعِشروْنَ	33 ثَلاثةً وثَلاثِيْن	43 ثلاثةٍ وأَرْبَعيْنَ
24 أَرْبَعَةٌوَ عِشروْن	34 أَربَعَةً وثَلاثِيْن	44 أربعةٍوَ أَرْبَعيْنَ
25 خَمسَةٌ وعِشروْنَ	35 خَمسَةً وثَلاثِيْن	45 خمسةٍ وأَرْبَعيْنَ
26 سِتةٌ وعِشروْن	36 سِتَّةً وثَلاثِيْن	46 ستةٍ وأَرْبَعيْنَ

27 سَبعةٌ وعِشروْن	37 سَبْعَةً وثَلاثِيْن	47 سبعةٍ وأَرْبَعيْنَ
28 ثَمانيةٌ وعِشروْنَ	38 ثَمَانِيَةً وثَلاثِيْن	48 ثمانيةٍ وأَرْبَعيْنَ
29 تِسعةٌ وعِشروْن	39 تِسْعَةً وثَلاثِيْن	49 تسعةٍ وأَرْبَعيْنَ

نوٹ: "ثمانٍ" حالت نصبی میں "یاء" کے ساتھ "ثماني" لکھا جاتا ہے اور اس پر فتحہ آتا ہے۔ باقی دونوں حالتوں رفعی اور جری میں اس پر تقدیری اعراب آتا ہے۔

حالت رفعی معدود مؤنث کے لیے	حالت نصبی معدود مؤنث کے لیے	حالت نصبی و جری معدود مؤنث کے
71 إحدى وسَبْعُوْنَ	81 إِحْدَى وثَمَانِيْنَ	91 إحدى وتِسْعِيْنَ
72 اثنتانِ وسَبْعُوْنَ	82 اثنتينِ وثَمَانِيْن	92 اثنتينِ وتِسْعِيْنَ
73 ثلاثٌ وسَبْعُوْنَ	83 ثلاثاً وثَمَانِيْن	93 ثلاثٍ وتِسْعِيْنَ
74 أربعٌ وسَبْعُوْنَ	84 أربعاً وثَمَانِيْن	94 أربَعٍ وتِسْعِيْنَ
75 خمسٌ وسَبْعُوْنَ	85 خمساً وثَمَانِيْن	95 خمسٍ وتِسْعِيْنَ
76 ستٌّ وسَبْعُوْنَ	86 ستاً وثَمَانِيْن	96 ستٍ وتِسْعِيْنَ
77 سبعٌ وسَبْعُوْنَ	87 سبعاً وثَمَانِيْن	97 سبعٍ وتِسْعِيْنَ
78 ثمانٍ وسَبْعُوْنَ	88 ثمانيَ وثَمَانِيْن	98 ثمانٍ وتِسْعِيْنَ
79 تسعٌ وسَبْعُوْنَ	89 تسعاً وثَمَانِيْن	99 تسعٍ وتِسْعِيْنَ

10.5.3 الخامسةُ إلاربعًا (پونے پانچ)

اردو اور انگریزی زبان کی طرح عربی زبان میں بھی وقت بتانے کے لیے مخصوص طریقے ہیں جن میں گھنٹہ اور منٹ کا اعتبار کرتے ہوئے وقت بتایا جاتا ہے۔ عربی زبان میں عام طور پر گھنٹہ کے بعد "واو" حرف عطف لایا جاتا ہے پھر اس کے بعد منٹ بتایا جاتا ہے۔ اسی طرح گھنٹہ کے بعد "إلا" حرف استثناء کے ذریعے بھی منٹ بتایا جاتا ہے۔ "واو" اور "إلا" میں فرق یہ ہے "واو" کے ذریعے گھنٹہ کے بعد منٹ بتایا جاتا ہے۔ جیسے: ہمیں کہنا ہو: ساڑھے پانچ بجے یا پانچ بج کر چالیس منٹ تو ہم "واو" کے ذریعے اس طرح کہیں گے: الساعةُ الخامسةُ والنصفُ اور الساعةُ الخامسةُ وأربعُوْنَ دقيقةً۔ اور إلا کے ذریعے گھنٹہ کے بعد منٹ کم کرتے ہیں۔ جیسے: پونے پانچ

بجے اور پانچ بجنے میں بیس منٹ باقی ہے کو عربی میں اس طرح کہا جائے گا: الساعة الخامسة إلا رُبْعاً اور الساعة الخامسة إلا عشرين دقيقةً۔

درج ذیل مثالوں میں غور کریں:

وَصَلْتُ الجامعةَ في الساعةِ التاسعةِ والنصفِ۔	میں ساڑھے نو بجے یونیورسٹی پہنچا۔
رَجَعْتُ مِنَ السُّوْقِ فِي السَّاعةِ السابعةِ وعشرِيْنَ دقيقةً	میں سات بج کر بیس منٹ پر بازار سے واپس آیا۔
بدأت الحفلة في الساعةِ الخامسةِ إلا النصفَ۔	ساڑھے چار بجے پروگرام شروع ہوا۔
خرج المدرسُ مِنَ المدرسةِ فِي السَّاعةِ العاشرةِ إلا عِشْرِيْنَ دَقِيْقَةً۔	دس بجنے میں بیس منٹ باقی تھے کہ استاد اسکول سے نکلے۔
الساعةُ الآنَ الرابعةُ وأربعُوْنَ دقيقةً۔	ابھی چار بج کر چالیس منٹ ہوئے ہیں۔

10.5.4 حروف مشبہ بالفعل ''لَعَلَّ'' کا استعمال

پچھلی اکائی میں ہم نے پڑھا کہ حرف مشبہ بالفعل ''لَعَلَّ'' ترجی یعنی آس، امید اور اور اشفاق یعنی خوف اور اندیشہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ دیگر حروف مشبہ بالفعل کی طرح ''لَعَلَّ '' بھی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ ذیل میں ''لَعَلَّ'' کے اعراب اور دونوں معانی کی مثالیں ذکر کی جا رہی ہیں انہیں ذہن نشین کرلیں۔

ترجی		اشفاق	
لَعَلَّ الْمُسَافِرَ يَعُوْدُ.	کاش کہ مسافر لوٹ آئے۔	لَعَلَّكَ تَفْشَلُ.	شاید آپ ناکام ہو جائیں۔
لَعَلَّكَ تَنْجَحُ.	کاش کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔	لَعَلَّ الْقِطَارَ مُتَأَخِّرٌ.	شاید (مجھے اندیشہ ہے کہ) ٹرین لیٹ ہے۔

10.5.5 بینَ کا استعمال

''بَيْنَ'' ظرف ہے جس کا معنی ہے ''درمیان میں''، '' بیچ میں''۔ یہ ظرف مبہم ہے اور اپنے معنی کی وضاحت کے لیے دو یا دو سے زائد چیزوں کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ یہ مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اور ظرف کی وجہ سے محلاً منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

رَجَعْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ.	میں عصر اور مغرب کے درمیان مدرسہ سے لوٹا۔
التَفْرِيْقُ بَيْنَ الرَأْيِ وَالْحَقِيْقَةِ.	رائے اور حقیقت کے درمیان فرق۔
تَقَعُ الْجَامِعَةُ بَيْنَ الْجَبَلِ وَالنَّهْرِ.	یونیورسٹی پہاڑ اور دریا کے درمیان واقع ہے۔

أَتَنَاوَلُ الْغَدَاءَ بَيْنَ السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ وَالثَّانِيَةِ ظُهْراً. میں دوپہر کا کھانا ایک اور دو بجے کے درمیان کھاتا ہوں۔

نوٹ: "بین" اگر دو ضمیروں کے درمیان آئے تو اسے دہرایا جائے گا۔ جیسے:

هذَا بَينِي وَبينَك. یہ معاملہ میرے اور تمھارے درمیان ہے۔

هذَا فِراقُ بيني وبَينِكُم. (یہ ہمارے اور آپ کے درمیان جدائی ہے۔)

10.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

(أ):10.6.1 درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(1)لزيارة مَنْ ذَهَبَ زكريا؟

(2)متى ذَهَبَ؟

(3)أين يذهبُ حامدٌ بعد صلاةِ الفجرِ؟

(4) متى يَرْجِعُ من السّوقِ؟

(5)ماذا يَفْعَلُ في البَيْت؟

(6) متى يَذْهَبُ إلى المَصْنع؟

(7)كم عاملًا يعملُ في مصنعِه؟

(8) كَمْ مهندِسًا يعملُ في مصنعِه؟

(ب):10.6.2 مندرجہ ذیل جملوں کو درست کیجیے۔

(1)حامدٌ ابنُ موسى.

(2)يذهبُ حامدٌ إلى السّوق أحْيَانًا.

(3)يذهب حامدٌ إلى المصنع في السَّاعَةِ الثامنة، والنّصفِ.

(4) يذهبُ حامدٌ إلى المصنَع بعد صلاةِ الظهرِ أيضًا.

(5)يجلسُ في البيت بعد صلاةِ العَصْرِ.

(6) مصنعُ حامدٍ كبيرٌ.

(ج):10.6.3 مثالوں میں غور کریں اور آنے والے افعال کو مضارع میں تبدیل کیجیے۔

كَتَبَ يَكْتُبُ	جَلَسَ يَجْلِس	ذَهَبَ يَذْهَبُ	سَمِعَ يَسْمَعُ
دَخَلَ......	غَسَلَ......	رَكَعَ......	فَهِمَ......
خَرَجَ......	رَجَعَ	رَفَعَ......	لَعِبَ......
سَجَدَ......	نَزَلَ......	فَعَلَ......	حَفِظَ ......
أَكَلَ......	كَسَرَ......	سَأَلَ......	شَرِبَ......
قَتَلَ......	ضَرَبَ......	فَتَحَ......	رَكِبَ......

(د):10.6.4 درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کیجیے۔

(1)......................... أبي إلى السوق كلَّ صباح۔

(2)متى .... أبوك من المصنع؟

(3)......................... أحمد القهوةَ و......................... يوسف الشايَ۔

(4)أخي .... الصُحُفَ و......................... الأَخْبَارَ من الإذاعةِ كلَّ صباحٍ۔

(5)......................... المدرسُ على السَّبُورَةِ۔

(6) .... هشامٌ وجْهَهُ بالصّابُونِ۔

(7)......................... المديرُ مِنَ المَدْرَسَهِ في الساعةِ الثانيةِ۔

(ہ):10.6.5 آنے والے جملوں کو پڑھیے، اور اس میں موجود اعداد کو حروف کی شکل میں تحریر کیجیے۔

(1)في الشَّهْر 29 أو 30 يومًا.

(2)في هذه الحافلةِ 25 راكبًا.

(3)جَاءَ اليومَ 22 طالبًا جديدا.

(4)في هذا الكتاب 21 درسًا.

(5)هذا الملعب طُولُه 28 مِتْرًا وعَرْضُهُ 24 مِترًا.

(6)كَمْ كِيْلُو مِتْرًا المسافةُ بين المدينةِ والمَطَارِ؟ الْمَسَافةُ بينَها 23 كيلُو مِتْرًا.

(7)هذا الدفتر طولُه 27 سَنْتِيْمِتْرًا.

(و):10.6.6 درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

دائِمًا أَحْيَانًا مُتَأَخِّرًا مَرَّةً أخْرى

10.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

10.7.1: (الف)

الماضي	المضارع
1۔ ذَهَبَ عليٌ إلى المدرسةِ أمس.	(1)يذهبُ عَلِيٌ إلى المدرسةِ كلَّ يومٍ.
2۔ قَرَأَ إسماعيلُ القرآن.	(2)يقرأ إسماعيلُ القرآن بعدَ صلاةِ الفجرِ كلّ يومٍ.
3۔ غَسَلَ الرَّجُلُ سيارتَه.	(3)يَغسِلُ الرَّجلُ سيارَتَهُ كلَّ أسبوعٍ.

10.7.2: (ب) (اعداد)

(21)وَاحِدٌ وّعِشْرُوْنَ طَالِبًا
(22)اِثْنَانِ وَّعِشْرُوْنَ طَالبًا
(23)ثَلَاثَةٌ وعِشْرُوْنَ طَالبًا
(24)أَرْبَعَةٌ وعِشْرُوْنَ طَالبًا
(25)خَمْسَةٌ وعِشْرُوْنَ طَالبًا
(26) سِتَّةٌ وعِشْرُوْنَ طَالبًا
(27) سَبْعَةٌ وعِشْرُوْنَ طَالبًا
(28) ثَمَانِيَةٌ وعِشْرُوْنَ طَالبًا
(29) تِسْعَةٌ وعِشْرُوْنَ طَالبًا
(30) ثَلَاثُوْنَ طَالِبًا

10.7.3: (ج) مُبَكِّرًا × مُتَأَخِّرًا

(1)ذهبت إلى المدرسةِ اليوم مُبكّرًا۔ ورجعتُ إلى البيتِ مُتَأَخِّرًا
(2)ذَهَبَتْ لَيْلٰى إلى الجَامِعَةِ مُتَأَخِّرةً.
(3) ذَهَبتِ الطّبِيْبَةُ اليومَ إلى المستشفٰى مُبَكِّرَةً.

10.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

10.8.1(أ)

(1) ذهبَ زكريا لزيارةِ حامدٍ.
(2) ذهبَ بعد صلاةِ الظّهر.
(3) يَذْهَبُ حَامِدٌ إلى السّوقِ بعدَ صلاةِ الفجرِ.
(4) يَرْجِعُ من السّوقِ في السَّاعَةِ السَّابِعَةِ وأحْيَانًا في الساعةِ الثامنةِ.
(5) يَقْرَأ الصُحُفَ ويَسْمَعُ الأخبارَ مِن الإذاعَةِ.
(6) يَذْهَبُ إلى الْمَصْنعِ في السَّاعَةِ التَّاسِعَةِ والنِّصْفِ.
(7) يَعْمَلُ مائةٌ وخمسةٌ وعشرون عَامِلًا في مصنِعه.
(8) يَعْمَلُ مُهَنْدِسَانِ في مَصْنعِه.

10.8.2(ب)

(1)حامدٌ أبو موسى.
(2)يذهبُ حامدٌ إلى السوقِ دائمًا.
(3)يذهبُ حامدٌ إلى المصنع في السَّاعةِ التاسعةِ والنصفِ.
(4) لا يذهبُ حامدٌ إلى المصنعِ بعد صلاةِ الظهرِ.
(5)يَجْلسُ في مكتبهِ بَعْدَ صلاةِ الْعَصرِ.
(6) مصنعُ حامدٍ لَيْسَ بكبيرٍ.

10.8.3(ج)

(1)دَخَلَ . يَدْخُلُ	(6)غَسَلَ . يَغْسِلُ	(11)رَكَعَ . يَرْكَعُ	(16)فَهِمَ . يَفْهَمُ
(2)خَرَجَ . يَخْرُجُ	(7)رَجَعَ . يَرْجِعُ	(12)رَفَعَ . يَرْفَعُ	(17)لَعِبَ . يَلْعَب
(3)سَجَدَ . يَسْجُدُ	(8)نَزَلَ . يَنْزِلُ	(13)فَعَلَ . يَفْعَلُ	(18)حَفِظَ . يَحْفَظُ
(4)أَكَلَ . يَأْكُلُ	(9)كَسَرَ . يَكْسِرُ	(14)سَأَلَ . يَسْأَلُ	(19)شَرِبَ . يَشْرَبُ
(5)قَتَلَ . يَقْتُلُ	(10)ضَرَبَ . يَضْرِبُ	(15)فَتَحَ . يَفْتَحُ	(20)رَكِبَ . يَرْكَبُ

10.8.4(د)

(1)يذهبُ أبي إلى السُّوقِ كلَّ صباحٍ.

(2)متى يرجِعُ أبوكَ من المصنع؟

(3)يَشرَبُ أحمدُ نِ القهوةَ ويَشْرَبُ يوسفُ نِ الشَّايَ.

(4)أخي يَقْرَأُ الصُّحُفَ ويَسْمَعُ الأخبارَ من الإذاعَةِ كلَّ صباحٍ.

(5)يَكْتُبُ المُدرّسُ على السبّورةِ.

(6) يَغْسِلُ هشامٌ وجْهَهُ بالصَّابُونِ.

(7)يَرْجِعُ المديرُ من المدْرسَةِ في السَّاعَةِ الثَّانيةِ.

10.8.5(ه)

(1)في الشهرِ تسعةٌ وعِشْرُونَ أو ثَلَاثُوْنَ يومًا.

(2)في هذهِ الحافلةِ خَمْسَةٌ وعِشْرُوْنَ رَاكِبًا.

(3)جَاء اليومَ اثنَانِ وعِشْرُوْنَ طَالبًا جَدِيْدًا.

(4) في هذا الكتَابِ وَاحِدٌ وعِشْرُوْنَ دَرْسًا.

(5)هذا المَلْعبُ طولُه ثمانيةٌ وعِشْرُوْنَ مِتْرًا وعَرْضُهُ أربعةٌ وعِشْرُوْنَ مترًا.

(6)كم كيلُو مترًا المَسافةُ بين المدينة والمطار؟ المَسافةُ بينهما ثَلثَةٌ وعِشْرُوْنَ كِيْلو مِترًا.

(7)هذا الدفترُ طولُه سَبْعَةٌ وعِشْرُوْنَ سَنْتِمِتْرًا.

10.8.6(و)

(1)يشرَبُ حامدٌ اللبَنَ دائمًا فِي الصَّباحِ.

(2)أبِيْ يَذْهَبُ إلى الْمَكْتَبِ أَحْيانًا.

(3)دَخلتُ فِي الصَّفِ مُتَأخِّرًا.

(4) سَأَلَ الطَّالِبُ هذَا السؤالَ مَرَّةً أُخْرٰى.

10.9 اکتسابی نتائج

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے جانا کہ :

- فعل مضارع عموماً موجودہ زمانہ پر دلالت کرتا ہے۔
- فعل ماضی کے شروع میں ''أتين'' میں سے کوئی ایک حرف داخل کر کے فعل مضارع بنایا جاتا ہے۔
- فعل مضارع کے عین کلمہ کی حرکت کے اعتبار سے اسے چند ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں چار کثیر الاستعمال ہیں۔
- وقت بتانے کے لیے ''واو'' کے ذریعے گھنٹہ میں منٹ کا اضافہ کرتے ہیں اور ''إلا'' کے ذریعے گھنٹہ میں منٹ کم کرتے ہیں۔
    - جیسے: الساعة الرابعة والنصف (ساڑھے چار بجے) اور الساعة الرابعة الا النصف (ساڑھے تین بجے)
- ''بَيْنَ'' دو یا دو سے زیادہ چیزوں کی طرف مضاف ہوتا ہے۔
    - جیسے: جَلَسْتُ بَيْنَ خَالِدٍ وحَامِدٍ. (میں خالد اور حامد کے درمیان بیٹھا)
- 21-99 تک اعداد کی تمیز مفرد منصوب ہو گی۔

10.10 کلیدی الفاظ

دائمًا	:	ہمیشہ
أَحْيَانًا	:	کبھی کبھی/بسا اوقات
مَرَّةً أخرٰى	:	دوبارہ، دوسری مرتبہ
مَكْتَبٌ (ج) مَكَاتِبُ	:	آفس
عَامِلٌ (ج) عُمَّالٌ	:	ملازم، کاریگر
طُوْلٌ	:	لمبائی
عَرْضٌ	:	چوڑائی
مَسَافَةٌ (ج) مَسَافَاتٌ	:	فاصلہ، مسافت

كِيْلُوْ مِتَرْ (ج) كِيْلُوْ مِتْرَاتٌ : کیلو میٹر

سَنْتِمِتْر (ج) سينتِمِتْرات : سینٹی میٹر

مِتْرٌ (ج) أمتارٌ : میٹر

عَمِلَ : وہ کام کیا

فَعَلَ : اس نے کیا

رَكَعَ : اس نے رکوع کیا

رَكِبَ : وہ سوار ہوا

سَجَدَ : اس نے سجدہ کیا

10.11 نمونہ امتحانی سوالات

10.11.1 معروضی سوالات

1۔ فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a) چار (b) دو (c) تین

2۔ ...... کو علامت مضارع سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(a) أ، ب، ت، ث (b) ي، ت، أ، ن (c) أ، ت، ي، م

3۔ فعل مضارع کا فاء کلمہ مفتوح اور لام کلمہ ...... ہوتا ہے۔

(a) مضموم (b) مفتوح (c) مکسور

4۔ ماضی اور مضارع میں ابواب کا علم ...... کلمہ سے ہوتا ہے۔

(a) فاء (b) عین (c) لام

5۔ پونے نو 8:45 بجے کو عربی میں ... کہتے ہیں۔

(a) التاسعةُ إلاربعًا (b) التاسعة والنصف (c) التاسعة والربع

6۔ لعلّ امید اور ...... کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(a) خوشی (b) غم (c) خوف

7۔ ان میں سے کون باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے ہے۔

(ا)رَجَع　　(b)دَخَل　　(c) شَرِبَ

8۔ ان میں سے کون باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے نہیں ہے۔

(a)سَجَد　　(b)فَهِمَ　　(c)حَفِظ

9۔ ان میں سے کون صحیح نہیں ہے۔

(a)وَاحِدٌ وّعِشْرُوْنَ طَالِبًا　　(b)سَبْعٌ وعِشْرُوْنَ طَالبًا　　(c) سَبْعَةٌ وعِشْرُوْنَ طَالبًا

10۔ مَكْتَبٌ (ج) مَكَاتِبُ

(a)لائبریری　　(b)آفس　　(c)گھر

10.11.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ فعل مضارع بنانے کا طریقہ بتلائیں اور اس کے ابواب کے بارے میں نوٹ لکھیں۔

2۔ درج ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

ذهب زكريا لزيارة حامد بعد صلاة الفجر ولكنه ما وجده في البيت فقال لابنه موسى۔ أين أبوك۔ قال: ذهب إلى السوق سأل زكريا ماذا يفعل أبوك في البيت قال له موسى يقرأ الصحف ويُشاهد الأخبار من التلفاز ويذهب إلى المصنع الساعة الثامنة صَباحًا۔

3۔ آنے والی عبارت کو درست کریں۔

1) ذهب حامد إلى السوق أحيانا

2) ذهب حامد إلى المصنع بعد صلاة الظهر أيضا

3) رجع حامد من السوق الساعة التاسعة إلا ربعًا كل يومٍ

4۔ درج ذیل جملوں میں ماضی کو مضارع میں تبدیل کریں اور اس کا ترجمہ لکھیں۔

1) قرأ اسماعيل الدرس　　2) غسلت فاطمة يدها　　3) نزلنا من الدور الأول إلى المكتب

4) شرب الطفل اللبن　　5) خرجت خديجة من الفصل وذهبت إلى المديرة۔

5۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پر کریں۔

1) ....أحمد القهوة و..................يوسف الشاي　　2)..................هشام وجهه بالصابون

3) ....المدير من المدرسة في الساعة الثانية　　4) ....الولد الدرس

5) ....خالد التفاح

10.11.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ معدود مذکر کے ساتھ 21 سے 30 تک کے اعداد عربی میں لکھیے۔

2۔ فعل ماضی سے مضارع بنانے کا قاعدہ بیان کیجیے۔

3۔ فعل ماضی کے ابواب جو سبق میں بیان کیے گئے ہیں، بالتفصیل تحریر کیجیے۔

10.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1.	دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصه دوم)	ف۔عبد الرحيم
2.	جامع الدروس العربية	مصطفى الغلاييني
3.	آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
4.	النحوالواضح	علي الجارم، مصطفى أمين
5.	النحو العربي بين أحكام ومعانٍ	الدكتور محمد فاضل السامرائي
6.	النحو الوظيفي	الدكتور عاطف فضل محمد

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1 https://islamhouse.com/ar/books/398778/

2 https://archive.org/details/WAQ33751

3 http://quranacademy.com/SnapshotView/Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)

4 https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

5 https://ia800104.us.archive.org/20/items/FP144627/01_144627.pdf

6https://ia601602.us.archive.org/21/items/alnahoo_alwedheefi/alnahoo_alwedheefi.pdf

اکائی۔11

الدرس الحادي عشر

اکائی کے اجزا

11.0 تمہید

11.1 مقصد

11.2 اصل متن

11.3 متن کا ترجمہ

11.4 اصل متن پر مبنی قواعد

11.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

11.6 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

11.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

11.8 اکتسابی نتائج

11.9 کلیدی الفاظ

11.10 نمونہ امتحانی سوالات

11.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

11.0 تمہید

پچھلے اکائی میں ہم نے فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کا قاعدہ سیکھا، اس اکائی میں ہم فعل مضارع کی اسناد مختلف ضمیروں کی طرف کریں گے۔ جمع مذکر غائب کے لیے علامتِ مضارع ''ي'' کے علاوہ ہم فعل کے اخیر میں '' و''، ''ن''کا اضافہ کریں گے۔ جیسے:

يَذْهَبُ	سے	يَذْهَبُوْنَ	(وہ سب (مرد) جاتے ہیں یا جائیں گے)
يَفْتَحُ	سے	يَفْتَحُوْنَ	(وہ سب (مرد) کھولتے ہیں یا کھولیں گے)
يَضْرِبُ	سے	يَضْرِبُوْنَ	(وہ سب (مرد) مارتے ہیں یا ماریں گے)
يَنْصُرُ	سے	يَنْصُرُوْنَ	(وہ سب (مرد) مدد کرتے ہیں یا کریں گے)

اس کے علاوہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کا صیغہ ایک ہی ہوگا، سیاق وسباق سے اس کے معنی متعین کیے جائیں گے۔ جیسے: يَذْهَبُ سے تذْهَبُ

جمع مؤنث غائب کے لیے اخیر میں ''نون'' کا اضافہ کیا جائے گا اور لام کلمہ ساکن ہوگا۔ جیسے:

يَذْهَبُ	سے	يَذْهَبْنَ	(وہ سب (عورتیں) جاتی ہیں یا جائیں گی)
يفتح	سے	يَفْتَحْنَ	(وہ سب (عورتیں) کھولتی ہیں یا کھولیں گی)
ينصر	سے	يَنْصُرْنَ	(وہ سب (عورتیں) مدد کرتی ہیں یا کریں گی)

واحد متکلم کے لیے فعل ماضی کے شروع میں علامتِ مضارع میں سے ہمزہ کا اضافہ کیا جائے گا اور لام کلمہ کو رفع دیا جائے گا۔ جیسے:
أذهَبُ، أَنْصُرُ

فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں خاص کرنے کے لیے فعل مضارع کے شروع میں ''س''کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: يَذْهب سے سَيَذْهب اور يَفْتَحُ سے سَيَفْتَحُ

فعل مضارع کو منفی بنانے کے لیے فعل کے شروع میں '' لائے نفی''کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

يفعَلُ	سے	لا يَفْعَلُ
يكتبُ	سے	لا يَكْتُبُ
ينصرُ	سے	لا يَنْصُرُ

11.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ :

- فعل مضارع کی اسناد "هُمْ، هِيَ، هُنَّ، أنْتَ، أنا" (ضمیروں) کی طرف کس طرح کی جاتی ہے اس کو سیکھیں گے۔
- مضارع جو موجودہ اور آئندہ دونوں زمانوں کا معنی دیتا ہے، اس کو مستقبل کے لیے کس طرح مخصوص کیا جاتا ہے، اس سے واقف ہوں گے۔
- فعل مضارع مثبت کو منفی میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے اس کو جان لیں گے۔
- مصدر کی تعریف اور اس کے استعمال سے واقف ہوں گے۔
- "أَمَّا" جو حرف ہے اور کسی چیز کی تفصیل بتانے کے لیے لایا جاتا ہے اس کے بارے میں بھی پڑھیں گے۔

11.2 اصل متن

(في الحافلة)

الأول	:	السلام عليكم.
الثاني	:	وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته.
الأول	:	ما اسمك يا أخي؟
الثاني	:	اسمي عبدُ الله وما اسمك؟
الأول	:	اسمي فيصلٌ. أطالبٌ أنت يا عبد الله؟
عبد الله	:	نعم.
فيصل	:	أين تَدْرُسُ يا أخي؟
عبدالله	:	أَدْرُسُ بجامعة الرياض.
فيصل	:	في أَيِّ كليةٍ تَدْرُسُ؟
عبدالله	:	أَدْرُسُ في كلّية الهَنْدَسَةِ.
فيصل	:	في أيِّ سَنَةٍ تَدْرُسُ؟
عبدالله	:	أَدْرُسُ في السَّنَةِ الثانيةِ.
فيصل	:	أتَعْرِفُ المُهَنْدِسَ سَلْمَانَ؟
عبدالله	:	طَبْعاً. هو أستاذي. هو أحْسَنُ مدرّسٍ في الكلّية.
فيصل	:	من هؤلاء الْفِتْيَة الذين معَك؟ كَأَنَّهُمْ إِخْوَتُك.
عبدالله	:	نعم. هؤلاء إخوتي. لِي أربعةُ إِخْوَةٍ وثلاثُ أَخَواتٍ.
فيصل	:	أين يَدْرُسُ هؤلاء؟

عبدالله	:	أمّا إخوتي فكلّهم يَدْرُسُونَ بالجامعة. عِيْسىٰ ـ وهو أكبر منّي ـ يَدْرُسُ في كلّية الطبّ. وإبراهيم يَدْرُسُ في كلّية التِّجارة ـ وإسْحٰقُ يَدْرُسُ في كلّية الآدَاب ـ وإسماعيل يدرس في كلّية العُلُوْم. وهؤلاء الثلاثةُ أصغر مني. وأمّا الأخوات فيَدْرُسْنَ في المَدْرَسَةِ المُتَوَسِّطة. زينبُ تَدْرُسُ في السنة الأولى وسَلْمى تَدْرُسُ في السنة الثانية ولَيْلى تَدْرُسُ في السنة الثالثة.
فيصل	:	في أيّ مدرسةٍ تَدْرُسُ أَخَوَاتُك؟
عبدالله	:	يَدْرُسْنَ في مدرسة خالدِ بْنِ الوَلِيْدِ للْبَنَاتِ بِمكّةَ.
فيصل	:	أين تَسْكُنُوْنَ أَنْتُم؟
عبدالله	:	إخْوَتِيْ يَسْكُنُونَ في مهاجع الجامعة. أما أنا فأَسْكُنُ مَعَ قَرِيبٍ لي.
فيصل	:	أ متزوّجٌ أنتَ يا عبدالله؟
عبدالله	:	لا ـ لَسْتُ بمتزوّجٍ ـ
فيصل	:	ما عُنْوَانُك؟
عبدالله	:	هذه بِطاقَتي فيها عُنْواني.
فيصل	:	أَشْكُرُك يا أخي. أنا مسرور بِلقائك...أنا سَأَنْزِلُ في المَحَطَّة القادِمةِ.
عبدالله	:	في أمان الله ، وإلى اللِّقاء.
السائق (لفيصل)	:	هذا الباب للدُّخُوْلِ يا أخي. النُّزُولُ مِنْ هُنَاك.

11.3 متن کا ترجمہ

(بس میں)

پہلا شخص	:	السلام علیکم
دوسرا شخص	:	وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پہلا شخص	:	بھائی! آپ کا نام کیا ہے؟
دوسرا شخص	:	میرا نام عبداللہ ہے۔ اور آپ کا نام کیا ہے؟
پہلا شخص	:	میرا نام فیصل ہے۔ عبداللہ کیا تم طالب علم ہو؟
عبداللہ	:	ہاں۔

فیصل	:	بھائی تم کہاں پڑھ رہے ہو؟
عبداللہ	:	میں ریاض یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہوں۔
فیصل	:	تم کس کالج میں پڑھتے ہو؟
عبداللہ	:	میں انجینئرنگ کالج میں پڑھ رہا ہوں۔
فیصل	:	تم کون سے سال میں پڑھ رہے ہو؟
عبداللہ	:	میں سال دوم میں پڑھ رہا ہوں۔
فیصل	:	کیا تم انجینئر سلمان کو جانتے ہو؟
عبداللہ	:	بالکل! وہ میرے استاد ہیں اور کالج کے سب سے بہترین استاد ہیں۔
فیصل	:	یہ نوجوان کون ہیں جو تمہارے ساتھ ہیں؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمہارے بھائی ہیں؟
عبداللہ	:	ہاں! یہ سب میرے بھائی ہیں، میرے چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔
فیصل	:	یہ لوگ کہاں پڑھ رہے ہیں؟
عبداللہ	:	میرے سبھی بھائی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ عیسیٰ مجھ سے بڑے ہیں اور میڈیکل کالج میں زیر تعلیم ہیں۔ اور ابراہیم کامرس کالج میں پڑھ رہے ہیں اور اسحاق آرٹس کالج میں پڑھ رہے۔ اور اسماعیل سائنس کالج میں اور یہ تینوں عمر میں مجھ سے چھوٹے ہیں۔ اور میری بہنیں میڈل اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔ زینب سال اول میں پڑھ رہی ہے، سلمیٰ سال دوم (سکنڈ ائیر) میں اور لیلیٰ سال سوم (تھرڈ ائیر میں)
فیصل	:	تمہاری بہنیں کس مدرسہ میں پڑھ رہی ہیں؟
عبداللہ	:	وہ سب مدرسہ خالد بن ولید برائے نسواں مکہ میں زیر تعلیم ہیں۔
فیصل	:	تم سب کہاں رہتے ہو؟
عبداللہ	:	میرے سب بھائی یونیورسٹی کے ہاسٹل میں رہتے ہیں اور میں اپنے ایک رشتہ دار کے ساتھ رہتا ہوں۔
فیصل	:	عبداللہ! کیا تم شادی شدہ ہو؟
عبداللہ	:	نہیں! میں غیر شادی شدہ ہوں۔ (میری شادی نہیں ہوئی)
فیصل	:	تمہارا پتہ کیا ہے؟
عبداللہ	:	یہ میرا شناختی کارڈ ہے اس میں میرا پتہ ہے۔

فیصل	:	بھائی تمہارا شکریہ آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔ میں اگلے اسٹیشن پر اترنے والا ہوں۔
عبداللہ	:	في أمان الله۔ اللہ حافظ
ڈرائیور (فیصل سے)	:	یہ باب الداخلہ ہے، جناب! آپ وہاں سے اتریں۔

11.4 اصل متن پر مبنی قواعد

11.4.1

پچھلے اکائی میں ہم فعل مضارع سے واقف ہوئے تھے اور ھوَ ضمیر کی طرف فعل مضارع کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے اسے جانا تھا۔ اس اکائی میں ہم فعل مضارع کے اسناد مندرجہ ذیل ضمیروں کی طرف کس طرح کی جاتی ہے اسے جانیں گے۔

(1) هُم (وہ سب) (2) هي (وہ ایک عورت) (3) هُنَّ (وہ سب عورتیں)

(4) أنتَ (تم ایک مرد) (5) أنا (میں)

1۔ جیسا کہ ہم جان چکے کہ فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کے لیے اس کے شروع میں ہم علامت مضارع (أ، ت، ي، ن) میں سے کوئی ایک حرف کا اضافہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ذهَبَ ماضی سے فعل مضارع واحد مذکر کا صیغہ بنانا ہو تو وہ۔ "یَذْهَبُ" ہو جائے گا۔ اسی طرح اس صیغہ کو جمع میں تبدیل کرنے کے لیے اس کے اخیر میں "ون" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: یَذْهَبُوْنَ، یَدْرُسُوْنَ

إخوتي يدرسون في الجامعةِ — میرے بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں۔

2۔ تذهب : وہ جاتی ہے — واحد مؤنث غائب

جیسے: ماذا تفعل آمنةُ الآنَ — آمنہ اب کیا کر رہی ہے؟

تقرأ الآن الكتابَ — وہ اب کتاب پڑھ رہی ہے۔

3۔ یَذْهَبْنَ : وہ سب جاتی ہیں — جمع مؤنث غائب

جیسے: إِخْوَتِيْ يَدْرُسُوْنَ فِيْ الْجَامِعَةِ وَ أَخَوَاتِيْ يَدْرُسْنَ فِيْ الْمَدْرَسَةِ

میرے بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں اور میری بہنیں اسکول میں پڑھتی ہیں۔

4۔ تذهَبُ : تو جاتا ہے/وہ جاتی ہے

یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کے لیے اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔ سیاق وسباق سے اس کی ضمیر اور فاعل کو متعین کیا جائے گا۔

5۔أَذْهَبُ : میں جاتا ہوں

جیسے: أينَ تذهب؟أذهبُ إلى الجامعةِ تم کہاں جا رہے ہو؟ میں یونیورسٹی جا رہا ہوں

11.4.2 فعل مضارع پر "س" کا داخل ہونا

ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل مضارع دو معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ حال اور مستقبل جیسے:

یذهَبُ وہ جاتا ہے/جائے گا

اگر فعل مضارع میں مستقبل کا معنی مخصوص کرنا ہو تو مضارع سے پہلے "س" لگا دیتے ہیں۔ جیسے: سَیَفْتَحُ (وہ کھولے گا)، سَیَقُوْلُ(وہ کہے گا)سَیَذْهَبُ(وہ جائے گا)

مثال جملے کی صورت میں

(1)سَیَذْهَبُ صَدِیْقِيْ إِلَی الْجَامِعَةِ غَدًا (میرا دوست کل یونیورسٹی جائے گا)

(2)سَیَفْتَحُ الْبَابَ (وہ دروازہ کھولے گا)

11.4.3 فعل مضارع کو منفی بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی کو منفی بنانے کے طریقے میں ہم نے پڑھا کہ فعل ماضی سے پہلے "ما" لانے سے وہ فعل منفی ہو جائے گا۔ جیسے:

مَا سَمِعَ الْوَلَدُ قَوْلَ الأُسْتَاذِ (لڑکے نے استاد کی بات نہیں سنی)

مضارع کو منفی بنانے کے لیے اس پر "لا" داخل کرتے ہیں۔

جیسے: لَا تَذْهَبُ (تو نہیں جاتا ہے)

إن اللهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا (بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا ہے)

11.4.4 مصدر

مصدر وہ لفظ ہے جو کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے لیکن اس میں زمانہ پایا نہ جائے۔

جیسے: دَخَلَ (وہ داخل ہوا)

یَدْخُلُ (وہ داخل ہوتا ہے)

دُخُوْلٌ (داخل ہونا)

ان تینوں کلمات میں اول الذکر دو کلمات میں زمانہ پایا جارہا ہے اور ان میں فاعل بھی موجود ہے جب کہ تیسرے کلمہ میں زمانہ اور فاعل نہیں پایا جارہا ہے۔ کیوں کہ وہ مصدر ہے۔

عربی زبان میں مصدر کئی وزنوں اور شکلوں میں آتا ہے۔ اس اکائی میں ان میں سے صرف ایک وزن فُعُوْلٌ پر بحث کی گئی ہے۔ اس کی دیگر مثالیں نیچے ملاحظہ کریں۔

(1) خُرُوْجٌ نکلنا خَرَجَ سے

(2) وُصُوْلٌ پہنچنا وَصَلَ سے

(3) جُلُوْسٌ بیٹھنا جَلَسَ سے

(4) سُجُوْدٌ سجدہ کرنا سَجَدَ سے

مصدر چوں کہ اسم ہے اس لیے اس پر " ال" اور " تنوین" آتی ہے۔

جیسے: الرُّكُوْعُ قَبْلَ السُّجُوْدِ رکوع سجدہ سے پہلے ہے۔

خَرَجْنَا مِنَ الْفَصْلِ قَبْلَ دُخُوْلِ الْمُدَرِّسِ ہم کلاس سے نکلے استاد کے داخل ہونے سے پہلے

11.4.5 أمّا حرفِ تاکید ہے اور یہ عربی زبان میں کثیر الاستعمال حروف میں سے ہے یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب دو یا دو سے زائد چیزوں کے متعلق گفتگو ہو، اس کے معنی ہیں (اب رہا) جیسے:

المسافر الاول قصيرٌ أمّا المسافر الثاني فهو شاب طويل

(پہلا مسافر پستہ قد ہے جب کہ دوسرا مسافر دراز قد نوجوان ہے)

بكم هذانِ القلمانِ؟ یہ دو قلم کتنے کے ہیں؟

هذا بريال أما ذاك فبعشرةٍ یہ ایک ریال کا ہے اب رہا وہ تو دس ریال کا ہے

11.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

(أ)11.5.1 درج ذیل سوالوں کے جوابات عربی میں دیجیے۔

1) بأيّ جامعة يدرس عبد الله ؟ 2) في أي كلية يدرس هو؟ 3) في أي كلية يدرس عيسى؟

4) في أي كلية يدرس إبراهيم ؟ 5) في أي كلية يدرس إسحاق؟ 6) في أي كلية يدرس إسماعيل؟

7) أين تدرس أخوات عبدالله ؟ 8)أين يسكن عبدالله ؟ 9) وأين يسكن إخوته ؟

(ب)11.5.2 آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

1) لا يعرِف عبدالله المهندسَ سلمانَ. 2) عبدالله متزوّج.

3) يدرس عبدالله في السنة الأولى. 4) نزل عبدالله من الحافلة قبل نُزُول فيصل.

(ج)11.5.3 درج ذیل سوالوں کے جوابات دیجیے، یہ سوالات اصل متن پر مبنی نہیں ہیں۔

(1)أين تدرس أنت؟ (2)أين تسكن؟ (3) أتعرف اللغة الفرنسية؟

(4)من أي إذاعة تسمع الأخبار؟ (5) أتعرف بيت المدرس؟

(د)11.5.4- آنے والی مثالوں پر غور کیجیے، اور پھر خالی جگہوں کو ذهب فعل کو مناسب ضمیروں کی طرف اسناد کرتے ہوئے پر کیجیے:

عبدالله يَدْرُسُ بجامعة الرياض وإخوته أيضاً يَدْرُسُوْنَ بجامعة الرياض، وأخواته يَدْرُسْنَ في المدرسة المتوسطة ـ زينب تَدْرُسُ في السنة الأولى.

(1)أبي......إلى السوق كل صباح. (2)الطلاب...... الآن إلى المدير.

(3)أختي ...... إلى المدرسة. (4) آمنة وفاطمة وعائشة ......الآن إلى المكتبة.

(5)أين ......أنت يا أحمد؟ (6) أنا.........الآن إلى المسجد.

(ہ)11.5.5 خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع کے ذریعے سے پر کیجیے۔

(1)الطلاب ......كرة القدم كل أُسبوع . (2)المدرّس ......الدرس على السَبّورة.

(3)أخواتى ....الثِياب بالصابون. (4) أنا ......القرآن كل صباح.

(5)أ ......الأخبار من الإذاعة كل يوم يا عبدالله؟ (6) الطالبات ......إلى المدرسة بحافلة المدرسة.

(7)أ ....الأذان في غرفتك يا عليّ ؟ (8) الطلاب ....المدرسَ أسئلةً كثيرةً.

(9)النساء ....التُفّاح. (10) المديرة ......الآن من مكتبها.

(11)أنا.........في كلية الهندسة.
(12) أختي.........الآن دُرُوْسَها في الدفتر.

(و)11.5.6 درج ذیل جملوں میں مبتدا کو جمع میں منتقل کیجیے۔

(1)الطالب يدخل الفصل. ....

(2)الرجل يأكل الأَرُزَّ . ...

(3)العامل يَعْمَلُ في المصنع ثمانيَ ساعاتٍ. ....

(4)التاجر يفتح الدكان في الساعة الثامنة. ....

(5)الطبيب يذهب الآن إلى المستشفى. ....

(6)أختي تبحث عن المِكْنَسة. ....

(7)المدرِّسة تدخل الفصلَ في الساعة السابعة. ....

(8)الطالبة تكتب الدرس. ....

(9)زميلة أختي تعرف اللغة الفرنسية. ....

(10)بنت عمّي تدرس في المدرسة الثانوية . ...

(ز)11.5.7 آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیے۔

(1)أين يدرس أخوك يا عليّ ؟ أين تدرس أختك يا عليّ ؟

(2)يشرب أبي القهوة. ....

(3)يلعب الطفل مع أخته. ....

(4)يذهب الطالب إلى المدرسة. ....

(5)أين يجلس المدرس. ....

(ح)11.5.8 درج ذیل جملوں کے افعال کو مضارع میں تبدیل کیجیے۔

(1)أنا ذهبت إلى السوق. أنا أذهب إلى السوق.

(2)غسل الولد وجهه بالصابون. ....

(3)الطلاب خرجوا من الفصل. ....

(4)بأيّ جامعة درست يا فيصل؟ ....

(5)الطالبات دخلن الفصل. ....

(6)لعِبت آمنة مع أختها. ....

(7)كتب المدرس الدرس على السَبورة. ....

(8)سأل الطلاب المدرس أسئلة كثيرة. ....

(9)نَزَل الرُكاب من الحافلة. ....

(10)غسلت أمي الثياب. ....

(ط)11.5.9 نیچے دی گئی دو مثالوں پر غور کیجیے اور بعد والے جملوں کو منفی میں تبدیل کیجیے۔

)أ) كَتَبَ أحمدٌ الدرس. مَا كَتَبَ أحمد الدرس.

)ب) يَكْتُبُ أحمد الدرس. لا يَكْتُبُ أحمد الدرس.

(1)أنا أشرب الشاي. ....

(2)لعبنا كرة القدم اليوم. ....

(3)أبي يذهب إلى السوق كلّ يوم. ....

(4)أختي تدرس بالجامعة. ....

(5)أحفظتِ سورةَ النَّبَأِ يا مريمُ؟ ....

(ی)11.5.10 آنے والی مثالوں پر غور کریں اور پھر سوالوں کے جواب حرف استقبال استعمال کرتے ہوے دیں۔

(أ) سَيَرْجِعُ المديرُ غداً.

(ب) سَأَذْهَبُ إلى مكة بعدَ أسبوعٍ إن شاء اللّٰهُ.

(ج) أذهب إلى اللعب كلَّ مساء. سَأذهب هذا المساءَ إلى المكتبة.

(1)متى يرجع أبوك من بغداد يا عليّ ؟ سَيَرْجِعُ بعْدَ أسبوع.

(2)أين تذهب هذا المساء؟ ....

(3)متى تكتب الرِّسالةَ إلى أمك يا يُونس؟ ....

(4)متى تغسِل السيارةَ يا ولد ؟ ....

(5)متى تذهب إلى الحلّاق يا هشام ؟ ....

(6)في أي مَحَطَّةٍ تنزِل يا أَخي ؟ ....

(ک)11.5.11 نیچے دی گئی ابتدائی دو مثالوں کو پڑھیے اور مذکورہ افعال کے مصادر اسی طرز پر لکھیے۔

المَاضِي	المُضَارِعُ	المَصْدَرُ	المَاضِي	المُضَارِعُ	المَصْدَرُ
دَخَلَ	يَدْخُلُ	دُخُوْلٌ	رَكِبَ	يَرْكَبُ	....
خَرَجَ	يَخْرُجُ	خُرُوْجٌ	سَجَدَ	يَسْجُدُ	....
جَلَسَ	يَجْلِسُ	....	رَكَعَ	يَرْكَعُ	....
نَزَلَ	يَنْزِلُ	....	صَعِدَ	يَصْعَدُ	....

(ل)11.5.12 آنے والے جملوں کو پڑھتے ہوئے ان میں موجود مصادر کو متعین کیجیے۔

(1)لِهذه الحافلة بابانِ : هذا للدخول وذاك للخروج.

(2)مَاتَ الرجل بعد رُجُوعِهِ من الحَجِّ.

(3)يدخل الطلاب الفصلَ قَبْلَ دُخُوْلِ المدرسِ بِخَمْسِ دقائِقَ ، ويخرجون بعد خُرُوجِه.

(4)قال لنا الطبيبُ : الجُلُوسُ هنا مع المريض مَمْنُوعٌ.

(5)الصُعُودُ على الْجَبَلِ صَعْبٌ والنُّزُوْلُ منه سَهْلٌ.

(6)أُحِبُّ رُكُوْبَ الخَيْلِ.

(7)قال حامدُ لِإِبْنِه ياسرٍ : سأذهب إلى السوق بعد رُجُوْعِكَ من المدرسة.

(م)11.5.13 آنے والی مثالوں پر غور کریں اور "أما" کا استعمال کرتے ہوے سوالوں کے جوابات دیجیے۔

(أ) أين تسكنون ؟

إخوتي يسكنون في مهاجع الجامعة ـ أمّا أنا فَأَسْكُنُ مع قريبٍ لِيْ.

(ب) أتعرف الإنكليزيةَ والفَرَنْسِيّةَ جيّداً يا حامدُ ؟

أمّا الإِنْكليزيّة فأَعْرِفُها جيّداً. وأمّا الفَرِنْسِيّةُ فدرستها قبل سنَوَاتٍ ولكنّي نَسِيْتُها الآن.

(ج) بكَمْ هذا الكتابُ وهذه المجلةُ ؟

أما الكتاب فهو بعشرة ريالات. وأما المجلةُ فهي بثلاثة ريالات.

(1)أين المستشفى وأين مكتبُ البَرِيْدِ ؟

.... أمام ذاك المسجد و......قريبٌ من السوق.

(2)في أي كلية يدرس حامد وعثمان ؟

............في كلية التجارة و......في كلية الطب.

(3)أين ذهب أبوك وأخوك؟

............إلى المستوصف و.........إلى الصيدلية.

11.6 درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے

(1)جاء أخي من مكة. جاء أخٌ لي من مكة. (جاء أحدُ إخْوَتي) .

(2)ذهبت لزيارة صديقي. ذهبت لزيارة صديقٍ لي. (=لزيارة أَحَدِ أصدقائي) .

(3)أسكُن مع قريبي. أسكن مَعَ قريبٍ لي. (=مع أحَدِ أَقْرِبَائي) .

11.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

11.7.1(أ)

1) يدرس عبدالله في جامعة الرياض. 2) يدرس عيسٰى في كلية الطب.

3) يدرس في كلية المهندسة. 4) يدرس إبراہيم في كلية التجارة.

5) يدرس إسحاق في كلية الآداب. 6) يدرس إسماعيل في كلية العلوم.

7) تدرس أخوات عبدالله في مدرسة خالد بن الوليد للبنات بمكة.

8) يسكن عبدالله مع قريب له. 9) يسكن إخوته في مهاجع الجامعة.

11.7.2(ب)

1) يعرف عبدالله المهندس سلمان. 2) عبدالله عزب.

3) يدرس عبدالله في السنة الثانية. 4) نزل عبدالله من الحافلة بعد نزول فيصل.

11.7.3(ج)

(1)أدرس في جامعة مولانا آزاد الوطنية الأردية.　　(2)أسكن في مهجع الجامعة.

(3)لا، لا أعرف اللغة الفرنسية.　　(4) أسمع الأخبار من إذاعة "العربية".

(5)نعم أعرف بيت المدرس.

11.7.4(د)

(1)يذهب　(2)يذهبون　(3) تذهب　(4) يذهبن　(5) تذهب　(6) أذهب

11.7.5(ه)

(1)يلعبون　(2)يكتب　(3) يغسلن　(4) أقرأ　(5) تسمع　(6) تذهبن

(7)تسمع　(8) يسألون　(9) يَقْطَعْنَ　(10)تخرج　(11) أدرس　(12) تكتب

11.7.6(و)

(1)الطلاب يدخلون الفصل　　(2)الرجال يأكلون الأرز

(3)العمال يعملون في المصنع ثماني ساعات　　(4)التجار يفتحون الدكاكين في الساعة الثامنة

(5)الأطباء يذهبون الآن إلى المستشفى　　(6)أخواتي يبحثن عن المكنسة

(7)المدرسات يدخلن الفصل في الساعة الثامنة　　(8) الطالبات يكتبن الدرس

(9)زميلات أختي يعرفن اللغة الفرنسية　　(10)بنات عمي يدرسْنَ في المدرسة الثانوية

11.7.7(ز)

(1)تشرب أمي القهوة　　(2) تلعب البنت مع أختها

(3)تذهب الطالبة إلى المدرسة　　(4) أين تجلس المدرسة

11.7.8(ح)

(1)يغسل الولد وجهه بالصابون　(2) الطلاب يخرجون من الفصل　(3) بأي جامعة تدرس يا فيصل

(4)الطالبات يدخلن الفصل　(5) تلعب آمنة مع أختها　(6) يكتب المدرس الدرس على السبورة.

(7)يسأل الطلاب المدرسَ أسئلةً كثيرةً (8) ينزل الركاب من الحافلة (9) تغسل أمي الثياب۔

(ط)11.7.9

(1)أنا لا أشرب الشاي (2) ما لعبنا كرة القدم اليوم (3) أبي لا يذهب إلى السوق كل يوم

(4)أختي لا تدرس بالجامعة (5) أما حفظت سورة النبأ يا مريم

(ی)11.7.10

(1)سأذهب هذا المساء إلى خالتي. (2) سأكتب الرسالة إلى أمي يوم الجمعة.

(3)سأغسل السيارة يوم الأحد. (4) سأذهب إلى الحلاق يوم العطلة.

(5) سأنزل في المحطة القادمة.

(ک)11.7.11

(1)جلوسٌ (2) نزولٌ (3) ركوبٌ (4) سجودٌ (5) ركوعٌ (6) صعودٌ

(ل)11.7.12

(1)الدخول، الخروج (2) رجوع (3) دخول، خروج

(4)جلوس (5) صعود، نزول (6) ركوب (7) رجوع

(م)11.7.13

(1)المستشفى أمام ذاك المسجد وأما البريد فهو قريب من السوق.

(2)حامد يدرس في كلية التجارة وأما عثمان فيدرس في كلية الطب.

(3)ذهب أبي إلى المستوصف وأما أ خي فذهب إلى الصدلية.

11.8 اکتسابی نتائج

اس سبق کو پڑھنے کے بعد ہم مندرجہ ذیل نکات سے واقف ہوئے:

- جمع مذکر غائب کے لیے فعل مضارع کے اخیر میں "و، ن" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: يكتُبُ سے يكتبون، يحضُرُ سے يحضرونَ، يجلس سے يجلسون، اسی طرح واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کے لیے ایک ہی صیغہ آتا ہے۔

جیسے: تذھب (تو جاتا ہے) تذھبُ (وہ جاتی ہے)۔ جمع موئنث غائب کے لیے فعل کے اخیر میں " ن " کا اضافہ کیا جاتا ہے۔
جیسے: يَنْصُرْنَ، يَذْهَبْنَ، يفْتَحْنَ، يجلِسْنَ

- واحد متکلم کے لیے فعل کے شروع میں علامت مضارع میں سے ہمزہ کا اضافہ کیا جاتا ہے اور لام کلمہ کو رفع دیا جاتا ہے۔

جیسے: أذهبُ، أنصرُ۔ أفتحُ وغیرہ

- اس اکائی میں ہم نے یہ بھی جانا کہ فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں خاص کرنے کے لیے اس کے شروع میں "س" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: يذهبُ سے سيذهبُ اور يفتح سے سيفتح
- نیز ہم نے یہ بھی جان لیا کہ فعل مضارع کو منفی بنانے کے لیے فعل کے شروع میں "لَا" نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: يفْعَلُ سے لا يفْعَلُ، يكتُبُ سے لا يَكْتُبُ۔

11.9 کلیدی الفاظ

دَرَسَ (يَدْرُسُ)	پڑھنا
نَزَلَ (يَنْزِلُ)	اترنا
عَرَفَ (يَعْرِفُ)	پہچاننا
قَرِيْبٌ (ج) أقْرِبَاء	رشتہ دار
مَحَطَّةٌ (ج) مَحَطّاتٌ	اسٹیشن
حَلّاق (ج) حَلّاقُوْنَ	حجام
أرُزٌّ	چاول
سَكَنَ (يَسْكُنُ)	رہنا
بَحَثَ عَنْ(يَبْحَثُ)	تلاش کرنا
مَاتَ (يَمُوْتُ)	مرنا
عُنْوَانٌ (ج عَنَاوِيْنُ)	عنوان/پتہ
ثَوْبٌ (ج ثِيَابٌ)	کپڑا
مُسْتَوْصَفٌ	کلینک

صَيْدَلِيَّةٌ	میڈیکل ہال
بِطاقَةٌ (ج بِطاقَاتٌ)	کارڈ
رِسالةٌ (ج رَسائِلُ)	خط
قَادِمٌ	آنے والا
خَيْلٌ(ج خُيُوْلٌ)	گھوڑا
شَكَرَ (يَشْكُرُ)	شکر ادا کرنا
صَعِدَ (يَصْعَدُ)	چڑھنا

11.10 نمونہ امتحانی سوالات

11.10.1 معروضی سوالات

1۔ فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں خاص کرنے کے لیے فعل مضارع کے شروع میں...... کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

(a)س (b)ک (c)ل

2۔ فعل مضارع کو منفی بنانے کے لیے فعل کے شروع میں...... کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

(a)س (b)لا (c)سوف

3۔ ''وہ سب جاتی ہیں'' کی عربی...... ہے

(a)يذهبْنَ (b) تذهبينَ (c)تذهبْنَ

4۔ ...... مصدر کا ایک وزن ہے۔

(a)فُعُوْلٌ (b)يفعلون (c)تفعلون

5۔ ان میں سے کون مصدر نہیں ہے۔

(a)خُرُوْجٌ (b)وُصُوْلٌ (c) يَسجُدُون

6۔ مصدر...... ہوتا ہے۔

(a)اسم (b)فعل (c)حرف

7۔ الطلاب...... إلى المدير ۔

a))يذهب (b) يذهبون (c)يذهبن

8۔ أنا ......القرآن كل صباح ۔

(a)يقرأ (b) نقرأ (c)أقرأ

9۔ يَكْتُبُ أحمد الدرس۔کا منفی جملہ ہوگا:... أحمد الدرس ۔

(a)لا يَكْتُبُ (b)سيَكْتُب (c)سوف يَكْتُب

10۔ مَاتَ الرجل بعد رُجُوعِهِ من الحَجِّ۔اس جملہ میں مصدر...... ہے۔

(a)مَاتَ (b)رُجُوعِ (c)الحَج

11.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔مندرجہ افعال کو”هُمْ“،”هِيَ“،”هنّ“،”أنتَ“ اور”أنا “کے ساتھ جوڑیں اوران کا معنی لکھیے۔

1) ينصُرُ 2) يخرُجُ 3) يَسْمَعُ 4) يحْفَظُ

2۔مندرجہ ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اوراس کا ترجمہ کیجیے۔

(1)تدرس أخوات عبدالله في المدرسة الثانوية في مكة.

(2)في كلية الطب يدرس عيسى وهو أكبر منّي، وإبراهيم يدرس في كلية التجارة.

(3) يسكن عبدالله مع قريب له وأخواته يسكن في مهجع الجامعة.

3۔حسب ذیل سوالوں کے جوابات عربی میں دیجیے۔

1) أين تدرس؟

2) متى تذهب إلى الجامعة

3) أ تعرف اللغة الفرنسية؟

4۔خالی جگہوں کو” ذهب “کے فعل مضارع سے پر کریں۔

1) الطلاب -------- الآن إلى المدير

2) أنا -------- الآن إلى المسجد

3) أختي -------- إلى المدرسة

5۔ مناسب فعل مضارع سے جملہ مکمل کریں۔

1) الطلاب -------- كرة القدم كل أسبوع

2) النساء -------- التفاح

3) أختي -------- الآن دروسها في الدفتر

11.10.2 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ فعل مضارع سے منفی بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

2۔ فعل مضارع پر "سوف" داخل ہو تو معنی میں کیا تبدیلی آتی ہے؟ مع امثلہ تحریر کیجیے۔

3۔ مصدر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بالتفصیل تحریر کیجیے۔

11.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصه دوم) ف۔عبد الرحيم
2. جامع الدروس العربية — مصطفى غلايينى
3. آسان عربی گرامر — اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحوالواضح — على جارم، مصطفى أمين

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

1.https://islamhouse.com/ar/books/398778 /

2.https://archive.org/details/WAQ33751

3.http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID /19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)

4. https://archive.org/detials/WAQnawakwl

اکائی۔12

الدرس الثاني عشر

اکائی کے اجزا

12.0 تمہید

12.1 مقصد

12.2 اصل متن

12.3 متن کا ترجمہ

12.4 اصل متن پر مبنی قواعد

12.4.1 فعل مضارع کی اسناد جمع مؤنث حاضر کی طرف

12.4.2 مفعول فیہ

12.4.3 إن اور أنّ کے اماکن استعمال کا اعادہ

12.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

12.6 دنوں کے نام (أسماءالأیام)

12.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

12.8 اکتسابی نتائج

12.9 کلیدی الفاظ

12.10 نمونہ امتحانی سوالات

12.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

12.0 تمہید

عزیز طلبہ ! اس اکائی میں ہم فعل مضارع کے مزید کچھ صیغے بنانے کی مشق کریں گے جیسے واحد مؤنث حاضر، جمع مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر۔ عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس میں مذکر و مؤنث کے لیے الگ الگ صیغوں اور افعال کا استعمال ہوتا ہے، عربی زبان کے علاوہ دیگر زبانوں میں بالعموم یہ بات نہیں پائی جاتی۔

سابقہ اسباق میں ہم نے مضارع کے تین صیغوں پر مشق کی تھی اور اس کے بنیادی وضروری قواعد سے واقف کرایا گیا تھا وہ تین صیغے یہ ہیں:

۱۔ واحد مذکر حاضر، جیسے: هل تذهب إلى المدرسة كل يومٍ کیا آپ ہر روز مدرسہ جاتے ہو؟

۲۔ جمع مذکر غائب، جیسے: إخوتي يدرسونَ بالجامعةِ میری بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں۔

۳۔ جمع مؤنث غائب، جیسے: أخواتي يدرسن في المدرسة المتوسطةِ

میری بہنیں میڈیل اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔

اب ہم اس سبق میں مضارع واحد مؤنث حاضر اور جمع مذکر و جمع مؤنث حاضر کے بارے میں ضروری باتوں سے آگاہ ہوں گے۔ خاص طور سے ہم یہ جان لیں گے کہ مضارع کی اسناد واحد مؤنث حاضر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے۔ نیز واحد مذکر حاضر سے واحد مؤنث حاضر کے صیغے کیسے بنائے جاتے ہیں، ان کو مثالوں کے ذریعہ سمجھیں گے۔

مفعول فیہ مفاعیل خمسہ میں سے ایک ہے اور یہ منصوبات کی اہم بحثوں میں سے ایک بحث ہے۔ مفعول فیہ کام کے وقت یا جگہ کو بتلانے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس میں "في" کا معنی شامل ہوتا ہے۔ مفعول فیہ کو عربی کی قواعد کی کتابوں میں مختلف ناموں سے ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ کچھ کتابوں میں آپ کو یہ بحث ظرف کے نام سے ملے گی۔ ظرف برتن کو کہتے ہیں، کیونکہ اس میں فعل واقع ہوتا ہے تو اسی مناسبت سے اسے عربی زبان میں ظرف کہا جاتا ہے۔ مفعول فیہ سے اگر زمانے کی تعیین ہو رہی ہو تو اسے ظرف زمان اور اگر جگہ کی تعیین ہو رہی ہو تو ظرف مکان کہا جاتا ہے۔

12.1 مقصد

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

- فعل مضارع کے مختلف صیغوں سے واقفیت حاصل کریں گے۔
- مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے ضروری احکام و اعرابی احوال جان لیں گے۔

- "إنّ" اور "أنّ " کے اماکنِ استعمال سے اچھی طرح واقف ہو جائیں گے۔

12.2 اصل متن

حامد	:	ماذا تفعلين يا أُمَّ أحمدَ؟
أم أحمد	:	أبْحَثُ عَنِ الدواءِالّذِيْ أخذْتُهُ مِنَ المُسْتَشْفَى أمسِ۔
حامد	:	هو على المكتب في غرفتي ... كيف حالكِ اليوم، لعلكِ اليوم أحسنُ۔
أم أحمد	:	نعم! أنا اليوم أحسنُ والحمد لله۔
حامد	:	متى تذهبين إلى المستشفى؟
أم أحمد	:	سأذهب بعد ساعةٍ إن شاء الله۔
حامد	:	مع منْ تذهبين؟
أم أحمد	:	سأذهب مع أحمد۔
حامد	:	أ تعرفين الطبيبةَ التي ذهبْتِ إليها أمس؟
أم أحمد	:	نعم! أعرفها، اسمه الدكتورة سعاد، يقولون إنها أحسن طبيبة في المستشفى۔
حامد	:	ماذا تفعلون يا أبنائي؟
الأبناء	:	نكتب الواجبات۔
حامد	:	أ تفهمون الدروس جيدًا۔
الأبناء	:	نعم! نفهمهاجيدا، والحمد لله۔
حامد	:	أي سورة تحفظون الآن؟
أحمد	:	أما أنا فأحفظ سورة الملك، وأما هؤلاء فيحفظون سورة القلم۔
حامد	:	وماذا تفعلن أنتن يا بناتي؟
البنات	:	نحن الآن نلعب۔
حامد	:	أ في وقت العمل تلعبْنَ؟ متى تقرأن الدروس ومتى تكتبن الواجباتِ؟
البنات	:	نحن قرأنا الدروسَ وكتبنا الواجباتِ والحمد لله۔
حامد	:	أَحْسَنْتُنَّ يا بناتي، هكذا تفعلُ التلميذاتُ المجتهداتُ۔۔۔ متى تذهبن لزيارة خالتِكُنّ؟ أ تَعْرِفْنَ أنها مريضة؟
البنات	:	نعم نعرِفُ ذلك۔ شفاها اللهُ۔ سنذهب لزيارتها هذا المساءَ إن شاء الله۔
حامد	:	يا أحمد۔ أ تعرف متى يرجع الجيْرَانُ منْ مكةَ؟
أحمد	:	قال لي يوسف! "إننا سنرجع في الأسبوع القادم۔" أظنّ أنهم سيرجعون يوم السبت إن

		شاء اللہ۔

12.3 متن کا ترجمہ

حامد	:	ام احمد! آپ کیا کر رہی ہو؟
احمد کی ماں	:	میں دوا تلاش کر رہی ہوں جو میں نے کل دواخانہ سے لی تھی۔
حامد	:	وہ میرے کمرے میں میز پر ہے... اب آپ کیسی ہیں؟ امید ہے کہ آج آپ ٹھیک ہوں گی؟
احمد کی ماں	:	ہاں! آج میں ٹھیک ہوں، الحمد للہ۔
حامد	:	آپ دواخانہ کب جا رہی ہو؟
احمد کی ماں	:	اِن شاءاللہ میں ایک گھنٹہ بعد جاؤں گی۔
حامد	:	آپ کس کے ساتھ جا رہی ہو؟
احمد کی ماں	:	میں احمد کے ساتھ جا رہی ہوں۔
حامد	:	کیاآپ اس ڈاکٹر صاحبہ کو جانتی ہیں جس کے پاس آپ گزشتہ روز گئی تھیں؟
احمد کی ماں	:	ہاں! میں انہیں جانتی ہوں، ان کا نام ڈاکٹر سعاد ہے، لوگ کہتے ہیں کہ وہ دواخانہ کی سب سے بہترین ڈاکٹر ہے۔
حامد	:	میرے بیٹو! تم کیا کر رہے ہو؟
لڑکے	:	ہم ہوم ورک کر رہے ہیں۔
حامد	:	کیا تم اسباق اچھی طرح سمجھ رہے ہو؟
لڑکے	:	ہاں! ہم انہیں اچھی طرح سمجھ رہے ہیں۔
حامد	:	اب تم کون سی سورت یاد کر رہے ہو؟
احمد	:	میں ''سورۂ ملک'' یاد کر رہا ہوں اور اب رہے یہ (سب) تو وہ ''سورۂ قلم'' یاد کر رہے ہیں۔
حامد	:	لڑکیوں! تم سب کیا کر رہی ہو؟
لڑکیاں	:	ابھی ہم کھیل رہے ہیں۔
حامد	:	کیا تم کام کے وقت کھیل رہی ہو!!؟؟... تم اسباق کب پڑھو گی اور ہوم ورک کب کرو گی؟
لڑکیاں	:	الحمد للہ! ہم نے اسباق پڑھ لیا اور ہوم ورک کر لیا۔
حامد	:	لڑکیوں! تم لوگوں نے اچھا کیا، محنتی لڑکیاں ایسا ہی کرتی ہیں۔ تم اپنی خالہ سے ملنے کے لیے کب جا رہی ہو،

		کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ بیمار ہے؟
لڑکیاں	:	ہاں! ہم یہ بات جانتے ہیں، اللہ انہیں شفاعطا فرمائے۔آج رات ان شاء اللہ ہم ان سے ملاقات کے لیے جا ئیں گے۔
حامد	:	احمد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ (ہمارے) پڑوسی مکہ سے کب لوٹ رہے ہیں؟
احمد	:	مجھے یوسف نے کہا: "ہم اگلے ہفتے لوٹ رہے ہیں،" میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ ہفتے کے دن لوٹیں گے۔

12.4 اصل متن پر مبنی قواعد

اس سبق میں ہم فعل مضارع کی اسناد واحد مؤنث حاضر کی طرف کریں گے۔ جیسا کہ ہم اس سے قبل ہم پڑھ چکے ہیں کہ تذھبُ (تو جاتا ہے) صیغہ واحد مذکر حاضر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ واحد مؤنث حاضر کے لیے یہ صیغہ اس وقت بنے گا جب اس کے اخیر میں "ي" اور "ن" بڑھادیا جائے اور "ي" سے پہلے زیر دے دیا جائے۔

جیسے:	أينَ تذهبينَ يا آمنةُ؟	آمنہ تو کہاں جارہی ہے؟
	ماذا تَقْرَئِيْنَ يا فاطمةُ؟	فاطمہ تو کیا پڑھ رہی ہے؟
	أَ تَنْصُرِيْنَ الْفُقَرَاءَ؟	کیا تم محتاجوں کی مدد کرتی ہو؟
	هل تكتبين واجبات المدرسة؟	کیا تم مدرسے کا ہوم ورک لکھتی ہو؟
	يا فاطمة! هل تصومين رمضان؟	فاطمہ! کیا تم رمضان کے روزے رکھتی ہو؟

12.4.1: فعل مضارع کی اسناد جمع مؤنث حاضر کی طرف

ہم پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ تذهبُوْنَ (تم سب جاتے ہو) یہ صیغہ جمع مذکر حاضر کے لیے استعمال ہوتا ہے، ہم اس سبق میں فعل مضارع کی اسناد جمع مؤنث حاضر کی طرف کریں گے۔ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ بنانے کے لیے اخیر میں "ن" مفتوح کا اضافہ کیا جاتا ہے اور لام کلمہ ساکن کردیا جاتا ہے۔ جیسے: تَفْعَلْنَ/تَفْعِلْن /تَفْعُلْن کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

تفتَحْنَ	(تم سب کھولتی ہو)
تقرأنَ	(تم سب پڑھتی ہو)
تذهَبْنَ	(تم سب جاتی ہو)
ماذا تَكْتُبُوْنَ يا إخوانُ؟	(بھائیو! تم کیا لکھ رہے ہو؟)
نَكْتُبُ رَسَائِلَ	(ہم خطوط لکھ رہے ہیں)

ماذا تكتُبْنَ يا أخواتُ؟	(بہنو! تم سب کیا لکھ رہی ہو؟)
نكتبُ الواجباتِ	(ہم سب ہوم ورک کر رہے ہیں)
ماذا تطبَخنَ يا بناتُ؟	(لڑکیو! تم سب کیا پکا رہی ہو؟)
نطبخُ الإِدَامَ	(ہم سالن بنا رہے ہیں)

12.4.2: مفعول فیہ

اس سبق میں ایک جملہ استعمال ہوا ہے: "أظنّ أنهم سيرجعون يوم السبت إن شاء الله" یعنی میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ ہفتہ کے دن واپس ہوں گے، ان شاء اللہ

اسی طرح ایک جملہ ہے وقفْتُ أمام المرآةِ ان دونوں مثالوں میں "يومَ "اور "أمامَ "پر زبر ہے کیوں کہ یہ مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو بتلاتا ہے اور اس سے پہلے حرف "في" پوشیدہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

وصَلَ القطارُ ظُهْرًا	(ٹرین ظہر کے وقت پہنچی)
شرِب المريض الدواء صباحًا	(بیمار نے صبح کے وقت دوا پیا)
حضرتُ يومَ الخميسِ	(میں جمعرات کو آیا)
الامتحانُ بعد أسبوعٍ	(امتحان ایک ہفتہ کے بعد ہے)
أذهبُ إلى المطارِ يومَ الجمعةِ	(میں جمعہ کے دن ایرپورٹ جاؤں گا)
جَاءَ تِ السَّيَّارَةُ صَبَاحًا وَوَقَفَتْ يَمِيْنَ الطَّرِيْقِ	(کار صبح میں آئی اور راستے کے سیدھے جانب کھڑی ہوئی۔)
وقفتُ تحتَ الشجرةِ	میں درخت کے نیچے کھڑا ہوا۔
هذا الحِمْلُ فَوْقَ ما أطيقُ	یہ بوجھ میری طاقت سے زیادہ ہے۔
يجعل المصلون الكعبة أمامَهم	نمازی کعبہ کو اپنے آگے رکھتے ہیں۔
وَقَفَ المُعَلِّمُ بَيْنَ التَّلَامِيْذِ	استاد طلبہ کے درمیان کھڑے ہوئے۔

مندرجہ بالا مثالوں میں آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ خط کشیدہ الفاظ کے ذریعہ فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کا پتہ چل رہا ہے۔ ایک مرتبہ پھر آپ ان خط کشیدہ الفاظ کو دیکھیں یہ سارے کلمات منصوب ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جملے میں مفعول فیہ واقع ہو رہے ہیں۔

نوٹ: مفعول فیہ یاظرف اسی وقت متحقق ہوگا جب کہ اس میں ''في'' کا معنی پایا جاتا ہو، اگر اس میں ''في'' کے معنی نہ پایا جاتا ہو تو وہ جملے میں ظرف واقع نہیں ہوسکتا جیسے کہ ہم "يوم الجمعة" کو مبتدا بنا کریوں کہے: "يومُ الجمعة يوم مبارك" (جمعہ کا دن مبارک ہے) اس جملے میں یوم ظرف نہیں ہے کیونکہ اس میں ''في'' کا معنی نہیں پایا جارہا ہے۔

12.4.3 إن اور أنّ کے اماکن استعمال کا اعادہ

إن اور أنّ کے اماکن استعمال ہم پچھلی اکائیوں میں پڑھ چکے ہیں۔ مگر چوں کہ اس کے فرق کو ملحوظ رکھنا بہت اہم ہے اس وجہ سے دوبارہ اس بات کو مثالوں کے ذریعہ واضح کیا جارہا ہے۔

تأَلَّمْتُ مِنْ أنَّ الصديق مريضٌ (میں دوست کی بیماری سے غمگیں ہوا)

ظننتُ أنّه لا يحْضُرُ الصّفَّ (میں نے سمجھا کہ وہ کلاس روم میں نہیں آئے گا)

قال إني عبدالله : (انہوں نے کہا: بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں)

يقول العلماء: إنّ المُبَالَغَةَ فِيْ التَّشَدُّدِ مَدْعَاةٌ للنُّفُوْرِ (اہل علم کہتے ہیں کہ زیادہ سختی کرنا نفرتوں کا باعث ہوتا ہے)

معلومات کی جانچ:

۱۔ واحد مؤنث حاضر جمع مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر کو کس طرح بنایا جاتا ہے؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔

۲۔ مفعول فیہ کی تعریف کیجیے اور مثالوں سے سمجھایئے۔

۳۔ درج ذیل مثالوں میں صیغوں کی تعیین کیجیے اور ترجمہ کیجیے۔

أ۔ أنتِ تقرائين القصص۔

ب۔ يا خديجةُ! هل أنتِ تلعبين في الحديقة؟

ج۔ أنتم تأكلون الطعامَ۔

د۔ هم يبيعون الملابسَ۔

هـ۔ هما يأكلان الفواكه

و۔ أنتِ تكسُلِينَ عنْ أداء واجبتكِ۔

ز۔ هما يشربانِ الماء۔

ح۔ هنَّ يسقِيْنَ الزرعَ۔

ط۔ هل أنتم تسرِقونَ المال۔

ی۔أنتنّ تركبنَ السيارةَ۔

۴۔درج ذیل جملوں میں مفعول فیہ کی تعیین کیجیے اوران جملوں کا ترجمہ کیجیے۔

أ۔ يكثر تَلَوُّثُ الهواء قربَ المناطق الصَّنَاعِيَّةِ۔

ب۔ تخرج الغازات من المصانع نَهَارًا۔

ج۔ رأيتُ زيت نَاقِلَاتِ النِّفْطِ فَوْقَ صَفْحَةِ الماء

د۔ كنتُ أسير نهارًا۔

هـ۔ الجنة تحت أقدام الأمهاتِ

و۔ شرب المريض الدواء صباحًا۔

ز۔ جلستُ فوقَ المنزِلِ

ح۔ المسلمون يطوفون حول الكعبة۔

ط۔ صعِدَ المتسابقُ فوق الجبلِ۔

ی۔وضعتُ القلمَ تحت الكتابِ۔

۵۔مندرجہ ذیل افعال کو جملہ مفیدہ میں استعمال کیجیے:

۱۔یأكل ------------------------------

۲۔ينالُ ------------------------------

۳۔يزور ------------------------------

۴۔ يَهْجُرُ ------------------------------

۵۔يتركُ ------------------------------

۶۔يسرِقُ ------------------------------

۷۔يحفَظُ ------------------------------

۸۔يجْمَعُ ------------------------------

۹۔ يدْرُسُ ------------------------------

12.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

12.5.1:(أ) آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

(1)تبحث أم أحمد عن المفتاح۔

(2)ستذهب أم أحمد إلى المستشفى مع زوجها۔

(3)أم أحمد لا تعرف الدكتورة سعاد۔

(4)أحمد يحفظ سورة القلم وإخوته يحفظون سورة الملك۔

(5)جيران حامد ذهبوا إلى الرياض۔

12.5.2: (ب)آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیے۔

(1)أ تعرف اللغة العربية يا أخي؟

(2)ما ذا تأكل يا محمد؟

(3)أين تجلس في الفصل يا أحمد؟

(4)متى تذهب إلى المستشفى يا أخي؟

(5)ما ذا تقول يا أخي؟

(5)متى ترجع من المدرسة يا علي؟

(7)إلى من تكتب هذه الرسالة يا بشير؟

(8)أي سورة تحفظ الآن يا أخي؟

(9)أ تفهم الدرس جيدا يا حامد؟

(10)متى تغسل هذا القميص يا ياسر؟

12.5.3: (ج)نیچے دی گئی مثال کو پڑھتے ہوئے آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث میں تبدیل کیجیے۔

م: أين تذهبون يا إخوان؟ أين تَذْهَبْنَ يا أخواتُ؟

(1)أين تسكنون يا رجال؟

(2)القهوة تشربون أم الشاي يا إخوان؟

(3)أ تعرفون رقم هاتف الجامعة يا إخوان؟

(4)لم تضحكون يا أولاد؟

(5)أ تقرأون القرآن كل صباح يا إخوان؟

(6)أ تسألون المدرس أسئلة كثيرة يا أولاد؟

(7)أ تسمعون الأخبار من الإذاعة كل يوم؟

(8)مع من تلعبون يا أبنائي؟

(9)لِمَ تجْلِسُوْن هنا يا رجال؟

12.5.4: (د)آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجیے۔

(1)أنا أفهم الدرس جيدا۔ نَحْنُ نفهم الدرْسَ جيّدًا

(2)أنا لا أذهب إلى السوق كل يوم۔

(3)أنا أشكرك يا أستاذ۔

(4)أنا أجلس أمام المدرس۔

(5)أنا الآن أكتب برْقِيَةً۔

12.5.5: (ہ)ہر جملہ کے سامنے فعل کے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کر کے جملہ مکمل کیجیے۔

(1)في أي سنة---------------- يا فتاة	(تدرس/ تدرسين)
(2)أ .... اسم الطبيب الذي يسكن أمام بيتنا يا أحمد؟	(تعرف/تعرفين)
(3)لماذا .... الواجبات بالقلم الأحمر يا بناتي؟	(تكتبون/تكتبن)
(4)أ في وقت العمل .... يا أبنائي؟	(تلعبون/ تلعبن)
(5)متى .... إلى السوق يا أبي؟	(تذهب/تذهبين)
(6)أ .... رقم هاتف الصيدلية يا أمي؟	(تعرف/تعرفين)
(7)أ .... هذه المجلة يا أخوات؟	(تقرأون/تقرأن)
(8)أفي مهاجع الجامعة .... يا أخي؟	(تسْكُنُوْنَ/تسكنُ)
(9)نحن لا .... كرة القدم في الشوارع؟	(ألعب/نلعب)

(10)أين تدرس أنت؟ ----------------- بالجامعة الإسلامية (أدرس/ ندرس)

12.5.6: (و)آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے۔

(أ) سمعت أنها أَحْسَنُ طَبِيْبَةٍ في المستشفى۔

(ب) يقولون: إنها أحسن طبيبة في المستشفى۔

(ج) إن القرآن كتاب الله۔

(پہلے جملے میں ''قال'' کے بعد '' إن''استعمال ہوا ہے،جب کہ دیگر افعال کے بعد أنّ استعمال ہوا ہے)

12.5.7 آنے والے جملوں میں انّ کے ہمزہ کی حرکت کا خیال کرتے ہوئے صحیح استعمال لکھیے۔

(1)أظن انه طالب جديد۔

(2)قال المدرس ان الطالب الجديد مجتهد جدا۔

(3)سمعت أن المدرس ماجاء اليوم۔

(4)ان الله ربي۔

(5)قال زميلي ان المدرس ماجاء اليوم۔

(6)أشهد ان محمد رسول الله۔

(7)قرأت في الصحيفة ان وزير الخارجية سيرجع من لندن غدا۔

(8)أظن انك من افغانستان۔

(9)قال لي طبيب انك لست بمريض۔

(10)أظن ان الطبيبات اللاتي خرجن من المستشفى الآن من الولايات المتحدة۔

(11)أ تعرفين ان الطالبة الجديدة التي جاء ت قبل ثلاثة أيام تعرف خمس لغات؟

(12)ان الدرس سهل۔

(13)يقولون ان الامتحان سَيَكُوْنُ في الأسبوع الأول من شهر رجب۔

(14)أ تَظُنُّ انني ضعيف؟

12.6 دنوں کے نام(أسماء الأيام)

يوم السبت	(ہفتہ)
يوم الأحد	(اتوار)
يوم الاثنين	(پیر)
يوم الثلثاء	(منگل)
يوم الاربعاء	(چہارشنبہ)
يوم الخميس	(پنج شنبہ)
يوم الجمعة	(جمعہ)

12.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

12.7.1:(الف)

(1)تبحث أم أحمد عن الدواء۔

(2)ستذهب أم أحمد مع أحمد۔

(3)أم أحمد تعرف الدكتورة سعاد۔

(4)أحمد يحفظ سورة الملك، وإخوته يحفظون سورة القلم۔

(5)جيران حامد ذهبوا إلى مكة۔

12.7.2(ب)

(1)أ تعرفين اللغة العربية يا أختي۔

(2)ما ذا تأكلين يا زينب؟

(3)أين تجلِسِيْنَ في الفصل يا فاطمة؟

(4)متى تذهبين إلى المستشفى يا أمي؟

(5)ماذا تقولين يا أختي۔

(6)متى ترجعين من المدرسة يا خديجة؟

(7)إلى من تكتبين هذه الرسالة يا بشرى؟

(8)أي سورة تحفظين الآن يا أختي؟

(9)أ تفهمين الدرس جيدا يا عائشة؟

(10)متى تغسلين هذا القميص يا حبيبة؟

12.7.3(ج)

(1)أين تذهبن يا أخوات؟

(2)أين تسكنَّ يا نساء؟

(3)القهوةَ تشربنَ أم الشاي يا أخوات؟

(4)أ تعرفن رقم هاتف الجامعة يا أخوات؟

(5)لم تضحكن يا بنات؟

(6)أ تقرأن القرآن كل صباح يا أخوات؟

(7)أ تسألن المدرس أ سئلة كثيرة يا بنات؟

(8)أ تسمعن الأخبار من الإذاعة كل يوم؟

(9)مع من تلعبن يا بناتي؟

(10)لم تجلسن هنا يا نساء؟

12.7.4(د)

(1)نحن نفهم الدرس جيدًا.

(2)نحن لا نذهب إلى السوق كل يوم.

(3)نحن نشكرك يا أستاذ.

(4)نحن نجلس أمام المدرس.

(5)نحن الآن نكتب بَرْقِيَةً.

12.7.5(ه)

(1)تدرسين	(2) تعرف	(3) تكتبن
(4)تلعبون	(5) تذهب	(6) تعرفين

(7)تَقْرَأْنَ　　　(8) تسكنَّ　　　(9) نلعب

(10)أدرس

12.7.6(و)

(1)أظن أنه طالب جديد۔

(2)قال المدرس إن الطالب الجديد مجتهد جدا۔

(3)سمعت أن المدرس ماجاء اليوم۔

(4)إن الله ربي۔

(5)قال زميلي إن المدرس ماجاء اليوم۔

(6)أشهد أن محمدا رسول الله۔

(7)قرأت في الصحيفة أن وزير الخارجية سيرجع من لندن غدا۔

(8)أظن أنك من أفغانستان۔

(9)قال لي طبيب إنك لست بمريض۔

(10)أظن أن الطبيبات اللاتي خرجْنَ مِنَ المستشفى الآن من الولايات المتحدة۔

(11)أ تعرفين أن الطالبة الجديدة التي جاء ت قبل ثلاثة أيام تعرف خمس لغات۔

(12)إن الدرس سهل۔

(13)يقولون إن الامتحان سيكون في الأسبوع الأول من شهر رجب۔

(14)أ تظن أنني ضعيف۔

12.8 اکتسابی نتائج

- ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ تذھب واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ واحد مؤنث حاضر کا صیغہ بنانے کے لیے فعل کے اخیر میں حرف ''ی'' اور ''ن'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: تذھب سے تذھبینَ، تقرأ سے تقرئینَ، تنصر سے تنصرِیْنَ۔
- اس اکائی میں ہم نے یہ بھی جانا کہ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ بنانے کے لیے اس کے اخیر میں '' نون'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: تذھبْنَ، تَنْصُرْنَ۔

- اس کے علاوہ ہم نے اس اکائی میں مفعول فیہ کے بارے میں معلومات حاصل کی۔اور جانا کہ مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے جو فعل کی واقع ہوے کی جگہ یا وقت کو بتلاتا ہے،اور وہ اسم مفعول حرف جر محذوف ہونے کے وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔

12.9 کلیدی الفاظ

الوَاجِبَاتُ(و) الواجبة	:	ہوم ورک/گھر کا کام
الجِيْرَانُ(و) جار	:	پڑوسی
الأسبوعُ القَادِمُ	:	آنے والا ہفتہ
بَحْثٌ	:	تلاش کرنا
هَاتِفٌ/جَوَالٌ		موبائل فون/فون
بَرْقِيَةٌ	:	خط،ای میل
فَتَاة(ج) فتيات	:	لڑکی
الشوراع(و) الشارع	:	سڑک
وَزِيْرُالخَارِجِيَّةِ	:	وزیر خارجہ
رَقْمٌ ج أرقام	:	نمبر
جَرّارٌ ج جرارات	:	ٹریکٹر
سَمَا يَسْمُوْ بِـ(ن)	:	بلند ہونا
المُوَاظَبَةُ	:	پابندی
مُنْتَصَفُ الليل	:	آدھی رات

12.10 نمونہ امتحانی سوالات

12.10.1 معروضی سوالات

1۔ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ......کے وزن پر آتا ہے۔

(أ)تَفْعَلْنَ (ب) يَفْعَلْنَ (ج) تَفْعَلِينَ

2۔ ظننتُ ...لا يحْضُرُ الصّف وقال ...عبدالله۔

(أ) إنه ... أنّه (ب) إنه ...إنه (ج) أنّه ... إنه

3۔ یوم الثلثاء......:

(ا) پیر (ب)منگل (ج)اتوار

4۔ أين ......يا إخوان؟

(a)يذهبون (ب) تذهبون (ج) تذهبن

5۔ أنا أذهب ... المكتبة۔

(a)ك (ب) على (ج) إلى

6۔ هاتف :

(a)کمپیوٹر (ب)موبائل فون (ج)الارم

7۔ برقية :

(a)ای میل (ب)اسپیڈ پوسٹ (ج)پوسٹ کارڈ

8۔ ذهبت إلى الدكتورة سعاد، إنها ......طبيبة في المستشفى۔

(a)جيدة (ب) جميلة (ج) أحسن

9۔ إن الامتحان سيكون في الأسبوع ...... من شهر رجب۔

(a)الأول (ب) الأولى (ج) الأولية

10۔ أنتن......:

(a)تعرفين (ب)تعرفن (ج) يعرفن

12.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1 ۔درج ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

أبحث عن الدواء الذي أخذته من المستشفى أمس، ذهبت إلى الدكتورة سعاد، إنها أحسن طبيبة في المستشفى، ماذا تفلعن يا بناتي؟ أفي وقت العمل تلعبن؟ متى تقرأن الدروس ومتى تكتبن الواجبات؟

2۔آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیں۔

(1)متى ترجع من المدرسة يا علي؟

2) أي سورة تحفظ الآن يا أخي؟

3) أين تذهبون يا إخوان؟

4) مع من تلعبون يا أبنائي؟

5) إخوتي يدرسون في الجامعة۔

6) يقِف المعلم أمام تلاميذه۔

7) يقود الفلاح الجَرَّارَ

8) يسْمو الرجلُ بأخلاقه۔

9) يكتب الولد الواجب المنزليَّ

10) الأستاذ يَمْدَحُ الطالب الذكيّ

4۔مندرجہ ذیل جملوں میں واحد کی ضمیر کو جمع میں تحویل کریں۔

(1)أنا لا أذهب إلى السوق كل يوم

2) أنا أشكرك يا أستاذ

3) أنا أذهب إلى المكتبة

4) أنا أجري في الميدانِ

5) أنا أسبح في البركةِ

6) أنا أنهض صباحا مبكّرِا

7) أنا أفهم القرآن جيدا

8) أنا أحضر الدرس بالمواظبة

9) أنا أرضي بقضاء الله وقدره

10) أنا أدعو الله في منتصف الليلِ

5۔ صحیح صیغہ استعمال کرکے جملہ مکمل کریں۔

(1)أ ______ هذه المجلة يا أخوات؟ (تقرؤون - تقرأن)

2) متى ______إلى السوق يا أبي؟ (تذهب - تذهبين)

3) متى ______ والدہ من مكة؟ (يرجع - ترجع)

4) المؤمن ______ ثواب ربه (يرجو - ترجو)

5) ______ المجتهد في دراسته (ينجح - تنجح)

6) فاطمة______ رمضانَ ثلاثين يوما (تصومين - تصوم)

7) ______ البنات في سكن الجامعةِ (تسكُنُ - يسكنَّ)

8) ______ الممرضاتُ إلى المستشفى (تذهب - يذهبنَ)

9) حامد______ العلوم الإسلامية (تدرس - يدرس)

10) الطلاب______ كرة القدم (يلعب - يلعبون)

4۔ہفتہ کے دنوں کے نام لکھیں۔

6۔درج ذیل خالی جگہوں کو ''إنّ'' اور ''أنّ'' سے مکمل کریں۔

(1)أ تعرفين ______الطالبة الجديدة التى جاء ت قبل ثلاثة أيام

(2)أشهد ______ محمدا رسول الله (صلى الله عليه وسلم)

3) قال زميلي ______ المدرس ما جاء اليوم

2.10.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ مفعول فیہ کی تعریف کیجیے اور مثالیں دیجیے۔

2۔إن اور أن کے اماکن استعمال مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

3۔ فعل مضارع سے جمع مؤنث کیسے بناتے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

12.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

-1	دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصه دوم)	ف۔عبد الرحيم
-2	جامع الدروس العربية	مصطفى الغلاييني
-3	آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
.4	النحوالواضح	علي الجارم، مصطفى أمين
.5	النحو العربي بين أحكام ومعانٍ	الدكتور محمد فاضل السامرائي
.6	النحو الوظيفي	الدكتور عاطف فضل محمد

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1.https://islamhouse.com/ar/books/398778/

2.https://archive.org/details/WAQ33751

3.http://quranacademy.com/SnapshotView/Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)

4.https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

5.https://ia800104.us.archive.org/20/items/FP144627/01_144627.pdf

6.https://ia601602.us.archive.org/21/items/alnahoo_alwedheefi/alnahoo_alwedheefi.pdf

الوحدة: 13

النملة (چیونٹی)

(من كتاب: القراءة الراشدة لأبي الحسن علي الندوي)

اکائی کے اجزا:

13.0 تمہید
13.1 مقاصد
13.2 نظم (النملة)
13.3 نظم کا اردو ترجمہ
13.4 نظم کا تجزیہ
13.4.1 لغوی تحلیل
13.4.2 تشریح
13.5 مشق
13.6 اکتسابی نتائج
13.7 فرہنگ
13.8 نمونہ امتحانی سوالات
13.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

13.0 تمہید

"محنت اور جد وجہد" انسانی زندگی میں ایک بنیادی اہمیت کا حامل وصف ہے، اسی سے انسان کا مقام بلند ہوتا ہے، اور معاشرہ بھی ترقی کی راہیں طے کرتا ہے۔ اس دنیا میں ہر انسان کامیابی کے بام عروج کو چھونے کا خواہش مند ہوتا ہے، یہ خواہش کسی مخصوص فرد اور طبقہ کے لیے خاص نہیں بلکہ بلا تفریق تمام لوگوں کے پاس ہوتی ہے، جو لوگ اپنی خواہش کو کامیابی سے ہم کنار کرنے کے لیے جد وجہد کرتے ہیں، وہ منزل کو پالیتے ہیں، عربی زبان کا مقولہ ہے " مَنْ جَدَّ وَجَدَ "(جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہو گیا) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منزل کو پانے کے لیے جاں فشانی، محنت ومشقت اور جہد مسلسل کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں کی کر سکتا۔ دنیا کی عظیم ترین ہستیوں کی زندگی کا مطالعہ ہمیں بتلاتا ہے کہ ان میں جو چیز قدر مشترک تھی وہ مسلسل عمل، پیہم کوشش اور جہد مسلسل ہے۔ بظاہر وہ ہماری طرح انسان تھے لیکن فرق یہ ہے کہ انہوں نے دن رات محنت کی اور سخت محنت ومشقت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا اِس لیے دنیا میں انہیں شہرت اور عزت حاصل ہوئی۔ اگر وہ بھی مسلسل کاہلی اور سہل پسندی سے کام لیتے تو ہرگز بلند مقام حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ زندگی کا دار و مدار حرکت و کوشش پر ہے اگر حرکت رک جائے اور جمود طاری ہو جائے تو پھر موت ہے۔ پورا نظام کائنات حرکت کے بل بوتے پر چل رہا ہے۔ سورج، چاند، ستارے سبھی حرکت میں ہیں اسی طرح کسان کی زندگی محنت، کوشش اور جد وجہد کی بہترین مثال ہے وہ اپنے کھیت میں مسلسل محنت اور کوشش کرتا ہے اور سخت گرمی کی پروا کیے بغیر محنت ومشقت کرتا ہے اس لیے لہلہاتی ہوئی فصلیں اپنی بہار دکھاتی ہیں۔

اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات میں بھی انسانوں کے لیے ایسی مثالیں رکھی ہیں جو ان کو محنت اور جد وجہد پر ابھارتی ہیں، اور ہمت نہ ہارنے کا سبق بھی دیتی ہیں، انہی مخلوقات میں ایک مخلوق چیونٹی ہے، جس کی محنت ضرب المثل ہے، چیونٹی اپنے عزم و حوصلے کے بل بوتے پر بڑے سے بڑا معرکہ سر کر لیتی ہے اور اس کی ننھی منی جسامت منزل تک پہنچنے کے احساس کو کسی بھی طرح کمزور نہیں کرتی، اس جاندار کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید کی ایک مکمل سورت (سورة النمل) اس کے نام سے معنون کی گئی ہے۔

اس اکائی میں ہم محنت اور جد وجہد کی اہمیت کو اشعار کی روشنی میں سمجھیں گے جس میں چیونٹی کی کد و کاوش اور جد وجہد کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ اشعار علامہ ابو الحسن علی ندوی کی کتاب " القراءة الراشدة " سے ماخوذ ہے۔

13.1 مقاصد

اس یونٹ کا مقصد درج ذیل نکات پر مشتمل ہے:

- کتاب "القراءة الراشدة" کی نظم "النملة" کا تعارف۔
- نظم "النملة" کا ترجمہ۔
- اس نظم کی ادبی خصوصیات کی وضاحت۔
- چیونٹی کے کام میں محنت، لگن اور جستجو اور اس سے حاصل ہونے والے اسباق۔

- جہد مسلسل اور محنت کی اہمیت اور یہ سمجھنا کہ چین اور سکون صرف محنت کے بعد ہی میسر آتا ہے، اسی طرح کامیابی محنت اور مسلسل جدوجہد میں مضمر ہے۔

13.2 نظم (النملة)

1	طَالَ سَعْيِيْ بِالأَمَلِ		لَسْتُ أَرْضَى بِالْكَسَلِ
2	غَايَتِيْ نَيْلُ الطَّلَبِ		لَا أُبَالِيْ بِالتَّعَبِ
3	أَبْتَنِيْ الْبَيْتَ الْحَسَنَ		بِنِظَامٍ لِلسَّكَنِ
4	وَلِقُوْتِيْ أَذْهَبْ		لَسْتُ يَوْمًا أَلْعَبْ
5	كُلَّ صَيْفٍ أَجْمَعُ		لِيْ طَعَامًا يُشْبِعُ
6	فَإِذَا جَاءَ الْمَطَرُ		كَانَ لِيْ بَيْتِيْ الْمَقَرْ
7	ذَاكَ شَأْنِيْ فِيْ الصِّغَرِ		وَ نِظَامِيْ فِيْ الْكِبَرْ
8	إِنَّنِيْ نِعْمُ الْمَثَلْ		بِاجْتِهَادِيْ فِيْ الْعَمَلْ

13.3 نظم کا ترجمہ

1- میں نے امید کے ساتھ خوب کوشش کی، اور میں سستی سے راضی نہیں ہوں۔

2- میرا مقصد مطلوب کا حصول ہے، میں تھکاوٹ کی پرواہ نہیں کرتی۔

3- میں رہنے کے لیے خوبصورت گھر بناتی ہوں بہت مہارت اور باریکی سے۔

4- میں اپنے رزق کی تلاش میں نکلتی ہوں، اور کسی دن نہیں کھیلتی ہوں۔

5- میں ہر گرمی کے موسم میں اپنے لیے کھانا جمع کرتی ہوں جو مجھے سیر کرتا ہے۔

6- اور جب بارش کا موسم آتا ہے تو میرا گھر ہی میرا ٹھکانہ ہوتا ہے۔

7- بچپن ہی سے یہی میرا معاملہ رہا ہے اور بڑے ہونے کے بعد بھی میں اسی نظام پر کاربند ہوں۔

8- بے شک میں کام میں جدوجہد کرنے کی بہترین مثال ہوں۔

13.4 نظم کی تحلیل

13.4.1 لغوی تحلیل:

النَمْلَةُ ج: نَمْلٌ/ نَمْلَاتٌ جاء في القرآن: قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ	چیونٹی چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ۔
طَالَ يَطُوْلُ طَوْلًا (نصر)	لمبا ہونا طال وَقْتُ الدَّرْسِ: درس کا وقت طویل ہو گیا طَالَ زَيْدٌ: زید طویل ہو گیا اس فعل کی ضد "قصُرَ يَقْصُرُ" چھوٹا ہونا/ مختصر ہونا
سَعَى يَسْعَى سَعْيًا اِسْعَ(صيغة الأمر) من باب (فتح): مَشَى بِسُرْعَةٍ، هَرْوَلَ	کوشش کرنا/ تیزی سے چلنا، جیسے عربی میں کہتے ہیں: 1- سَعَى الطَّالِبُ فِيْ تَعَلُّمِ الْعَرَبِيَّةِ: طالب علم نے عربی سیکھنے میں محنت کی۔ 2- الْمُؤْمِنُ يَسْعَى فِيْ الْخَيْرِ= مومن بھلائی کے کاموں میں کوشش کرتا ہے 3- سعيتُ بين الصفا والمروة میں صفا اور مروہ کے درمیان چلا (سعی کی)
الأَمَلُ: الرجاء: طَلَبُ شَيْءٍ مَحْبُوْبٍ. ج آمَالٌ أَمَلَ يأْمُلُ أَمَلًا (نصر)	امید أنا آمُلُ أنْ أَكُوْنَ طَبِيْبًا= میں امید کرتا ہوں کہ میں ڈاکٹر بنوں گا۔
رضِيَ يَرْضَى رِضًا ورِضْوَانًا اِرْضَ)صيغة الأمر)	راضی ہونا رَضِيَ اللهُ عَنِ الصَّحَابَةِ= اللہ صحابہؓ سے راضی ہوا رَضِيَتِ الْأُمُّ عَنِ ابْنِهَا= ماں اپنے بچے سے راضی ہوئی
1-غَايَةٌ ج: غَايَاتٌ: قَصْدٌ، غَرَضٌ، هَدَفٌ 2- غَايَةٌ: نِهَايَةٌ	مقصد رِضَا اللهِ غايَتِيْ= اللہ کی رضا میرا مقصد ہے مَا غَايَتُكَ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ؟ علم حاصل کرنے سے تمہارا کیا مقصد ہے؟ غَايَتِيْ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ أَنْ أَخْدِمَ الْعِلْمَ= علم حاصل کرنے سے میرا مقصد علم کی خدمت کرنا ہے۔
نَيْلٌ= نال يَنَالُ نَيْلًا نَلْ(صيغة الأمر)= بَلَغَ	پہونچنا/پانا

	لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ(الحج:37) نہ ان کے گوشت (قربانی کے) اللہ کو پہونچتے ہیں نہ خون، مگر اسے تمہارا تقوی پہنچتا ہے۔ نِلْتُ غَايَتِيْ=میں نے اپنا مقصد پالیا
بَالَى يُبَالِيْ مُبَالَاةً= اهتمَّ بِ	پرواہ کرنا/اہتمام کرنا لَا أُبَالِيْ بِمَا يَقُوْلُ السُّفَهَاءُ= نادان لوگ جو کہتے ہیں میں اس کی پرواہ نہیں کرتا.
أَبْتَنِيْ: صيغة المضارع للمتكلم: اِبْتَنَى يبْتَنِيْ اِبْتِنَاءً اِبْتَنِ (صيغة الأمر) = بنى يبْنِيْ بناءً اِبْنِ	تعمیر کرنا/گھر بنانا
النظام: الترتيب	تنظیم وترتیب نظام المدرسة رصين= مدرسہ کا نظام مضبوط و مستحکم ہے۔ زيد طالب نظامي = زید ریگولر طالب علم ہے۔
السكن: البيت والمنزل والموضع للقيام مِنْ سَكَنَ يسْكُنُ سكَنًا	مکان
القُوْتُ= ما يقومُ بهِ بدنُ الإنسان	طعام حدیث شریف میں ہے: "مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا"(الترمذي: 2346) تم میں سے جو اپنے گھر میں امن سے ہو، اور جسمانی لحاظ سے بالکل تندرست ہو اور دن بھر کی روزی اس کے پاس موجود ہو تو یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے پوری دنیا پالی ہو۔
أَشْبَعَ يُشْبِعُ إِشْبَاعًا أَشْبِعْ(صيغة الأمر): جعله يَشْبَعُ	شکم سیر کرنا/پیٹ بھر کھلانا أَطْعَمَتِ الأُمُّ وَلَدَهَا وَأَشْبَعَتْهُ= ماں نے اپنے بچے کو پیٹ بھر کھانا کھلایا
مَقَرّ: قَرَّ يَقَرُّ قرارًا (فتح)= سكن، استقر المَقَرُّ: مكان الاستقرار، مكان الإقامة ج مقرّات	سکونت پذیر ہونا "المقر": ٹھکانہ، قیام گاہ "هَذَا مَقَرٌّ رئيسيٌّ لِشَرِكَةِ غُوْغَل" = یہ گوگل کمپنی کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

شأنٌ: حال/ أَمْرٌ مُهِمٌّ ج: شُؤُوْنٌ	معاملہ/مسئلہ/حالت تہْتَمُّ مديرِيّةُ التَّعْلِيْمِ عَنْ بُعْدٍ بِشُئُوْنِ طُلَّابِہا= نظامت فاصلاتی تعلیم اپنے طلبہ کے معاملات کا خیال رکھتا ہے
الصِّغَرُ: صَغُرَ يصغُرُ، ضِدَّ الكِبَرُ: والعرب تقول منذ صِغَرِ سِّنّه، ومنذ صغره، ومنذ طفولته	بچپن/چھوٹی عمر/کم عمری (کسی عادت کو بتانے کے لیے استعمال ہوتا جس کا انسان ابتدا ہی سے عادی ہو) إِنَّهُ يَقُوْلُ الصِّدْقَ وَهُوَ مِنْ عَادَتِهِ مُنْذُ صِغَرِهِ: وہ سچ بولتا ہے، اور یہ اس کی ابتدا ہی سے عادت رہی ہے۔
نِعْمَ: فِعْلٌ ماضٍ جَامِدٌ لِإِنْشَاءِ الْمَدْحِ ، ضدهُ "بِئْسَ" لِإِنْشَاءِ الذَمّ وقد تُلْحَقُ بِهِ (مَا)	کیا ہی خوب نِعْمَ الرجلُ راشدٌ: راشد کیا ہی بہترین آدمی ہے! بِئْسَ الْقَوْلُ الكِذْبُ: جھوٹ کیا ہی بری بات ہے!
مَثَلٌ ج: أَمْثَالٌ/ أَمْثِلَةٌ = مِثالٌ، نموذج، قدوة	مثالی/نمونہ/آئیڈیل أَنْتَ مَثَلٌ لِلطَّالِبِ الْجَيِّدِ: تم اچھے طالب علم کے لیے نمونہ ہو۔

13.4.2 اشعار کی شرح

اس اکائی کی نظم "القراءة الراشدة" نامی کتاب سے لی گئی ہے، جس کے مرتب علامہ سید ابوالحسن علی ندوی ہے۔ اس نظم کا عنوان "النملة" (چیونٹی) ہے۔ یہ نظم جملہ آٹھ اشعار پر مشتمل ہے جن میں شاعر نے چیونٹی کی محنت اور قابلیت کو بیان کیا ہے۔ شاعر اس نظم کے ذریعے ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ کس طرح ایک چھوٹی سی مخلوق، جو بظاہر معمولی لگتی ہے، اپنی محنت اور جدوجہد سے ہمیں عمل کی ترغیب دیتی ہے۔ یہ نظم انسان کو کام میں سنجیدگی، استقامت، اور کامیابی کے لیے محنت کی اہمیت کا احساس دلاتی ہے۔

پہلا شعر:

طال	سعيي	بالأمل		لستُ	أَرْضَى	بالكسل

چیونٹی اللہ تعالی کی ان مخلوقات میں سے ہے جو مسلسل جدوجہد اور پیہم عمل کی وجہ سے دیگر حشرات سے نمایاں اور ممتاز ہیں۔ ان کے کام میں ایک تسلسل ہوتا ہے، وہ کبھی تھک ہار کر اپنے کام سے پہلو تہی نہیں کرتی ہیں، بلکہ وہ ہمیشہ اپنی منزل کی طرف آگے ہی بڑھتی رہتی ہے۔ اسے نہ تو مشکلات کی پرواہ ہوتی ہے اور نہ آنے والے خطرات کا ڈر۔ اگر ہم چیونٹیوں کے معاشرے کا مشاہدہ کریں، تو ہمیں معلوم ہوگا کہ کتنا منظم انداز سے وہ اپنے کاموں کی تکمیل کرتے ہیں، ان کے عزم اور حوصلہ بلاشبہ انسانوں کو حیران کرنے والا ہوتا ہے۔ " لستُ أَرْضَى بالكسل" سے چیونٹی کی انتھک محنت کی طرف اشارہ ہے۔

دوسرا شعر:

غَايَتِيْ	نَيْلُ	الطَّلَبْ		لَا	أُبَالِيْ	بِالتَّعَبِ

چیونٹی کہتی ہے: میرا مقصد اپنی منزل کو پانا ہے، اور میں اس راستے میں آنے والی مشقتوں اور چیالنجز کی پرواہ نہیں کرتی۔ چیونٹی اپنے مقصد کی حصولی پر مکمل توجہ مرکوز رکھتی ہے اور اس راہ میں آنے والی مشکلات یا پریشانیوں کی پرواہ نہیں کرتی۔ وہ جانتی ہے کہ کامیابی اور اعلیٰ مقام سخت محنت اور مسلسل کوشش سے حاصل ہوتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا ایک شعر اسی فکر کی غمازی کرتا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں :

بِقَــدْرِ الكَــدِّ تُكْتَســبُ الْمَعَــالِيْ		وَمَنْ طَلَبَ الْعُلا سَهِرَ اللَّيَالِيْ

یعنی، انسان جتنی محنت کرتا ہے اتنی ہی بلندیاں حاصل کرتا ہے، اور جو اعلیٰ مقام حاصل کرنا چاہتا ہے وہ نیند کو قربان کر دیتا ہے اور محنت کرتا ہے۔

اسی طرح عربی زبان کا مشہور شاعر متنبی (وفات:354ھ) کہتا ہے:

عَلَى قَدْرِ أَهْلِ العَزْمِ تَأْتِيْ العَزَائِمُ		وتَأتِيْ عَلَى قَدْرِ الكِرَامِ المَكَارِمُ

یعنی، مشکلات اور سخت فیصلے ان ہی لوگوں کے پاس آتے ہیں جو ان کے اہل ہوتے ہیں، اور جتنی بڑی ہمت ہوتی ہے اتنے ہی بڑے کام سامنے آتے ہیں۔

امام شافعی اور المتنبی کے اشعار چیونٹی کی اس محنت کو مزید اجاگر کرتے ہیں، جو یہ بتاتے ہیں کہ بلندیاں صرف ان لوگوں کو ملتی ہیں جو مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور بڑی ہمت اور عزم رکھتے ہیں۔ چیونٹی بھی ہمیں سکھاتی ہے کہ کامیابی کے لیے مستقل مزاجی اور اولوالعزمی لازم ہے۔

تیسرا شعر:

أَبْتَنِيْ	بيْتَ	الحَسَن		بنظامٍ	للسَّكَن

شاعر چیونٹی کی زبانی کہتا ہے کہ میں نہایت خوبصورت اور منظم گھروں کی تعمیر کرتی ہوں تاکہ ان میں رہائش اختیار کر سکوں۔ جدید سائنس بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ چیونٹیاں نہ صرف آپس میں ترسیل کرتی ہیں بلکہ بود و باش کے لیے سماجی ساخت بھی اپناتی ہیں، ان کی مستقل کالونیاں اور بستیاں بھی ہوتی ہیں جو حجم اور رقبے کے لحاظ سے کافی بڑی اور لاکھوں پر بھی محیط ہو سکتی ہے جس میں چیونٹیوں کو ضرورت کے مطابق ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں، جس میں نگرانی سے لے کر مزدوری تک ہر طرح کے کام شامل ہے۔

چوتھا اور پانچواں شعر:

ولقُوْتِي	أذهبُ		لست	يوما	ألعب

كل	صيف	أجمع		لي	طعاما	يشبع

ان دو اشعار میں چیونٹی کی ایک اور بڑی خوبی کو بیان کیا گیا ہے، جو مستقبل کی منصوبہ بندی اور مشکلات کا سامنا کرنے سے پہلے تیاری کرنے کی صلاحیت کا ہونا ہے۔ چیونٹی ہمیشہ اپنے وقت کا درست استعمال کرتی ہے اور غیر ضروری کاموں یا لہو لعب میں وقت ضائع نہیں کرتی۔ وہ گرمیوں کے موسم میں خوراک جمع کرتی ہے اور اس کی ذخیرہ اندوزی کرتی ہے تاکہ سردی اور بارش کے مشکل حالات میں کھانے کی کمی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

چیونٹی کی زندگی ہمیں محنت، دور اندیشی، اور وقت کی قدر کرنے کا سبق دیتی ہے۔ اس کی عادت ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ مستقبل کی منصوبہ بندی اور مشکل حالات آنے سے پہلے خود کو تیار رکھنا ضروری ہے۔ انسان بھی اسی طرح اپنی زندگی کے لیے محنت اور منصوبہ بندی کرے تو وہ کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ چیونٹی کی مستقل مزاجی اور وقت کی قدر ہر فرد کے لیے ایک قابل تقلید مثال ہے۔

چھٹا شعر:

فإذا	جاء	المطر		كان	لي	بيتي	المقر

شاعر کہتا ہے کہ چیونٹی محنت کرتی ہے اور بارش کے موسم کے لیے خوراک جمع کرتی ہے۔ جب یہ موسم آتا ہے، تو وہ اپنے محفوظ گھر میں آرام سے رہتی ہے اور جو کچھ اس نے اس وقت کے لیے جمع کیا تھا، اس سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ بارش کے دوران وہ اپنے گھر میں ہی رہتی ہے اور باہر نہیں نکلتی، بلکہ جمع کی ہوئی خوراک کھاتی ہے۔ اسی طرح، اگر انسان مناسب وقت پر محنت کرے اور اپنے مستقبل کی درست منصوبہ بندی کرے، تو وہ بُرے انجام اور مستقبل کے نقصانات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ جس طرح چیونٹی گرمیوں میں محنت کر کے بارش کے موسم میں سکون پاتی ہے، اسی طرح انسان بھی آسان وقت میں محنت کرے تو مشکل وقت میں آرام حاصل کر سکتا ہے۔ یہ اشعار ہمیں چیونٹی کی محنت اور دور اندیشی سے سبق لینے کا درس دیتے ہیں۔ چیونٹی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے وقت پر محنت کرتی ہے اور مشکل وقت میں سکون سے رہتی ہے۔ انسان کو بھی اپنے مستقبل کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے مشکل وقت سے پہلے محنت کرنی چاہیے تاکہ مستقبل کے مشکلات سے بچ سکے اور سکون حاصل کر سکے۔ یہ شعر انسان کو منصوبہ بندی، محنت، اور وقت کی قدر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

ساتواں شعر:

ذاك	شأني	في	الصغر		ونظامي	في	الكبر

شاعر چیونٹی کی زبانی کہتا ہے کہ محنت، جستجو، مستقبل کی منصوبہ بندی اور مشکلات اور چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ یہ وہ عادتیں ہیں جن پر چیونٹی نے پرورش پائی ہے، یہ عادتیں اس کی زندگی کا جزء لاینفک بن چکی ہیں، لہذا بچپن ہو کہ جوانی یا اس کے آگے کا مرحلہ یہ اوصاف چیونٹی کی شخصیت کا حصہ ہیں۔

شاعر اس شعر میں اس بات کو بیان کر رہا ہے کہ جو شخص بچپن سے اچھے عادات اپنا لیتا ہے، وہ ان عادتوں کو اپنی شخصیت کا حصہ بنا لیتا ہے اور یہی عادات زندگی بھر اس کے ساتھ رہتی ہیں۔ بچپن میں کیے گئے عمل یا سیکھے گئے اصول بڑے ہونے پر بھی انسان کے ساتھ رہتے ہیں۔ عربی زبان کا مقولہ ہے: "من شَبَّ علَى شيْءٍ شَابَ عليهِ" "جو شخص کسی چیز پر بچپن میں عادی ہو جائے، وہ زندگی بھر اسی پر قائم رہتا ہے"۔

يقول في البيت الثامن:

إنني	نِعْمُ	المَثَل		بِاجْتِهَادِيْ	فِي	الْعَمَل

مذکورہ بالا اوصاف کی وجہ سے معاشرہ کے لیے جدوجہد، مسلسل محنت کے معاملے میں چیونٹی ایک بہترین مثال ہے، جو شخص بھی اس کی طرح محنت اور عزم کے ساتھ زندگی گزارے گا، وہ دوسروں کے لیے ایک مثال بن جائے گا، اور لوگ اس کی پیروی کرنے لگیں گے۔

13.4.3 نظم کا خلاصہ

یہ مختصر نظم مشہور و معروف ہندوستانی ادیب اور عالم دین علامہ ابو الحسن علی ندوی کی ترتیب کردہ کتاب "القراءة الراشدة" سے لی گئی ہے۔ یہ نظم آٹھ اشعار پر مشتمل ہے، جن میں شاعر نے چیونٹی کی محنت، جستجو اور جہد مسلسل کا ذکر کیا ہے۔ شاعر نے ان اشعار میں چیونٹی کی مثبت صفات کو بیان کیا ہے اور اس کے ذریعے قارئین کو ان صفات کو اپنانے کی ترغیب دی ہے۔

چیونٹی ایک ایسی مخلوق ہے جو ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ چیونٹیوں کے معاشرے میں کام کی تقسیم، آپسی رابطہ، اور پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کی حیرت انگیز صلاحیت موجود ہے۔ انسانی معاشروں نے طویل عرصے سے چیونٹی کے اس رویے سے سبق حاصل کیا ہے اور اس کا مطالعہ کیا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ جو حالات سے مایوس ایک غار میں بیٹھا اپنے قسمت کا رونا رو رہا تھا، وہ اپنی شکست سے دل برداشتہ اور غمگیں تھا، اچانک اس نے بار بار دیوار سے گرتی اور پھر انتھک جدوجہد سے کامیاب ہوتی چیونٹی کو دیکھا اور اس اشارہ کو سمجھتے ہوئے دوبارہ ہمت باندھی اور کامیاب ہو گیا۔

چیونٹی اپنی منفرد اوصاف کی وجہ سے دوسروں کے لیے ایک مثال ہے۔ وہ ہمیشہ محنت کرتی ہے اور اپنے مقصد کی طرف بغیر رکے بڑھتی رہتی ہے۔ اس کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ وہ نہایت مضبوط اور معیاری گھروں کی تعمیر کر سکتی ہے۔ مزید یہ کہ، وہ ضرورت کے وقت کے لیے خوراک ذخیرہ کرتی ہے، اور گرمیوں کے موسم میں کی گئی محنت کی بدولت بارش کے موسم میں اپنے گھر میں سکون سے رہتی ہے۔

اپنے مقصد کو پانے کے لیے ایک چیونٹی کے کردار میں ہمارے لیے سیکھنے کو بہت کچھ موجود ہے۔ منزل کتنی ہی دور اور مشکل کیوں نہ ہو، چیونٹی بہت ہمت کر کے اپنے مقصد کی جانب بڑھتی ہے اور بڑی سے بڑی بلندی پا کر ہی دم لیتی ہے۔ یوں ہی معمولی جسم والی چند چیونٹیاں مل کر بڑے بڑے اناج کے دانے اپنے بِل یعنی سوراخ میں گھسیٹ کر لے جاتی ہیں، یہ بھی ان کی مسلسل محنت اور کوششوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔

الغرض یہ نظم چیونٹی کی محنت، شاندار نظم و نسق، منظم طرز معاشرت اور مستقبل کی منصوبہ بندی جیسی خوبیوں کو اجاگر کرتی ہے۔ شاعر نے چیونٹی کی زندگی سے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ محنت، استقامت، اور درست منصوبہ بندی ہمیں مشکلات سے بچا سکتی ہے۔ چیونٹی کا تیار کردہ معاشرہ اور مشکل وقتوں کے لیے وسائل کی ذخیرہ اندوزی انسان کے لیے ایک بہترین مثال ہے۔ یہ طرز انسان کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ چیونٹی کی طرح مستقل مزاجی اور دور اندیشی کے ساتھ زندگی گزارے۔

13.5 مشق

13.5.1 درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیے، ترجمہ کیجیے اور شرح بیان کیجیے:

طال	سعي	بالأمل		لست	أرضى	بالكسل
غايتي	نيل	الطلب		لا	أبالي	بالتعب
أبتني	البيت	الحسن		بنظام		للسكن
ولقوتي		أذهب		لست	يوما	ألعب

13.5.2 ذیل میں دیے گئے جملوں کو پڑھیئے اور صحیح جملے کے آگے (✓) کا نشان اور غلط جملوں کے آگے (✗) لگا کر جملہ درست کیجیے۔

درست جملہ

1- النملة لا تسعى ولا تجتهد. ☐ ....

2- النملة تبني أعشاشها بغير نظام. ☐ ....

3- توجد عادة الجهد في النملة بعد ما كَبُرت. ☐ ....

4- الراحة تأتي بدون تعب ☐ ....

5- النملة تدخر من قُوْتِهَا لفصل الشتاء في فصل الصيف. ☐ ....

13.5.3 درج ذیل کلمات کا ترجمہ لکھیے اور ان کو مفید جملوں میں استعمال کیجیے.

	المعنى	الجملة
أ- رفع قدره	....	....
ب- تطوَّر-تَطَوُّرًا	....	....
ج- لا يألو جهدا	....	....

د- بذْلُ الجهدِ ....
ه- حثّ على ....
و- الكدح الطويل ....
ز- الجهد المستمر ....
ح- يُتْعِبُ نَفْسَه ....
ط- يصبو إلى ....
ي- الأَمَلُ ....

13.5.4 مندرجہ ذیل اشعار کا اردو میں ترجمہ کیجیے، اور خط کشیدہ الفاظ کی تشریح کیجیے۔

كُلَّ	صَيْفٍ	أَجْمَعُ		لِيْ		طَعَامًا		يُشْبِعُ
فَإِذَا	جَاءَ	الْمَطَرُ		كَانَ	لِيْ	بَيْتِيْ		الْمَقَرْ
ذَاكَ	شَأْنِيْ	فِيْ	الصِّغَرِ	وَ	نِظَامِيْ	فِيْ		الْكِبَرْ
إِنَّنِيْ	نِعْمُ	الْمَثَلْ		بِاجْتِهَادِيْ		فِيْ		الْعَمَلْ

13.6 اکتسابی نتائج

ہم نے اس اکائی میں "النملة" کے عنوان سے ایک مختصر نظم پڑھی، اور اس کے مطالعے سے ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- نظم کا ترجمہ۔
- جہد مسلسل اور انتھک محنت کے نتیجے میں ہمیشہ اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں، محنتی اور مخلص انسان گرچہ ابتدا میں ناکامی کا سامنا کرے، آخر کار وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے۔
- دانشمند انسان ہمیشہ آنے والے خطرات کے لیے پہلے ہی تیار رہتا ہے اور اس سے نبرد آزمائی کے لیے ضروری اقدامات کرتا ہے، جیسا کہ چیونٹی موسمِ سرما کے لیے خوراک جمع کرتی ہے تاکہ آنے والے مشکل حالات میں اپنی حفاظت کر سکے۔ اسی طرح انسان کو بھی چاہیے کہ وقت سے پہلے اپنے امور کی منصوبہ بندی کرے۔

13.7 فرہنگ

يرفَعُ قَدْرَهُ	اس کی عزت بڑھاتا ہے	It increases his respect
يَتَطَوَّرُ الْمُجْتَمَعُ	معاشرہ ترقی کرتا ہے	The society will get developed
يَكُفُّ عن (ن)	روکنا	To abstain
عاطِلٌ	بے کار	Not Functioning

Dependent/ Burden	بوجھ	عَالَةٌ
Smart	سمجھدار/ہوشیار	الفَطِنُ
Dignified Life	باعزت زندگی	الْعَيْشُ الْكَرِيْمُ
Fruitful Work	نفع بخش کام	العَمَلُ الدَّائِبُ الْمُثْمِرُ
Struggle	کدو کاوش	الكَدْحُ
To Motivate	ابھارنا	حثّ علَى
He will go to any length/ He spares no effort, He works scarelessly	انتھک کوشش	لا يَأْلُوْ جَهْدًا:
To Make effort	محنت کرنا، کوشش کرنا	أَلَا، يَأْلُوْ (نصر) :اجتهد
Storage/ Accumulation	ذخیرہ اندوزی	تخزين
Complex	پیچیدہ	المُعَقَّدَةُ
Difficult	مشکل	العَوِيْصَةُ
Climate/ Rituals	موسم/رسوم	طُقُوْسٌ(واحد) طَقْسٌ
Best Quality	اعلی معیاری	مُحَكَّمَةُ الْجَوْدَةِ
Control/Struggle/ fight	مقابلہ	مُكَافَحَةٌ، كافح (مفاعلة)
Seriousness	سنجیدگی	الجِدِّيَّة
Competency, appropriateness	صلاحیت	الجَدَارَة
Be astonished	مبہوت ہونا/گھبرانا/حیرت زدہ ہونا	اندهشَ(انفعال)
Duties, Assignments	ذمہ داری	المهَامُ
Be confronted with, Be liable to	درپیش ہونا	تتعرض لها: تعرض يتعرض لِـ
Make an effort to accomplish something	کوشش کرنا	محالة: حاول يحاول (مفاعلة)
To consider	پرواہ کرنا	حفل بـ (ض)
Not concerned	پرواہ نہیں کرتا ہے	لا تَعْبَأُ: عبأ يعبأ (ف)
With a great difficulty, by a narrow margin	بہت ہی مشکل سے	بِشِقِّ الأَنْفُس: تعبير لبيان المشقة الكبيرة في قيام شيء

		ما
Determination/ incantation	عزم	العزائم (واحد) عزيمة
Excellent Qualities, Noble Deeds	اخلاق، اچھی خوبیاں	المكارم: (واحد)
Before its too late	قبل اس سے کہ وقت نکل جائے	قبل فواتِ الأَوَانِ
To Secure	حفاظت کرنا	حمی يحمي(ض)

13.8 نمونہ امتحانی سوالات

13.8.1 معروضی سوالات

1. اس نظم کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کتاب سے لیا گیا ہے

a. مجموعة القصص الأدبية   b. القراءة الرشيدة

c. القراءة الراشدة   d. لا شيء

2. لست أرضى ....

a. بالظلم   b. بالكسل   c. بالذُّلِّ   d. لا شيء

3. چیونٹی اپنا گھر کس طرح بناتی ہے؟

a. غفلت اور لاپرواہی کے ساتھ   b. انتہائی باریک بینی اور منظم انداز سے

c. دوسروں کے گھروں پر اپنا گھر بناتی ہے   d. بغیر کسی منصوبہ سے

4. چیونٹی کس موسم کے لیے کھانے کی ذخیرہ اندوزی کرتی ہے؟

a. فصل الصيف   b. فصل الشتاء   c. فصل المطر   d. لا شي

5. بارش کے موسم میں چیونٹی کیا کرتی ہے؟

a. کھانا جمع کرتی ہے   b. دیگر چیونٹیوں کے ساتھ کام کرتی ہے

c. اپنے گھر پر رہتی ہے اور جو کچھ کھانا جمع کیا تھا اس سے فائدہ حاصل کرتی ہے۔   d. ان میں سے کچھ نہیں

6. خالی جگہ کو پر کریں: من طلب العلا ....

a. سهر الليالي   b. يلعب ويضيع وقته

c. يفكر ولا يفعل شيئا   d. ينام كثيرا

7. "أبتني" کونسا صیغہ ہے؟

a. الماضي للمتكلم   b. المضارع للحاضر

c. المضارع للمتكلم   d. المضارع للغائب

8. ضد فعل "نِعْمَ":

a. ما برح b. ما زال c. بِئْسَ d. ما دام

9. علامہ ابوالحسن علی ندوی کی سن انتقال

a. 1996م b. 1998م c. 1999م d. 1995م

10. اس نظم سے ہم کو کیا سبق ملتا ہے؟

a. اپنے مقصد کے حصول کے لیے بار بار کوشش کرنا b. اپنی گرمیوں میں سردیوں کا رزق ذخیرہ کرنا

c. مسائل کو حل کرنا بغیر خود کو تھکائے d. ناکامی پر امید کھو دینا

13.8.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1- درج ذیل اشعار کی روشنی میں آنے والے سوالات کے جوابات دیں۔

كُلَّ	صَيْفٍ	أَجْمَعُ		لِيْ	طَعَامًا		يُشْبِعُ
فَإِذَا	جَاءَ	الْمَطَرُ		كَانَ	لِيْ	بَيْتِيْ	الْمَقَرْ
ذَاكَ	شَأْنِيْ	فِيْ	الصِّغَرِ	وَ	نِظَامِيْ	فِيْ	الْكِبَرْ
إِنَّنِيْ	نِعْمُ	الْمَثَلْ		بِاجْتِهَادِيْ		فِيْ	الْعَمَلْ

سوالات:

أ- ماذا تفعل النملة في فصل الصيف؟

ب- أين تقضي النملة فصل المطرِ؟

ج- لماذا تصف النملة نفسها بنعم المثل؟ ناقش.

د- أين ذكرت قصة النملة في القرآن؟

هـ- ما معنى "يُشبعُ" في اللغة الأردية أو الإنكليزية؟

2. درج ذیل جملوں میں خالی جگہ کو قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کے ساتھ پُر کریں۔

(تمكث- أدهش- تستقر- لا تملُّ- أتْعبتْ- رتب- من أكبر ميزة- لا يصل إليها- كالنقش- آملُه- ينزل)

1- النملةُ .... نفسها في فصل الصيف.

2- ....العلماء أمام مَقْدِرَة النملة على بناء بيتها بدقة النظام.

3- عندما .... المطرُ .... النملة في بيتها ولم تخرج منه.

4- إن الشيء في الصِّغَرِ .... في الحجرِ.

5- أنا أجتهد كثيرا للحصول على ما ....

6- النملةُ ....من تكرار المحاولة عند الفشلِ

7- الجهد والتجنب عن الكسل ليعدان .... للنملة.

8- إن الأهداف ....إنسانٌ إلا بشق الأنفس .

9- .... الشيخ أبو الحسن علي الندوي كتابا لطلاب اللغة العربية الناشئين.

10- النملة .... في بيتها حينما ينزل المطر

3. جہد مسلسل پر عربی زبان میں چند جملے تحریر کیجیے.

4. اس اکائی میں دیے گئے تعبیرات کو استعمال کرتے ہوئے دس جملے بنائیے.

5. چیونٹی کن اوصاف کی بنا پر دیگر حشرات الارض سے ممتاز ہے؟

13.8.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1. اس نظم کا خلاصہ بحوالۂ متن تحریر کیجیے۔

2. اس نظم کو پڑھ کر آپ نے کیا سیکھا اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

3. اس قصیدہ کو اعراب کے ساتھ لکھیے اور اس کا ترجمہ اور تشریح کیجیے۔

13.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1 أبو الحسن علي الندوي، القراءة الراشدة

2 إبراهيم أنيس والآخرون، المعجم الوسيط، مجمع اللغة العربية، مكتبة الشروق الدولية، ط:4، 2004

3 ج- ملتون كوفان، معجم اللغة العربية المعاصر

4 د. عبد الرحمن بن إبراهيم الفوزان والآخرون، العربية بين يديك، مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر، ط:3، 2007

5 https://www.almaany.com/ar/dict/ar-ar

اکائی۔14

(الطائر)

اکائی کے اجزاء

14.0 تمہید

14.1 مقاصد

14.2 اصل متن

14.3 متن کا ترجمہ

14.4 متن کی تشریح

14.4.1 لغوی تشریح

14.4.2 ادبی تشریح

14.5 متن پر مبنی مشقیں

14.6 اکتسابی نتائج

14.7 نمونہ امتحانی سوالات

14.8 مزید مطالعہ کے لئے تجویز کردہ کتابیں

14.0 تمہید

یہ درس 'الطائر' کے عنوان سے لکھی گئی ایک خوبصورت نظم پر مشتمل ہے۔ یہ ادبِ اطفال یعنی خاص طور سے بچوں کے لئے لکھے گئے ادب کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا اسلوب وبیان نہایت سہل اور واضح ہے تا کہ بچے اس کو بآسانی سمجھ سکیں اور اس سے لطف اندوز ہو سکیں۔ اس قسم کی نظم کو لکھنے اور پڑھنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ نئی نسل کی صحیح انداز میں تربیت کی جا سکے۔ ادبِ اطفال میں اسی قسم کی نظمیں اور قصے کہانیاں لکھی جاتی ہیں تا کہ نئی نسل کی تعمیری اور مثبت طریقہ سے ذہن سازی کی جا سکے۔ ادبِ اطفال کو لکھنے کا سلسلہ در اصل بہت قدیم ہے، عربی زبان میں بھی ہمیں اس قسم کے نمونے قدیم ادوار سے ہی مل جاتے ہیں۔ جدید دور میں ادب کی اس صنف پر خاص توجہ دی گئی، اور بے شمار ایسی نظمیں اور کہانیاں لکھی گئیں۔ انہیں میں سے ایک یہ نظم 'الطائر' ہے جسے ہم اس درس میں پڑھنے والے ہیں۔

اس نظم میں دراصل ان پرندوں کے جذبات کو بیان کیا گیا ہے جو قید وبند کو بالکل پسند نہیں کرتے، بلکہ ہمیشہ آزاد زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ آزادی دراصل ایک ایسی فطری خواہش ہے جو ہر جاندار کے اندر پائی جاتی ہے، خواہ وہ انسان ہو یا حیوان ہو۔ انسان کی طرح ہر حیوان بھی یہی خواہش رکھتا ہے کہ وہ آزادانہ زندگی گزارے۔ پرندے جب پنجرے میں قید ہوتے ہیں تو وہ کھانے پینے بلکہ کسی بھی چیز کی لذت کو محسوس نہیں کر پاتے۔ انکی زندگی بے مزہ اور بے رنگ ہو جاتی ہے۔ وہ زندگی کا لطف باغوں اور میدانوں کی کھلی فضاؤں میں ہی محسوس کر پاتے ہیں جہاں وہ اپنی مرضی سے کھاتے پیتے ہیں، پوری آزادی سے اڑتے ہیں اور خوشی سے جھوم جھوم کر چہچہاتے پھرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام نعمتیں ایک پرندے کو پنجرے کے اندر نصیب نہیں ہو سکتیں بلکہ اس میں تو اسے گھٹن اور بیزاری محسوس ہوتی ہے۔ یہی حال ایک انسان کا بھی ہوتا ہے، وہ بھی اپنی زندگی ہمیشہ غلامی اور ذلت کی بیڑیوں سے آزاد ہو کر گزارنا چاہتا ہے۔

اس نظم میں ہر انسان کے لئے ایک پیغام ہے۔ وہ یہ کہ آزادی ہر انسان اور ہر حیوان کی زندگی میں عزت، راحت اور اطمینان وسکون کا باعث ہوتی ہے، جبکہ غلامی ذلت ورسوائی، بے قراری اور بے چینی کا سبب ہوتی ہے۔ لہذا ہر انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔

14.1 مقاصد

اس اکائی کے مقاصد مندرجہ ذیل نِقاط میں بیان کیے جاتے ہیں:

- طلبہ نئے الفاظ اور تعبیرات سیکھ سکیں گے، اور انکے صحیح طریقہ استعمال سے واقف ہو سکیں گے۔
- طلبہ اس نظم کو بخوبی سمجھ سکیں گے۔
- طلبہ اس نظم کی لغوی اور ادبی محاسن سے بخوبی واقف ہو سکیں گے۔

- اس نظم کے ذریعہ طلبہ ادب اطفال میں ادباءاور شعراء کی دلچسپی کااندازہ لگاسکیں گے۔
- طلبہ کتاب اور صاحب کتاب سے واقف ہو سکیں گے

14.2 اصل متن

الطائر
الْحَـــــبْسُ لَـــــيْسَ مَـــــذْهَبِيْ
وَلَـــــيْسَ فِيـــــهِ طَرَبِـــــيْ
فَلَسْـــــتُ أَرْضَـــــى قَفَصـــــاً
وَإِنْ يَكُـــــنْ مِـــــنْ ذَهَـــــبِ
غَابَـــــاتُ رَبِّـــــيْ غَـــــايَتِيْ
وَالْعَـــــيْشُ فِيهَـــــا مَطْلَـــــبِيْ
قَـــــدْ طَـــــابَ فِيهَـــــا مَطْعَـــــمِيْ
وَرَاقَ فِيهَـــــا مَشْـــــرَبِيْ
أَذْهَـــــبُ فِيهَـــــا أَسْـــــتَقِي
مِـــــنْ مَـــــاءِ نَبْـــــعٍ أَعْـــــذَبِ
أَصْـــــدَحُ فِيهَـــــا مُطْلَقـــــاً
فَـــــالْحَبْسُ لَـــــيْسَ مَـــــذْهَبِيْ

14.3 متن کا ترجمہ

پرندہ

قید وبند میرا شیوہ نہیں ہے،اور ناہی مجھے اس میں کوئی راحت محسوس ہوتی ہے۔

میں پنجرے کو قطعا پسند نہیں کرتا،اگرچہ وہ سونے ہی کا کیوں نابنا ہوا ہو۔

میرے رب کے بنائے ہوئے جنگلات ہی میری منزل ہے،اور انہی میں زندگی گزارنا میرا اصل مقصد ہے۔

انہی جنگلوں میں مجھے کھانے پینے کی لذت محسوس ہوتی ہے۔

وہاں رہ کر میں میٹھے پانی کے چشمے سے خود کو سیراب کر پاتا ہوں۔

وہاں میں پوری آزادی کے ساتھ چہچہاتا ہوں، قید وبند میرا شیوہ نہیں ہے۔

14.4 متن کی تشریح

14.4.1 متن کی لغوی تشریح

انگریزی معنی	اردو معنی	الفاظ کی تشریح
The Creator	خالقِ بشر	باري البشر: الباري بَرَأَ يبرَؤ بَرءا وبُروءا (باب فتح) سے ماخوذ ہے، برأ الله الخلق کا مطلب ہے کہ اللہ نے مخلوقات کو پیدا کیا۔ اور بشر بنی نوع انسان کو کہتے ہیں، یہ واحد جمع مذکر مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے البتہ اس کا تثنیہ بَشَران اور جمع أبشار بھی مستعمل ہے، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: (وما جعلنا لبشر من قبلك الخُلْدَ) اور فرمایا: (فقالوا أنؤمن لبشرين مثلنا). وابو البشر سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔
Cheerfulness, happiness, joy, merriment, singing	جھومنا، گانا	طرَب: یه طرِب يطرَب طرَبا (باب سمع) سے مأخوذ ہے یعنی خوشی سے جھوم اٹھنا، کہا جاتا ہے: طرب للغناء أو الشعر، یعنی وہ گانا یا شعر سن کر خوشی سے جھوم اٹھا، اسی سے مُطرِب آتا ہے گلوکار کے معنی میں جس کی سریلی آواز سے لوگ جھوم اٹھیں۔
Claim, request, problem	مقصد، مسائل علم	المطلب: یه طلب يطلب طلبا وطِلابا وطِلابة (باب نصر) سے مصدر میمی ہے، معنی ہے کسی چیز کو حاصل کرنے کی سعی و کوشش کرنا، یعنی وہ چیز جس کو تلاش کیا جائے یا وہ مقصد جس کو پانے کی کوشش کی جائے۔ یہ لفظ علمی مسائل کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، کہا جاتا ہے: مطالب العلم یعنی مسائل علم۔
To feel or seem suitable or	بہتر اور خوش گوار ہونا یا لگنا	طاب يطيب طِيبا وطِيبة (باب ضرب):

good		بہتر یاخوش گوار معلوم ہونا، کہا جاتا ہے: طاب العیش، یعنی زندگی خوش گوار ہو گئی، طابت الأرض، یعنی زمین زرخیز ہو گئی، طابت نفسه، یعنی وہ راضی ہو گیا، طاب قلبه، یعنی اس کا دل بغض اور کینہ سے خالی ہو گیا، اور کہا جاتا ہے: طاب نهارُك أو ليلُك، یعنی آپ کا دن اچھا گزرے یا آپ کی رات اچھی گزرے۔
To be clear, to be pure, to please, to delight	خالص ہونا، پسند آنا، راس آنا	راق يروق رَوقا ورَوَقانا (باب نصر)، اسم فاعل رائق، اسم مفعول مروق: یعنی صاف اور خوش گوار ہونا۔ کہا جاتا ہے: راق الشراب، یعنی پانی صاف وشفاف ہو گیا، راق الشيءُ فلانا: یعنی فلاں کو یہ چیز بھا گئی یا پسند آگئی، اسی طرح کہا جاتا ہے: ما يروق لك قد لا يروق لغيرك، یعنی جو چیز تمہیں پسند آئے ضروری نہیں کہ وہ دوسروں کو بھی پسند آجائے۔
Tasty, delicious	خوش ذائقہ، لذیذ، شیریں	نبع پانی کے چشمے کو کہتے ہیں، اور أعذب عذُب يعذُب (باب کرم) سے مأخوذ ہے، مطلب ہے میٹھا اور خوش گوار، کہا جاتا ہے: الماء العذب، یعنی آب شیریں، عذب الطعام والشراب، یعنی اچھا کھانا اور پانی۔
To chant, sing	چڑیوں کا چہچہانا	صدح الطائر يصدح صدحا وصداحا (باب فتح): پرندے کا بآواز بلند گانا اور چہچہانا، کہا جاتا ہے: صدح البلبل والديك، یعنی بلبل اور مرغا چہچہایا، اسی سے مِصدح مأخوذ ہے مائکروفون کے معنی میں۔

14.4.2 متن کی ادبی تشریح

14.4.2.1 نظم کا تعارف:

یہ نظم مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب 'القراءۃ الراشدہ' کے جزء اول سے ماخوذ ہے۔ عربی اور اسلامی حلقوں میں مولانا ابوالحسن علی ندوی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، آپ کے علمی وادبی مقام ومرتبہ کے سبھی قائل اور معترف ہیں۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بیرون ملک بھی عربی زبان وادب کی خدمت، اس کی نشر واشاعت اور اس کے فروغ کے لئے آپ نے عظیم اور گرانقدر خدمات پیش کی ہیں۔ آپ کی عربی تصنیفات کو عالم عرب میں خوب مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ عرب ادباو مفکرین نے بھی آپ کے بلند علمی وادبی مقام ومرتبہ کا کھل کر اعتراف کیا ہے۔

آپ کی پیدائش ۶ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۴ میں اتر پردیش کے ضلع رائے بریلی کے ایک گاؤں تکیہ کلاں میں ہوئی تھی۔ آپ نے اپنی تعلیم دار العلوم ندوۃ العلماء اور لکھنؤ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ دار العلوم ندوۃ العلماء میں تدریسی خدمات انجام دینے لگے۔ آپ نے دمشق یونیورسٹی کے کلیۃ الشریعہ کی دعوت پر وہاں کا سفر کیا اور وہاں بیش قیمت لکچر زدئے۔ آپ کو عالمی سطح کی متعدد اکیڈمیوں اور اداروں کی رکنیت حاصل تھی۔

آپ نے عربی اور اردو میں کثیر تعداد میں کتابیں تصنیف کیں جو کافی مقبول ہوئیں۔ آپ کی مشہور تصنیفات میں 'ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين'، 'قصص النبيين'، 'القراءة الراشده' اور 'رجال الفكر والدعوه فی الاسلام' خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ یہ نظم آپ کی کتاب 'القراءة الراشده' سے ماخوذ ہے جس میں آپ نے مختلف ادبی، اسلامی اور تاریخی موضوعات پر عربی نصوص کو جمع کر دیا ہے۔ آپ نے یہ کتاب اس مقصد سے لکھی تھی کہ یہ نئی نسل کی صحیح تربیت میں مد و معاون ثابت ہو سکے۔

14.4.2.2 :اشعار کی تشریح

شاعر نے یہ نظم ایک پرندے کی زبانی لکھی ہے جو قید وبند کی زندگی کو بالکل پسند نہیں کرتا، بلکہ وہ چاہتا ہے اور یہ خواہش رکھتا ہے کہ مکمل آزادی کے ساتھ اپنی زندگی گزارے، کیوں کہ اس کو صرف آزادانہ زندگی ہی بھاتی ہے اور راس آتی ہے، اور قید وبند کی زندگی میں اس کا دم گھٹتا ہے۔

الْحَبْسُ لَيْسَ مَذْهَبِيْ
وَلَيْسَ فِيهِ طَرَبِيْ

نظم کے پہلے شعر میں شاعر ایک پرندے کی زبانی یہ کہتا ہے کہ پنجرے کے اندر قید وبند میں رہ کر جینا میری زندگی کی خواہش اور مقصد نہیں ہے، کیوں کہ پنجرے کے اندر مجھے کسی بھی قسم کی خوشی اور سعادت کا احساس نہیں ہو پاتا، بلکہ قید کے اندر مجھے شدید حزن والم اور بیزاری محسوس ہوتی ہے۔ ایک پرندہ قید کی حالت میں اپنی زندگی سے بالکل بھی لطف اندوز نہیں ہو سکتا، بلکہ اس کو اپنی زندگی کا لطف اٹھانے کے لئے کھلی فضا چاہئے ہوتی ہے۔

فَلَسْتُ أَرْضَى قَفَصاً
وَإِنْ يَكُنْ مِنْ ذَهَبِ

پرندہ کہتا ہے کہ کھلی فضا سے دور پنجرے کے اندر زندگی گزارنا میں قطعاً پسند نہیں کرتا خواہ وہ پنجرہ سونے کا ہی کیوں نہ بنا ہوا ہو، کیوں کہ ایک پرندہ اگر کھلے آسمان میں اپنی مرضی سے اڑنے کی آزادی سے محروم ہو تو سونے سے بنا ہوا پنجرہ بھی اس کے کس کام کا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہر زندہ ضمیر مخلوق کا حال یہی ہوتا ہے خواہ وہ انسان ہو یا حیوان ہو، کیوں کہ وہ اس دنیا کی کسی بھی چیز کے مقابلے میں اپنی آزادی اور اپنی عزت نفس کے ساتھ سمجھوتا نہیں کر سکتا۔

غَابَاتُ رَبِّي غَايَتِيْ
وَالْعَيْشُ فِيهَا مَطْلَبِيْ

پھر شاعر کہتا ہے کہ دراصل پنجرے کے اندر رہنا میرے زندگی کا مقصد اور خواہش نہیں ہے بلکہ میری زندگی کا مقصد اور میری خواہش یہ ہے کہ میں اپنے رب کے بنائے ہوئے باغات و جنگلات میں رہوں، اور انہی کی کھلی فضاؤں میں اڑتا پھروں، جہاں کوئی بھی چیز مجھے اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے اڑنے سے روکنے والی نا ہو، جہاں میں پوری آزادی کے ساتھ درختوں کی ٹہنیوں پر بیٹھ سکوں، پھولوں کی خوشبو کو سونگھ سکوں، اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل سکوں، اپنے اہل واقارب کے ساتھ سرگوشی کر سکوں، جہاں مجھے یہ محسوس ہو کہ میں اپنے وطن میں ہوں، رہا پنجرہ تو مجھے اس میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں ایک اجنبی ہوں، اور ایک قیدی ہوں، اور اپنے ہر دوست اور ساتھی سے محروم ہوں۔

قَدْ طَابَ فِيهَا مَطْعَمِيْ
وَرَاقَ فِيهَا مَشْرَبِيْ
أَذْهَبُ فِيهَا أَسْتَقِي
مِنْ مَاءِ نَبْعٍ أَعْذَبِ

جنگلات و باغات میں میں اللہ کی عطا کی ہوئی چیزوں میں سے اپنی مرضی سے جو چاہے کھا سکتا ہوں، شیریں چشموں اور صاف وشفاف نہروں کا پانی پی سکتا ہوں، یہی وہ نعمتیں ہیں جن سے میں اپنی زندگی میں لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں، اور انہی سے مجھے راحت و سکون نصیب ہوتا ہے، اور انہی سے مجھے حقیقی فرحت و مسرت حاصل ہوتی ہے۔ یہ نعمتیں ایک پنجرے کے اندر کبھی میسر نہیں ہو سکتیں، بلکہ اس کے اندر مجھے شدید محرومی کا احساس ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اور حیوان کی زندگی میں فطرت اور اس کی گود میں موجود نعمتوں کا کوئی بدل نہیں ہے، اسی لئے انسان اپنی زندگی کا کچھ وقت زندگی کے شور شرابے اور گہما گہمی سے دور فطرت کے آغوش میں گزارنا چاہتا ہے۔

أَصْدَحُ فِيهَا مُطْلَقاً

فَـــــــالْحَبْسُ لَـــــــيْسَ مَــــــذْهَبِيْ

شاعر نے اپنی اس نظم کو اس شعر کے ساتھ ختم کیا ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ ایک پرندہ جنگلوں اور باغوں میں آزادانہ زندگی گزارتے ہوئے اپنی مرضی سے چہچہاتا اور گاتا ہے، لیکن جب وہ پنجرے میں ہوتا ہے تو اس کا چہچہانے اور گانے کا من نہیں کرتا، اسے کوئی بھی چیز اچھی نہیں لگتی، بلکہ وہ ہمیشہ حزن والم میں مبتلا رہتا ہے۔ آخر میں شاعر پرندے کی خواہش اور آرزو کو ایک بار پھر سے بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اسے پنجرے کی قید وبند قطعا پسند نہیں ہے اور وہ ہمیشہ یہی خواہش رکھتا ہے کہ اپنے رب کی بنائی ہوئی اس کائنات میں پوری آزادی کے ساتھ زندگی گزارے۔

14.5 متن پر مبنی مشقیں

14.5.1 مندرجہ ذیل اشعار پر اعراب لگاو اور اردو میں ان کا مطلب بیان کرو:

الحــــــبس لــــــيس مــــــذهبي
ولــــــيس فيــــــه طربــــــي
فلســــــت أرضــــــى قفصــــــا
وإن يكــــــن مــــــن ذهــــــب
غابــــــات ربــــــي غــــــايتي
والعــــــيش فيهــــــا مطلبــــــي
قــــــد طــــــاب فيهــــــا مطعمــــــي
وراق فيهــــــا مشــــــربي
أذهــــــب فيهــــــا أســــــتقي
مــــــن مــــــاء نبــــــع أعــــــذب
أصــــــدح فيهــــــا مطلقــــــا

14.5.2 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھو:

1. اس نظم میں پرندے کو کیا چیز ناپسند ہے؟
2. اس نظم کے مطابق پرندے کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟
3. پرندے پنجرے سے باہر کس طرح اپنی زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں؟
4. پرندوں کو باغات وجنگلات میں رہنا کیوں پسند ہے؟

14.5.3 مندرجہ ذیل الفاظ کو اس طرح مرتب کرو کہ صحیح اشعار بن جائیں:

1. مَذْهَبِيْ لَيْسَ الْحَبْسُ طَرَبِيْ فِيهِ وَلَيْسَ

....

2. أَرْضَى قَفَصاً فَلَسْتُ مِنْ يَكُنْ ذَهَبِ وَإِنْ

....

3. رَبِّيْ غَايَتِيْ غَابَاتُ مَطْلَبِيْ فِيهَا وَالْعَيْشُ

....

4. مَطْعَمِيْ قَدْ فِيهَا طَابَ فِيهَا مَشْرَبِيْ وَرَاقَ

....

5. فِيهَا أَسْتَقِي أَذْهَبُ نَبْعٍ مِنْ أَعْذَبِ مَاءِ

....

14.5.4 مندرجہ ذیل اشعار کا اردو میں ترجمہ کرو اور نشان زدہ الفاظ کی تشریح لکھو:

غَابَاتُ رَبِّيْ غَايَتِيْ
وَالْعَيْشُ فِيهَا مَطْلَبِيْ
قَدْ طَابَ فِيهَا مَطْمَعِي
وَرَاقَ فِيهَا مَشْرَبِيْ
أَذْهَبُ فِيهَا أَسْتَقِي
مِنْ مَاءِ نَبْعٍ أَعْذَبِ
أَصْدَحُ فِيهَا مُطْلَقاً
فَالْحَبْسُ لَيْسَ مَذْهَبِيْ

14.5.5 مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کرو:

1. طَابَ يَطِيب ....
2. رَاقَ يَرُوق ....
3. صَدَحَ يَصْدَحُ ....
4. اسْتَقَى يَستقي ....
5. رضي يرضى ....

14.5.6 مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھو پھر انہیں جملوں میں استعمال کرو:

معنی جملہ

1. الحبس ....

2. قفص ....

3. غاية ....

4. غابات ....

5. أعذب ....

14.5.7 مفرد کو اس کی جمع سے ملاؤ:

1- مذهب	أ- غايات
2- قفص	ب- مشارب
3- غاية	ج-مطالب
4- مطلب	د- أقفاص
5- مشرب	هـ- مذاهب

14.5.8 مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح جملوں کے سامنے (☑) کی علامت اور غلط جملوں کے سامنے (☒) کی علامت لکھو:

صحیح جملہ

1- پرندہ کو پنجرہ پسند ہے ☐ ....

2- پرندے کھلی فضا کو پسند نہیں کرتے۔ ☐ ....

3- اس نظم میں جنگلات میں زندگی گزارنا پرندے کی خواہش ہے۔ ☐ ....

4- پرندے کو پنجرہ پسند ہے اگر وہ سونے کا بنا ہوا ہو۔ ☐ ....

5- پرندے کو جنگلات میں میٹھا پانی نصیب نہیں ہوتا۔ ☐ ....

14.6 اکتسابی نتائج

عزیز طلبہ ہم نے اس درس میں 'الطائر' کے عنوان سے ایک خوبصورت نظم پڑھی۔ یہ نظم مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب 'القراءة الراشدة' سے ماخوذ ہے۔ اس نظم کے مطالعہ کے بعد ہم نے مندرجہ ذیل نتائج برآمد کئے:

- ہم نے بہت سے نئے الفاظ سیکھے جنہیں ہم اپنی گفتگو اور اپنی تحریروں میں استعمال کر سکتے ہیں۔
- ہمیں ادب اطفال کے ایک بہترین نمونے کو پڑھنے کا موقع ملا۔
- یہ اندازہ ہوا کہ جدید دور کے ادیبوں نے ادب اطفال پر بہت عمدہ کام کیا ہے۔

- صاحب کتاب ابوالحسن ندوی سے متعارف ہونے کا موقع میسر آیا۔

14.7 نمونہ امتحانی سوالات

14.7.1 معروضی سوالات

1. کتاب "القراءة الراشدة" کس کی تصنیف ہے؟
2. (a) عبدالحي حسنی (b) محمد الرابع حسنی (c) ابوالحسن علي حسنی (d) محمد حسنی
3. دارالعلوم ندوۃ العلماء کہاں واقع ہے؟
   (a) بنارس (b) دہلی (c) دیوبند (d) لکھنو
4. شیخ ابوالحسن علی ندوي کی تصنیفات میں سے ہے:
   (a) قصص النبيين (b) ما خسر العالم بانحطاط المسلمين
   (c) دونوں (d) کوئی نہیں
5. شاعر نے پرندے کے لئے بہترین جگہ کون سی قرار دی ہے؟
   (a) شہر (b) گاؤں (c) صحرا (d) باغات
6. اس نظم میں لفظ صدح یصدح کس معنی میں استعمال ہوا ہے؟
   (a) موج کرنا (b) کھانا پینا (c) رقص کرنا (d) گانا اور چہچہانا

14.7.2 مختصر جواب کے متقاضی سوالات

1- مندرجہ ذیل اشعار کو پڑھو اور سوالوں کے جواب لکھو:

الْحَـــــــبْسُ لَـــــــيْسَ مَـــــــذْهَبِيْ
وَلَـــــــيْسَ فِيـــــــهِ طَرَبِـــــــيْ
فَلَسْـــــــتُ أَرْضَـــــــى قَفَصـــــــاً
وَإِنْ يَكُـــــــنْ مِـــــــنْ ذَهَـــــــبِ
غَابَـــــــاتُ رَبِّـــــــيْ غَـــــــايَتِيْ
وَالْعَـــــــيْشُ فِيهَـــــــا مَطْلَبِـــــــيْ
قَـــــــدْ طَـــــــابَ فِيهَـــــــا مَطْعَمِـــــــيْ
وَرَاقَ فِيهَـــــــا مَشْـــــــرَبِيْ

1) پرندے کو پنجرہ کیوں پسند نہیں ہے؟

2) پرندے کی زندگی کا اصل مقصد کیا ہے؟

3) پرندہ جنگلات میں کیوں رہنا چاہتا ہے؟

-2 مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی اردو میں لکھو اور انہیں جملوں میں استعمال کرو:

أ) غابة ب) العيش ج) مطلب

د) غاية هـ) قفص

14.7.3 طویل جواب کے متقاضی سوالات

1) اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھو۔

2) انسان اور حیوان کی زندگی میں آزادی کی اہمیت پر ایک مضمون لکھو۔

3) پرندہ آخر کیوں پنجرے سے آزاد ہونے کی خواہش رکھتا ہے۔

4) مندرجہ اشعار پر اعراب لگاؤ اور انکی اردو میں تشریح کرو:

غابـــــات ربـــــي غـــــايتي
والعـــــيش فيهـــا مطلبـــــي
قـــد طـــاب فيهـــا مطمعـــي
وراق فيهـــــا مشـــــربي
أذهـــــب فيهـــا أســـــتقي
مـــن مـــاء نبـــع أعـــذب
أصـــــدح فيهـــا مطلقـــا
فـــالحبس لـــيس مـــذهبي

14.8 مزید مطالعہ کے لئے تجویز کردہ کتابیں

1 القراءة الراشدة، تاليف: أبو الحسن علي حسني ندوي

2 المعجم الوسيط، تاليف: إبراهيم أنيس وغيره

3 معجم اللغة العربية المعاصر ، تاليف: أحمد مختار عمر

اکائی :15

ترنيمة الولد في الصباح

(صبح کے وقت بچے کا ترانہ/لوری)

اکائی کے اجزا:

15.0 تمہید

15.1 مقاصد

15.2 نظم (لوری) کے اشعار

15.3 نظم کا اردو ترجمہ

15.4 لغوی وصرفی تحلیل

15.5 نظم کے اشعار کی تشریح

15.6 نظم کا خلاصہ

15.7 سبق پر مشتمل تمرینات

15.8 اکتسابی نتائج

15.9 فرہنگ

15.10 نمونہ امتحانی سوالات

15.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

15.0 تمہید

عزیز طلبہ ! بچوں کو بہلانے، سلانے یا ان کو سکون فراہم کرنے کے لیے جو لوریاں اور لوک گیت وجود میں آئے ہیں ان کا تعلق ادب اطفال یعنی بچوں کے ادب سے ہے۔ دراصل ادب اطفال کا آغاز ماؤں کی ان لوریوں سے ہوتا ہے جنہیں بچہ اُس وقت سے سننے لگتا ہے جب وہ پہلی بار اس دنیا میں آکر ماں کی گود میں آنکھ کھولتا ہے۔ یہ لوریاں اور گیت صدیوں سے رائج ہیں جنہیں ہم اپنے بڑے بوڑھوں کی زبانی سنتے چلے آئے ہیں، یہ ایک قدیم روایت ہے۔ یہ لوریاں مختلف ثقافتوں میں منفرد انداز اور زبان کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں اور ان کا مقصد بچوں کو آرام دینا اور ان کو محبت اور تحفظ کا احساس دلانا ہوتا ہے۔

لوریوں کے موضوعات مختلف ہوتے ہیں، مثلاً، بعض وہ ہوتی ہیں جن میں بچوں کے بارے میں نیک خواہشات اور نیک جذبات ہوتے ہیں۔ بعض لوریوں میں آباء واجداد اور بزرگوں کی بہادری کے کارنامے اور دعائیں شامل ہوتی ہیں، اور بعض لوریوں میں ماں کی ممتا کے ایسے جذبات کی خوشبو ہوتی ہے جو پڑھنے اور سننے والوں کو مسحور کر دیتی ہے، اور بہت سی لوریوں میں خدا کی حمد وثنا، قدرت کی نشانیوں کا تذکرہ، چاند اور سورج کا ذکر، اور حضرت محمد ﷺ کی شان میں نعتیہ اشعار بھی شامل ہوتے ہیں۔

بچوں کی لوریاں جن کو عربی زبان میں "أغاني الأطفال" کہا جاتا ہے، عربی زبان میں ایک خاص مقام رکھتی ہیں اور ان کی اہمیت کو مختلف پہلوؤں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس سبق میں ہم ایک عربی لوری پڑھیں گے، جس کا عنوان ہے "ترنمية الولد في الصباح" یہ ایک قسم کی لوری یا بچوں کا گیت ہے، جو آٹھ اشعار پر مشتمل ہے۔ حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی رحمہ اللہ نے اس لوری کو کو القراءة الراشدة میں لکھا ہے۔ وہیں سے اقتباس کر کے اس لوری کو اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اس لوری کو ہم اس اکائی میں لغوی صرفی تحقیق کے ساتھ واضح اور مفصل انداز میں پڑھیں گے۔

15.1 مقصد

اس اکائی میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں پڑھیں گے :

- عربی نظم کو اعراب لگا کر پڑھیں گے۔
- نظم کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ پڑھیں گے۔
- نظم میں جو مشکل الفاظ ہیں ان کی لغوی وصرفی تحقیق پڑھیں گے۔
- نظم کے ایک ایک شعر کی تشریح اردو زبان میں پڑھیں۔

15.2 نظم کے اشعار

1	أَشْرَقَتِ	الشَّمْسُ	وَقَدْ		وَلَّى	الظَّلَامُ	هَارِبًا

2	فَالشُّكْرُ لِلهِ الأَحَدْ		شُكْراً عَظِيْماً وَاجِباً
3	مَا أَحْسَنَ النُّوْرَ أَرَى		فِيْهَا الأُمُوْرَ باسِمَهْ
4	وَالطَّيْرُ تَشْدُوْ سَحَراً		عَلَى الْغُصُونِ قَائِمَهْ
5	مَا أَحْسَنَ النُّوْرَ الْبَهِي		فِيْهِ أَجِدُ عَامِلاً
6	إِنِّيْ أَوَدُّ دَائِماً		أَلَّا أَكُوْنَ خَامِلاً
7	اَللّٰهُ قَدْ أَجَارَنِيْ		مِنْ كُلِّ شَرّ فِي الظَّلَامِ
8	شُكْراً لَهُ قَدْ صَانَنِيْ		شُكْراً لَهُ عَلَى الدَّوَامِ

15.3 نظم کا اردو ترجمہ

1- سورج چمک اٹھا اور اندھیرا مڑ کر بھاگ گیا ہے۔

2- شکر اس خدا کا جو تنہا ہے، بڑا شکر کرنا واجب اور ضروری ہے۔

3- کیا ہی خوبصورت روشنی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں، جس میں ہر چیز مسکراتی (واضح) نظر آ رہی ہے۔

4- پرندے صبح سویرے چہچہا رہے ہیں، شاخوں پر بیٹھے ہوئے۔

5- کیا ہی حسین روشنی ہے، اس میں میں محنت سے کام کرتا ہوں۔

6- میں ہمیشہ یہ چاہتا ہوں، کہ کبھی کاہل نہ رہوں۔

7- یقیناً اللہ نے مجھے بچایا ہے، اندھیرے میں ہر برائی سے۔

8- شکر ہے اس کا کہ یقیناً اس نے میری حفاظت کی، اس کا شکر ہمیشہ کے لیے ہے۔

15.4 لغوی وصرفی تحلیل

الكلمات	المعاني
ترنيمة= الجمع : ترنيمات وترانيمُ	گانا، گیت، لوری، نغمہ ترنَّمَ يترنَّم ، ترنُّمًا : خوش آواز ہونا، گویے کا گانا رَنَّمَ يُرَنِّمُ تَرْنِيْمَةً: خوش آوازی سے گانا
أشرقت= صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف، از باب افعال (متعدی)	أشرق يشرق إشراقاً: روشن کرنا أشْرَقَت الشَّمْسُ: سورج کا طلوع ہو کر زمین کو روشن کرنا۔ أشرقت الأرض: زمین سورج سے روشن ہو گئی۔ قرآن کریم میں ہے

	﴿ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا﴾
ولّٰی=صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف از باب "تفعیل"	ولّى يولّي تولية: پیٹھ پھیرنا وَلى هَارِباً ، وَلى مُدْبِراً ، وَلىّٰ دُبُرَه: دُم دبائے بھاگنا
الظلام= ظلمة	تاریکی، اندھیرا ظَلَمَ اللَّيْلُ ظَلْماً: رات کا تاریک ہونا
هارباً= اس فاعل ہے، صیغہ واحد مذکر ہے۔	هَرَبَ هَرباً وهُرُوْباً وهَرَبَاناً از باب (نصر): بھاگنا، فرار ہونا هَرَّبَ الشَّيْءَ تَهرِيبًا: اسمگلنگ کرنا
الشکر = مصدر از باب نصر	شکریہ، شکر گزاری - اظہار ممنونیت، کہتے ہیں: شكرا لك: آپ کا شکریہ - شَكَرَ له، وعليه يَشكُر ، شُكْرًا وشُكرانًا وشُكورًا: شکریہ ادا کرنا (کسی کے احسان یا انعام پر اس کی تعریف کرنا)
الأحد	اکیلا، تنہا، لاثانی اس کی اصل وحد ہے، یہ دو جگہ سماعا واحد کا مرادف (ہم معنی) ہوتا ہے: (1) باری تعالیٰ کے اسم کی صفت کے لئے، چنانچہ کہا جائے گا هو الواحد وهو الاحد یہ احدية کے ساتھ خاص ہے یعنی خدا کے علاوہ کسی کو صفت نہیں ہوگا چنانچہ رجل أحد اور درهم أحد کہنا صحیح نہیں ہے۔ (2) اسماعدد میں غلبہ اور کثرت استعمال کی بنا پر کہا جائے گا: أحد وعشرون بمعنی واحد وعشرون۔ مذکورہ دونوں جگہوں پر یہ واحد کے معنی میں ہے - بقیہ مقامات پر ان دونوں کے استعمال میں یہ فرق ہوگا کہ اُحد تو اپنے ساتھ والے لفظ کی نفی عموم کیلئے ائے گا، جیسے: ماقام أحد یا اضافت کے ساتھ جیسے :ماقام أحد الثلاثة؛ لیکن واحد کو مجاف وغیرہ مضاف دونوں طرح اثبات کے لئے استعمال کیا جائے گا، جیسے: جاءنی واحد من القوم

	أحد: بمعنی شے (عموم) کے لئے بھی اتا ہے اس لئے غیر ذوی العقول کو بھی شامل ہوتا ہے، جیسے: ما بالدار من أحد: گھر میں کوئی نہیں یعنی خالی ہے نہ کوئی انسان ہے نہ غیر انسان۔
واجباً= اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر/ الجمع : واجبات	لازم، ضروری۔ وَجَبَ الشَّيء وُجُوْباً وَوَجُباً وَوَجُبَةٌ وَجبَةً: لازم ہونا ثابت ہونا/ وَجَب عليه وُجُوْباً: ضروری ہونا وَجْبَةُ طَعَام : ایک وقت کا کھانا
ما أحسن= صیغہ فعل تعجب بروزن مَا أَفْعَلَ	وہ کتنا خوبصورت ہے۔ ما أَحْسَنَ فِقَرَ كَلَامِه: اس کے نکتے کتنے وقیع ہیں۔ مَا أَحْسَن مَاءَ وَجْهه: اس کا چہرہ بڑا ہی با رونق ہے ما أَحْسَنَ أَوْراقَةُ: اس کی پوشاک کتنی حسین ہے
النور= (ج) أنوارٌ ونيرانٌ	روشنی، اجالا۔ لفظ نور کا استعمال قرآن میں بھی ہوا ہے اور یہ اللہ کی صفات میں سے ہے، اللہ تعالی فرماتے ہیں: [الله نُورُ السماوات والأَرض]
الأمور =(مفرد) أمرٌ	کام، معاملات۔
باسمه= اسم فاعل، صیغہ واحد مؤنث، از باب ض	مسکرانا / بسَمَ يَبسِم ، بَسْمًا از باب (ضرب) مسکرانا اِبْتسَامَة أو بَسْمَة : مسکراہٹ
تَشْدُوْ= صیغہ غائب	شَدَا يشدو شَدْواً = لگانا، سر نکالنا شَدَا بالشَّعْرِ: ترنم سے شعر پڑھنا، گانا
سحراً= ج :اسحار	صبح کے وقت، صبح سویرے (رات کا اخیر اور فجر سے کچھ پہلے کا وقت) سحَرَ يَسحَر ، سَحْرًا وسِحْرًا: صبح سویرے آنا
الغصون=واحد غُصن	ٹہنی، شاخ تَفَرَّعَ الأَغْصَانُ: ٹہنیوں کا بہت ہونا۔، پھیلنا۔
البهي = اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر	خوبصورت، دل کش، روشن، چمک دار، بھڑک دار بَهِيُّ المَنْظَر: خوش نما۔النور البهي :دلکش روشنی۔

	أَبْہَی: شاندار، خوب بھڑک دار، انتہائی حسین بَہِيَ (س) بَہاً وبَہَاءً وبَہَاءَۃً: خوبصورت ہونا، دل کش ہونا
أجدُّ= صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف از باب "ض"	کوشش کرنا، محنت کرنا
أودُّ= صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف از باب نصر	چاہنا،
خاملاً= صیعہ واحد مذکر بحث اسم فاعل من باب نصر	گمنام/کمزور ہونا خمَلَ يَخمُل ، خُمولاً =خَمَلَ الرَّجُلُ: آدمی کا گمنام ہونا خَمَلَ ذِكْرُه وصِيتُهُ: نام ونمود باقی نہ رہنا، گمنام ہونا خَامِلُ الذِّكر: گمنام ج: خملة وخمل
أجار= صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف از باب :إفعال:	بچانا/محفوظ رکھنا اجار يجير إجارة: أجاره اللهُ من العذاب: خدا اسے عذاب سے محفوظ رکھ
صان= صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف از باب نصر	حفاظت کرنا صَانَ الشيءَ صَوْناً وصِيَانَةً: محفوظ جگہ میں رکھنا، حفاظت کرنا صَانَ لِسَانَهُ : اس نے اپنی زبان کی حفاظت کی

15.5 نظم کے اشعار کی تشریح

سبق میں موجود اشعار ایک خوبصورت نظم پر مشتمل ہیں، جو صبح کے وقت طلوعِ آفتاب، اللہ کی حمد وثنا، اور اُس کی نعمتوں پر شکر کے جذبات کو بیان کرتے ہیں۔ یہ دراصل ایک لوری ہے جو ایک ماں اپنے بچے کو سلانے یا سمجھانے کے لیے گاتی ہے۔ جس میں اللہ تعالی کی تعریف کے ساتھ اس کے شکر کے احساسات بھی پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں اشعار کی اردو تشریح پیش کی جا رہی ہے :

1	أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ		وَلَّى الظَّلَامُ هَارِبًا

یہاں شاعر صبح کے وقت طلوعِ آفتاب کی خوبصورتی کو بیان کر رہا ہے اور اللہ تعالی کا شکر ادا کر رہا ہے کہ اُس نے رات کے اندھیرے کے بعد روشنی عطا کی۔ تاریکی کو روشنی میں تبدیل کر دیا۔ یہ اللہ تعالی کی ہمارے لیے بہت بڑی نعمت ہے کہ اندھیرے میں بہت سی چیزیں ہمیں نظر نہیں آتی ہیں، اس رب ذوالجلال نے اندھیرے کو ہٹا کر روشنی عطا کی، تو اب ہم اس روشنی کے ذریعے ہر چیز دیکھ سکتے ہیں۔

2	فَالشُّكْرُ لله الأَحَدْ		شُكْراً عَظِيْماً وَاجِباً

اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت (الأَحَدْ) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ ہی وہ واحد اور بے نیاز ہستی ہے، جو ہر نعمت کا اصل عطا کرنے والا ہے۔ لہٰذا اُس کا شکر ادا کرنا ہر انسان پر واجب ہے۔ شاعر نے یہاں "شُكْراً عَظِيْماً" کے الفاظ استعمال کر کے شکر کی عظمت کو بیان کیا ہے کہ ہمیں اللہ کے شکر کو بڑی عظمت اور خلوص کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔

3	مَا أَحْسَنَ النُّوْرَ أَرَى		فِيْهَا الأُمُوْرَ باسِمَهْ

یہ شعر قدرت کی دلکشی و حسن اور روشنی کی خوبصورتی کو بیان کرتا ہے، جو صبح کے وقت ہر طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ "میں دیکھ رہا ہوں کہ نور (روشنی) کس قدر حسین اور دلکش ہے۔" صبح کی یہ روشنی نہ صرف ظاہری طور پر خوبصورت ہے بلکہ اس میں ہر چیز مسکراتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ یہاں شاعر نے "الأُمُورَ باسِمَهْ" کے الفاظ سے یہ ظاہر کیا ہے کہ روشنی کے اثر سے ہر منظر خوشگوار اور پُر سکون دکھائی دیتا ہے۔ روشنی کا ذکر یہاں خوشی، امید اور زندگی کی علامت کے طور پر کیا گیا ہے۔

4	وَالطَّيْرُ تَشْدُوْ سَحَراً		عَلَى الْغُصُوْنِ قَائِمَهْ

اس شعر میں بھی صبح کی دلکشی اور خوبصورتی کی منظر کشی کی گئی ہے کہ صبح کی روشنی کا حسین منظر اور پرندوں کی چہچہاہٹ صبح کی خوبصورتی کو دوبالا کرتی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ صبح کے وقت پرندے خوبصورت اور دلکش آواز میں چہچہاتے ہیں اور یہ آواز درختوں کی شاخوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں سے آتی ہے۔ "تَشْدُوْ" کا مطلب گیت گانا یا خوشی سے چہچہانا ہے، اور "سَحَراً" کا ذکر صبح کے وقت کی تازگی اور سکون کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

5	مَا أَحْسَنَ النُّوْرَ الْبَهِيّ		فِيْهِ أَجِدُّ عَامِلاً

یہ شعر روشنی کی خوبصورتی اور انسانی محنت کی اہمیت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ کتنی خوبصورت اور حسین ہے یہ روشن روشنی! یہاں "النُّوْرَ الْبَهِي" کے ذریعے روشنی کی خوبصورتی اور دلکشی کو نمایاں کیا گیا ہے۔ شاعر مزید کہتا ہے کہ یہ روشنی نہ صرف دنیا کو منور کرتی ہے بلکہ اس میں زندگی کے آثار اور انسانی محنت و مشقت بھی دکھائی دیتی ہے۔ شاعر روشنی کے حسن کو دیکھتے ہوئے یہ محسوس کرتا ہے کہ زندگی حرکت و عمل سے جڑی ہوئی ہے، اور روشنی کے دوران انسان کو کام کرتے ہوئے دیکھ کر اسے تحریک ملتی ہے۔ شاعر روشنی کو زندگی، امید اور انسانی جدوجہد کے ساتھ جوڑتا ہے، جو کہ ایک خوبصورت اور مثبت پیغام ہے۔

6	إِنِّيْ أَوَدُّ دَائِماً		أَلَّا أَكُوْنَ خَامِلاً

یہ شعر شاعر کے عزم اور اس کی محنت و جدوجہد کی خواہش کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ "میں ہمیشہ یہ خواہش رکھتا ہوں کہ کبھی بھی سست اور کاہل نہ بنوں۔" یہاں شاعر نے اپنی زندگی کا ایک واضح مقصد بیان کیا ہے، جو محنت اور فعالیت پر مبنی ہے۔ وہ کاہلی اور بے عملی کو ناپسند کرتا ہے اور ہمیشہ سرگرم رہنے کی تمنا ظاہر کرتا ہے۔

یہ شعر انسان کو متحرک زندگی گزارنے کی ترغیب دیتا ہے اور یہ پیغام دیتا ہے کہ کامیابی کا راستہ عمل، محنت اور جد وجہد سے ہی ہموار ہوتا ہے۔ شاعر کی خواہش مثبت سوچ، خود اعتمادی، اور زندگی میں کامیابی کے لیے لازمی عادات کی عکاسی کرتی ہے۔

7	اَللّٰهُ	قَدْ	أَجَارَنِيْ		مِنْ	كُلِّ	شَرٍّ	فِي	الظَّلَامِ

شاعر کہتا ہے کہ "اللہ نے مجھے اندھیرے میں ہر قسم کی برائی سے محفوظ رکھا ہے۔" یہاں "الظَّلَامِ" سے مراد صرف ظاہری اندھیرا نہیں بلکہ وہ حالات اور مواقع بھی ہیں جو زندگی میں مشکلات، خوف، یا گمراہی کا سبب بن سکتے ہیں۔ شاعر اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور مدد کو اپنی زندگی میں ایک نعمت کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔

یہ شعر اس بات کی یاد دہانی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے اپنے بندوں کو ہر قسم کے شر اور نقصان سے بچاتا ہے۔ یہ انسان کو اللہ پر بھروسہ رکھنے اور اس کا شکر ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے، کیونکہ ہر مشکل وقت میں وہی مددگار اور محافظ ہے۔

8	شُكْراً	لَهُ	قَدْ	صَانَنِيْ		شُكْراً	لَهُ	عَلَى	الدَّوَامِ

نظم کے آخری شعر میں شاعر کہتا ہے: "شکر ہے اللہ کا کہ اس نے مجھے محفوظ رکھا، اور ہمیشہ کے لیے اس کا شکر گزار ہوں۔" یہاں شاعر اللہ تعالیٰ کی حفاظت، کرم، اور احسانات کا اعتراف کرتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کر رہا ہے۔ "قَدْ صَانَنِيْ" سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے شاعر کو ہر طرح کی مصیبت، خطرے اور برائی سے بچایا۔ شاعر "شُكْراً لَهُ عَلَى الدَّوَامِ" کے الفاظ کے ذریعے یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ اللہ کے احسانات کبھی ختم نہیں ہوتے، اس لیے اس کا شکر بھی ہمیشہ جاری رہنا چاہیے۔ یہ شعر انسان کو اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد کرنے، ان کی قدر کرنے اور دل سے شکر ادا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

15.6 نظم کا خلاصہ

یہ نظم قدرت کے حسین مناظر، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر گزاری، اور انسانی زندگی میں حرکت و عمل کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ شاعر نے نظم کے ہر شعر میں صبح کے وقت کی تازگی اور خوبصورتی کو اجاگر کیا ہے، اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر اظہارِ تشکر کیا ہے۔ نظم کا مفصل خلاصہ درج ذیل ہے:

- ✓ صبح کا حسن اور روشنی کی دلکشی: نظم کا آغاز طلوعِ آفتاب کے دلکش منظر سے ہوتا ہے۔ شاعر بیان کرتا ہے کہ سورج کی روشنی نے اندھیرے کو ختم کر دیا ہے، اور ہر طرف روشنی پھیل گئی ہے۔ یہ روشنی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی نعمتوں کی علامت ہے۔ شاعر اس خوبصورت منظر کو دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور تسلیم کرتا ہے کہ یہ سب اسی واحد ذات کی قدرت کا کرشمہ ہے۔

- ✓ قدرت کے حسین مناظر: نظم کے اگلے اشعار میں شاعر صبح کے وقت کی دلکشی کو بیان کرتا ہے۔ وہ روشنی کی خوبصورتی اور پرندوں کے چہچہانے کا ذکر کرتا ہے، جو زندگی اور امید کی علامت ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ صبح کے وقت ہر چیز مسکراتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، اور یہ مناظر انسان کو خوشی اور سکون فراہم کرتے ہیں۔ روشنی کا یہ حسن اور پرندوں کی آواز انسان کو اپنی زندگی میں خوشی اور سکون کے لمحوں کو تسلیم کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔
- ✓ محنت و عمل کی اہمیت: شاعر روشنی کے دوران محنت کرتے ہوئے انسانوں کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ زندگی کا حسن حرکت و عمل میں ہے۔ وہ اپنے عزم کا اظہار کرتا ہے کہ وہ کبھی بھی سستی اور کاہلی کو اپنی زندگی میں جگہ نہیں دے گا۔ شاعر کی یہ سوچ زندگی میں محنت، جدوجہد اور سرگرمی کے جذبے کی ترجمانی کرتی ہے۔
- ✓ اللہ کی حفاظت اور شکر گزاری: نظم کے آخری حصے میں شاعر اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور کرم کا ذکر کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے اسے اندھیرے اور ہر قسم کی برائی سے بچایا ہے۔ شاعر اس پر اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس کا شکر گزار رہے گا۔ اللہ کی حفاظت اور مدد کو وہ اپنی زندگی کا سب سے بڑا سہارا سمجھتا ہے۔
- ✓ نظم کا پیغام: یہ نظم اللہ کی نعمتوں پر غور و فکر، شکر گزاری اور زندگی میں حرکت و عمل کی اہمیت کا درس دیتی ہے۔ شاعر ہمیں قدرت کی خوبصورتی اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو پہچاننے اور ان کی قدر کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ نظم کا مجموعی پیغام یہ ہے کہ انسان کو اللہ کی حمد و ثنا کے ساتھ ایک متحرک اور مثبت زندگی گزارنی چاہیے۔

15.7 سبق پر مشتمل تمرینات

15.7.1 مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1) شاعر نے کس طرح اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کیا ہے؟

2) "شُكْراً لَهُ عَلَى الدَّوَامِ" کے الفاظ سے آپ کیا نتیجہ اخذ کرتے ہیں؟ اس جملے میں "الدَّوَامِ" کا کیا مطلب ہے؟

3) نظم میں "أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ وَلَّى الظَّلَامُ هَارِبًا" کا کیا مفہوم ہے؟ اس مصرعے کو سمجھا کر لکھیں۔

4) "الظَّلَامُ" اور "النُّوْرَ" کے درمیان کیا تعلق ہے؟

5) نظم میں شاعر نے روشنی کے بارے میں کیا کہا ہے؟ اس کے اثرات پر غور کریں اور بتائیں کہ شاعر روشنی کو کیوں اہمیت دیتا ہے۔

6) شاعر نے "النُّوْرَ الْبَهِي" کا ذکر کیوں کیا ہے؟

7) نظم میں شاعر کی زندگی کے مقصد کو کیسے بیان کیا گیا ہے؟

8) شاعر نے پرندوں کی چہچہاہٹ کو کس علامت کے طور پر پیش کیا ہے؟

9) شاعر اللہ کی کن نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے؟

10) "إِنِّيْ أَوَدُّ دَائِماً" کا مطلب کیا ہے؟

15.7.2 نیچے دیے گئے اشعار کا اردو میں سلیس ترجمہ کیجیے۔

1	أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ		وَلَّى الظَّلَامُ هَارِبًا
2	فَالشُّكْرُ لِلهِ الأَحَدْ		شُكْراً عَظِيْماً وَاجِباً
3	مَا أَحْسَنَ النُّوْرَ أَرَى		فِيْهَا الأُمُوْرَ باسِمَهْ
4	وَالطَّيْرُ تَشْدُوْ سَحَراً		عَلَى الْغُصُوْنِ قَائِمَهْ
5	مَا أَحْسَنَ النُّوْرَ الْبَهِي		فِيْهِ أَجِدُ عَامِلاً

15.7.3 نیچے دیے گئے الفاظ کا ترجمہ لکھیے۔

الظلام ....

هارباً ....

باسمة ....

الغصون ....

النور البهي ....

خاملاً ....

الدوام ....

15.7.4 خالی جگہیں پُر کریں۔

1- أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ ________ هارِبًا۔

2- فَالشُّكْرُ لِلهِ ________ شُكْراً عَظِيْماً وَاجِباً۔

3- وَالطَّيْرُ تَشْدُوْ ________ عَلَى الْغُصُوْنِ قَائِمَهْ۔

4- مَا أَحْسَنَ النُّوْرَ ________ فِيْهِ أَجِدُ عَامِلاً۔

5- شُكْراً لَهُ ________ شُكْراً لَهُ عَلَى الدَّوَامِ۔

15.7.5 درست یا غلط کا انتخاب کریں۔

1- شاعر نے نظم میں اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی ترغیب دی ہے۔ (درست/غلط)

2- نظم میں "الظَّلَامِ" کا مطلب صرف رات کی تاریکی ہے۔ (درست/غلط)

3-شاعر نے روشنی کو حرکت و عمل کے ساتھ جوڑا ہے۔ (درست/غلط)

4-پرندوں کی چہچہاہٹ صبح کے وقت کی خاموشی کو توڑتی ہے۔ (درست/غلط)

5- نظم کا موضوع کاہلی اور بے عملی کی تعریف کرنا ہے۔ (درست/غلط)

15.7.6 نیچے دیے گئے سوالات کو غور سے پڑھیے اور جوابات تحریر کیجیے۔

1- نظم سے آپ کو زندگی کے بارے میں کیا مثبت سبق ملتا ہے؟

2- صبح کے وقت کا مشاہدہ انسان کی شخصیت پر کیسے اثر ڈال سکتا ہے؟

3-اللہ کی نعمتوں کو تسلیم کرنے کا کیا اثر انسان کی زندگی پر ہوتا ہے؟

15.8 اکتسابی نتائج

عزیز طلبہ !اس اکائی میں ہم نے مندرجہ ذیل امور کا احاطہ کیا:

- اس اکائی میں ہم نے "ترنمية الولد في الصباح" کے عنوان سے ایک عربی نظم پڑھی، جو دراصل ایک لوری ہے، جو مائیں اپنے بچوں کو سلانے یا بہلانے یا آرام پہنچانے کے لیے گاتی ہیں۔
- اس لوری کا اردو زبان میں سلیس ترجمہ پڑھا۔اور نظم میں موجود عربی کے مشکل الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کو بھی بغور ملاحظہ کیا۔
- لوری 8 اشعار پر مشتمل ہے۔ ہم نے تمام اشعار کی ایک ایک کرکے تشریح بھی پڑھی، اور اس ان نظم سے حاصل ہونے والے اسباق سے بھی استفادہ کیا۔
- اس لوری میں قدرت کے حسین مناظر، صبح کا حسن اور روشنی کی دلکشی کی منظر کشی کی گئی ہے۔
- نیز اس نظم میں اللہ تعالی کی نعمتوں پر شکر گزاری اور انسانی زندگی میں حرکت و عمل کی اہمیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بیان کرتی ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالی کی عطا کردہ نعمتوں پر اظہارِ تشکر کی ترغیب دی گئی ہے۔

15.9 فرہنگ

الفاظ	معانی
ترنمية	گانا، گیت، لوری الرنين= گھنٹی کی آواز، گونج خطبة رنانة= بلند آواز، زوردار تقریر

رنَّ يرنُّ رنيناً	آواز نکالنا، آواز گونجنا
صان يصون صوناً من باب نصر	حفاظت کرنا
ودَّ يودُّ ودّاً من باب نصر	چاہنا
شرٌّ (ج) شرورٌ	فتنہ، تکلیف، مصبت
ولّى يولّي توليةً من باب تفعيل	پیٹھ پھیرنا/ وَلّٰی هَارِباً، وَلّٰی مُدْبِراً، وَلّٰی دُبُرَه=دُم دبائے بھاگنا

15.10 نمونہ امتحانی سوالات

15.10.1 معروضی سوالات

1-لوریاں اور لوک گیت بنیادی طور پر کس مقصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟

(a)بچوں کو تعلیم دینے کے لیے (b)بچوں کو بہلانے، سلانے اور سکون فراہم کرنے کے لیے
(c)بچوں کو کھیلوں میں مشغول کرنے کے لیے (d)ماں کی محنت کی تعریف کے لیے

2-لوریاں اور گیت سب سے پہلے بچے کب سننے لگتے ہیں؟

(a)جب وہ بولنا شروع کرتے ہیں (b)جب وہ چلنا شروع کرتے ہیں
(c)جب وہ ماں کی گود میں آتے ہیں (d)جب وہ سکول جانا شروع کرتے ہیں

3-عربی زبان میں بچوں کی لوریوں کو کیا کہا جاتا ہے؟

(a)اغاني الطفولة (b)اغاني الحب (c)اغاني الأطفال (d)اغاني التراث

4-مولانا ابوالحسن علی ندوی نے ذکر کردہ لوری کو کس کتاب میں تحریر کیا ہے؟

(a)قصص النبيين (b)القراءة الراشدة (c)روائع الادب العربي (d)ادب الاطفال العربي

5- "أشرقت الشمس" کا کیا مطلب ہے؟

(a)سورج غروب ہوا (b)سورج طلوع ہوااور زمین روشن ہوگئی

(c)سورج غائب ہوگیا (d)سورج نے گرمی بڑھادی

6- "إني أود دائماً ألا أكون خاملاً" کا مفہوم کیا ہے؟

(a)میں ہمیشہ گمنامی چاہتا ہوں (b)میں ہمیشہ محنتی رہنا چاہتا ہوں

(c)میں ہمیشہ آرام کرنا چاہتا ہوں (d)میں ہمیشہ غصے میں رہنا چاہتا ہوں

7- "الطير تشدو" کا مطلب کیا ہے؟

(a)پرندے آرام کر رہے ہیں (b)پرندے سو رہے ہیں

(c)پرندے چہچہا رہے ہیں (d)پرندے اڑ رہے ہیں

8- "الأُمُورَ باسِمَهْ" کا مطلب کیا ہے؟

(a) ہر منظر سنجیدہ دکھائی دیتا ہے (b)ہر منظر خوشگوار اور مسکراتا ہوا نظر آتا ہے

(c)ہر منظر خوفناک لگتا ہے (d)ہر منظر بے رنگ محسوس ہوتا ہے

9-شاعر نے طلوعِ آفتاب کو کس نعمت سے تشبیہ دی ہے؟

(a)اندھیرے کے خاتمے سے (b)پرندوں کی چہچہاہٹ سے

(c)بارش کی خوبصورتی سے (d)چاندنی رات سے

10- نظم کا مرکزی پیغام کیا ہے؟

(a)کاہلی کو اپنانا (b)محنت اور اللہ کی نعمتوں پر شکر گزاری

(c)قدرت کے مناظر کو نظرانداز کرنا (d) صبح کو آرام کرنا

15.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1-شاعر نے روشنی کو کس چیز کی علامت کے طور پر پیش کیا ہے؟

2- "تَشْدُوْ سَحَراً" میں کس کا ذکر کیا گیا ہے؟

3-شاعر نے "النُوْرَ الْبَہِي" کا ذکر کیوں کیا ہے؟

4-شاعر اللہ تعالیٰ کا شکر کیوں ادا کرتا ہے؟

5- مندرجہ ذیل اشعار کا اردو میں ترجمہ کیجیے۔

أَشْرَقَتِ	الشَّمْسُ	وَقَدْ		وَلَّى	الظَّلَامُ	هَارِبًا
فَالشُّكْرُ	لِلهِ	الأَحَدْ		شُكْراً	عَظِيْماً	وَاجِباً
مَا أَحْسَنَ	النُّوْرَ	أَرَى		فِيْهَا	الأُمُوْرَ	باسِمَهْ

15.10.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1-شاعر نے نظم میں صبح کے وقت کی خوبصورتی کو کیسے بیان کیا ہے؟

2- نظم میں روشنی کو حرکت اور عمل کے ساتھ کیسے جوڑا گیا ہے؟

3- نظم کے اشعار کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

15.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1- القراءة الواضحة، مولانا ابو الحسن على الندوى

2- القاموس المحيط، مجد الدين أبو طاهر محمد بن يعقوب الفيروزآبادى

3- القاموس الوحيد، مولانا وحيد الزماں كيرانوى

4- القاموس الجديد، مولانا وحيد الزماں كيرانوى

5- القراءة الكاشفة شرح اردو القراءة الراشده، مولانا محمد يامين صاحب

اکائی۔16

(ترنيمةُ الليل)

اکائی کے اجزا:

16.0 تمہید
16.1 مقاصد
16.2 اصل متن
16.3 متن کا ترجمہ
16.4 متن کی تشریح
16.4.1 لغوی تشریح
16.4.2 ادبی تشریح
16.5 متن پر مبنی مشقیں
16.6 اکتسابی نتائج
16.7 نمونہ امتحانی سوالات
16.8 مزید مطالعہ کے لئے تجویز کردہ کتابیں

16.0 تمہید

یہ درس ایک مختصر مگر خوبصورت نظم پر مشتمل ہے۔اس نظم کا عنوان "ترنيمة الليل" ہے۔یہ نظم بطور خاص بچوں کے لئے لکھی گئی ہے اسی لئے اس کا لب ولہجہ نہایت آسان اور شستہ ہے،اور اس کے الفاظ اور ترکیبیں بہت سہل اور واضح ہیں۔اس نظم کا شمار ادب اطفال ہیں ہوتا ہے۔ادب اطفال ادب کی وہ قسم ہے جو خاص طور سے بچوں کے لئے لکھی جاتی ہے،اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ نئی نسل کی بہتر انداز میں تربیت کی جاسکے،اور ان کے اندر اعلی اخلاقی قدریں پیدا کی جاسکیں۔ادب اطفال عربی ادب میں کوئی نئی صنف نہیں ہے،بلکہ گزشتہ ادوار میں بھی بچوں کے لئے نظمیں اور قصے لکھے جاتے تھے۔دور جدید میں ادب کی اس صنف میں بطور خاص عربی زبان میں اور بالعموم دنیا کی سبھی زبانوں میں کافی ترقی ہوئی ہے۔

یہ نظم دراصل ایک لوری ہے اور اس کو شاعر نے اس مقصد سے لکھا ہے کہ اسے رات کے وقت بچوں کے سامنے پڑھا جائے تاکہ وہ اس کو سن کر بآسانی سو جائیں۔اس کی شروعات شاعر نے نرم گداز بستر کے ذکر سے کی ہے جس پر عام طور سے بچے اپنے گھروں میں سویا کرتے ہیں۔گویا شاعر ان سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ تمہیں سونے کے لئے اس قدر نرم اور آرام دہ بستر میسر ہوا ہے،پھر تم جلدی سے کیوں نہیں سو جاتے،تمہیں تو اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے،لہذا تم جلدی سے سو جاؤ۔

اس کے بعد شاعر رات کی آمد کے وقت دن کے ڈھل جانے اور روزمرہ کے کاموں کے منقطع ہو جانے کا ذکر کرتا ہے،گویا وہ بچوں کو یہ بتانا چاہتا ہو کہ اللہ تعالی نے دن کو کام کرنے کے لئے اور رات کو آرام کرنے کے لئے بنایا ہے کیوں کہ رات آتے ہی روزمرہ کے کام تھم جاتے ہیں،اور انسان آرام کرنے لگتا ہے تاکہ وہ تازہ دم ہو کر اگلے دن پھر سے کام پر نکلے۔

پھر شاعر یہ بتاتا ہے کہ دوسری مخلوقات جیسے چرند وپرند وغیرہ بھی رات کے وقت اللہ کے حفظ وامان میں سو جاتے ہیں،اور رات کا وقت ہی وہ وقت ہے جب انسان ہر طرح کے ظلم وستم،تھکان اور خلل اندازی سے محفوظ رہتا ہے۔چنانچہ رات اللہ تعالی کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔

16.1 مقاصد

اس اکائی کے مقاصد مندرجہ ذیل نِقاط میں بیان کئے جاتے ہیں:

- طلبہ نئے الفاظ اور تعبیرات سیکھ سکیں گے،اور انکے صحیح طریقہ استعمال سے واقف ہو سکیں گے۔
- طلبہ اس نظم کو بخوبی سمجھ سکیں گے۔
- طلبہ اس نظم کے ذریعہ ادب اطفال میں ادباء اور شعراء کی دلچسپی کا اندازہ لگا سکیں گے۔
- طلبہ کتاب اور صاحب کتاب سے واقف ہو سکیں گے۔

16.2 اصل متن

ترنيمة الليل
إِنَّ الْفِـــــــــــــرَاشَ النَّاعِمَـــــــــــا
فِيــــــــهِ تَنَـــــــامُ دَائِمَـــــــا
نَـــــــمْ يَـــــــا حَبيبِـــــــي آمِنَـــــــا
نَـــــــمْ يَـــــــا حَبيبِـــــــي آمِنَـــــــا
رَاحَ النَّهَـــــــــارُ وَاحْتَجَـــــــــبْ
مَعَـــــــهُ العَنَـــــــاءُ وَالتَّعَـــــــبْ
وَاللَّيْـــــــلُ بِـــــــالْأَمْنِ اقْتَـــــــرَبْ
نَـــــــمْ آمِنَـــــــا نَـــــــمْ آمِنَـــــــا
بَاتَـــــــتْ عَصَـــــــافِيرُ الْغَـــــــرَدْ
فِـــــــي حِفْـــــــظِ مَوْلَانَـــــــا الصَّـــــــمَدْ
مَـــــــنْ لَـــــــيْسَ يغْفُـــــــلُ عَـــــــنْ أحَـــــــدْ
نَـــــــمْ فِـــــــي حِمَـــــــاهُ آمِنَـــــــا
نَـــــــمْ آمِنَـــــــا حَتَّـــــــى السَّـــــــحَرْ
مِـــــــنْ كُـــــــلِّ ضَـــــــيْمٍ أَوْ كَـــــــدَرْ

16.3 متن کا ترجمہ

رات کی لوری

یہ ایک نرم ملایم بستر ہے جس پر تم ہمیشہ سوتے ہو۔

اے میرے پیارے تم سلامتی کے ساتھ سو جاؤ، اے میرے پیارے تم سلامتی کے ساتھ سو جاؤ۔

دن ڈھل چکا ہے، اور اس کے ساتھ تمام دوڑ دھوپ اور تھکان بھی منقطع ہو چکی ہے۔

اور رات اپنے سکون کے ساتھ قریب آپہونچی ہے۔ اب تم سلامتی کے ساتھ سو جاؤ، اب تم سلامتی کے ساتھ سو جاؤ۔

چہچہانے والی چڑیاں بھی ہمارے اس مولی کے حفظ وامان میں سو چکی ہیں جو ہر شے سے بے نیاز ہے۔

جو کبھی کسی بھی چیز سے غافل نہیں ہوتا، تم اس کی پناہ میں سلامتی کے ساتھ سو جاؤ۔

تم ہر طرح کے ظلم وستم اور رنج والم سے محفوظ ہو کر سو جاؤ یہاں تک کہ سحر ہو جائے۔

تم تمام انسانوں کے پالنہار کے حفظ وامان میں سو جاؤ، تم اس کے حفظ وامان میں پوری سلامتی کے ساتھ سو جاؤ۔

16.4 متن کی تشریح

16.4.1 متن کی لغوی تشریح

الفاظ کی تشریح	اردو معنی	انگریزی معنی
فِراش (جمع: فُرُش): وہ بستر جس کو سونے کے لئے بچھایا جاتا ہے، گھونسلے اور گھر کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، کہا جاتا ہے: فِراش الطائر، یعنی چڑیا کا گھونسلہ، قرآن کریم میں زمیں کی تشبیہ فراش سے دی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: (الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً)۔	بستر، گدا	Bed, mattress, couch
ناعِم: نَعُم ينعُم (باب کرم) سے اسم فاعل ہے، یہ نرم اور خوش گوار ہونے کے معنی میں آتا ہے۔ یہاں ناعم آرام دہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے: منذ نعومة أظفاره، یعنی بچپن کے دنوں سے۔	نرم وملایم	Soft, comfortable
نام ينام نوما (باب فتح)، اسم فاعل: نائم، جمع: نِيام، نُوَّام اور نائمون، فعل أمر: نَمْ۔	سونا	To sleep
راح يروح رَوحا ورَوَاحاً (باب نصر) : جانا یا آنا، یا رات کے وقت چلنا، کیا جاتا ہے: راح يفعل كذا، یعنی اس نے کام کو شروع کر دیا۔	رات کے وقت جانا یا آنا، کوئی کام شروع کرنا	To go away, depart, leave (at night), to start
احتجب يحتجب (باب افتعال): چھپنا، اس کی اصل حَجَب يحجُبُ (باب نصر) ہے یعنی چھپانا۔	چھپ جانا، پس پردہ چلے جانا	To be hidden, be concealed, to disappear
العَناء: عَنِيَ يَعْنَى (باب سمع) کا مصدر	تھکن، جھیلنا	Tiredness, exhaustion

		ہے، معنی: تھکان اور مشقت، اسی سے معاناۃ آتا ہے، کیا جاتا ہے: عانى آلاما، یعنی اس نے تکلیفوں کا سامنا کیا اور انکو برداشت کیا۔
Turn into, come to, become, to spend the night	ہو جانا، رات گزارنا	بات يبيت: فعل ناقص ہے اپنے اسم کو مرفوع اور اپنی خبر کو منصوب کرتا ہے، اور صار اور أصبح کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، کہا جاتا ہے: بات الأمر معلوما، یعنی معاملہ سب کو معلوم ہو گیا، بات يفعل كذا، یعنی اس نے رات کے وقت یہ کام کیا، بات فلان یعنی اس نے رات کو پا لیا، قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے فرمایا: (والذين يَبِيتُون لربهم سُجَّدا وقِياما)۔
Chant, tweet	چہچہانا	الغَرَد: غرِد يغرد (باب سمع) کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: غرد الطائر أو الإنسان: یعنی اس نے چہچہایا یا گانا گایا یا آواز بلند کی۔ یہ اسی معنی میں باب إفعال اور باب تفعیل سے بھی آتا ہے، اسی سے لفظ تغریدۃ بنا ہے Tweet کے معنی میں یعنی وہ پیغام جو ٹویٹر کے ذریعہ بھیجا جائے۔
Lord, protector, head, chief	مالک، آقا	مولانا: یہ مولی اور نا (ضمیر متکلم جمع) سے مل کر مرکب اضافی ہے، مولی کے معنی مالک، ولي، اور شریک کے آتے ہیں، یہ أسماء حسنی میں سے بھی ہے، یعنی وہ ذات جس سے مدد طلب کی جائے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (ذلك بأن الله مولى الذين آمنوا وأن الكافرين لا مولى لهم). مولی غلام کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
The Eternal	بے نیاز	الصمد: صمَد يصمُد صَمْدا وصُمودا (باب نصر) سے ماخوذ ہے، معنی: قائم وثابت

		قدم رہنا. صمد اسماء اللہ الحسنی میں سے بھی ہے، یعنی وہ ذات جو کسی کی محتاج نہ ہو اور سب اس کے محتاج ہوں اور جو سب سے بے نیاز ہو اور کوئی اس سے بے نیاز نہ ہو۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: (قل هو الله أحد، الله الصمد).
Fail to notice, neglect, to overlook or forget	غافل ہو جانا	غَفَل يغفُل غُفولا وغفلة (باب نصر): غافل ہونا، یہ حرف جر عن کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی سے تَغافلَ بھی آتا ہے یعنی غفلت کا اظہار کرنا، جیسے تمارض مرض کا اظہار کرنا۔
Safe shelter	محفوظ جگہ	الحِمَى حمى يحمي (باب ضرب) سے ماخوذ ہے اور مدد کرنے، دفاع کرنے اور حفاظت کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ حِمی اس جگہ کو کہتے ہیں جس کی حفاظت کی جائے یا جس کا دفاع کیا جائے جیسے گھر یا چراہ گاہ وغیرہ۔ کہا جاتا ہے: أنا في حماك، یعنی میں آپ کے حفظ وامان میں ہوں۔ اسی سے حمی اللہ آتا ہے جیسا کہ اس نظم میں بھی آیا ہے یعنی اللہ کے حفظ وامان میں۔
Oppression, insult	ظلم، ذلت	ضيم ضام يضيم (باب ضرب) کا مصدر ہے، اور ظلم وزیادتی کے معنی میں آتا ہے۔ کہا جاتا ہے: نزل به الضيم یعنی اس پر ظلم وستم ہوا، ولا ترضى نفسُه الضيم، یعنی وہ ظلم وزیادتی کو برداشت نہیں کرتا۔
Muddiness, worry, grief, distress	گدلا پن، حزن والم، مصائب	كَدَر كدُر يكدُر (باب کرم) کا مصدر ہے، اور گدلا ہونے اور آلودہ ہونے کے معنی میں آتا ہے، کہا جاتا ہے: كدر الماء، یعنی پانی گدلا ہو گیا، وكدرت حياته یعنی اس کی زندگی

		تکلیف اور پریشانیوں سے دوچار ہو گئی۔ کدر غم اور حزن والم کے معنی میں بھی آتا ہے، کہا جاتا ہے: يعيش في كدر یعنی وہ تکلیف میں زندگی گزار رہا ہے۔

16.4.2 متن کی ادبی تشریح

16.4.2.1 نظم کا تعارف:

یہ نظم مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب 'القراءة الراشدة' کے جزءاول سے ماخوذ ہے۔ عربی اور اسلامی حلقوں میں مولانا ابوالحسن علی ندوی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، آپ کے علمی وادبی مقام ومرتبہ کے سبھی قائل اور معترف ہیں۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بیرون ملک بھی عربی زبان وادب کی خدمت، اس کی نشرواشاعت اور اس کے فروغ کے لئے آپ نے عظیم اور گرانقدر خدمات پیش کی ہیں۔ آپ کی عربی تصنیفات کو عالم عرب میں خوب مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ عرب ادباء ومفکرین نے بھی آپ کے بلند علمی وادبی مقام ومرتبہ کا کھل کر اعتراف کیا ہے۔

آپ کی پیدائش ٦ محرم الحرام ١٣٣٣ھ مطابق ١٩١٤ء میں اترپردیش کے ضلع رائے بریلی کے ایک گاوں تکیہ کلاں میں ہوئی تھی۔ آپ نے اپنی تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلماء اور لکھنو یونیورسٹی سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تدریسی خدمات انجام دینے لگے۔ آپ نے دمشق یونیورسٹی کے کلیۃ الشریعہ کی دعوت پر وہاں کا سفر کیا اور وہاں بیش قیمت لکچر زدئے۔ آپ کو عالمی سطح کی متعدد اکیڈمیوں اور اداروں کی رکنیت حاصل تھی۔

آپ نے عربی اور اردو میں کثیر تعداد میں کتابیں تصنیف کیں جو کافی مقبول ہوئیں۔ آپ کی مشہور تصنیفات میں 'ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين' ، 'قصص النبيين'، 'القراءة الراشدة' اور 'رجال الفكر والدعوه في الاسلام' خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ یہ نظم آپ کی کتاب 'القراءۃ الراشدہ' سے ماخوذ ہے جس میں آپ نے مختلف ادبی، اسلامی اور تاریخی موضوعات پر عربی نصوص کو جمع کر دیا ہے۔ آپ نے یہ کتاب اس مقصد سے لکھی تھی کہ یہ نئی نسل کی صحیح تربیت میں ممد ومعاون ثابت ہو سکے۔

16.4.2.2 :اشعار کی تشریح

شاعر نے اپنی اس نظم کا آغاز کچھ اس طرح کیا ہے:

إنَّ الْفِـــــــــــرَاشَ النَّاعِمَـــــــــــا
فِيــــــــــهِ تَنَــــــــامُ دَائِمَــــــــا
نَـــــــمْ يَــــــــا حَبيبِـــــــي آمِنَـــــــا
نَـــــــمْ يَــــــــا حَبيبِـــــــي آمِنَـــــــا

یعنی اے میرے پیارے! اللہ نے تمہارے لئے نیند کو آسان کر دیا ہے، تمہیں یہ نرم اور آرام دہ بستر عطا کیا ہے جس پر تم سکون کے ساتھ سو سکتے ہو۔ اس دنیا میں ایسے بے شمار لوگ ہیں جنہیں سونے کے لئے اس طرح کا آرام دہ بستر نصیب نہیں ہوتا، اور وہ سطح زمین پر سونے پر مجبور ہوتے ہیں، اور اس کی سختی اور ناہمواری انہیں برداشت کرنا پڑتی ہے، لیکن تمہارے ساتھ تو ایسا مسئلہ نہیں ہے، تمہارے لئے تو نیند سے کوئی چیز مانع نہیں ہے، لہذا تمہیں اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور تمہیں سو جانا چاہئے۔

اس کے بعد شاعر کہتا ہے کہ رات کا وقت امن و سلامتی اور سکون واطمینان کا وقت ہوتا ہے، لہذا اس وقت کسی قسم کی دخل اندازی اور خلل اندازی نہیں ہوتی ہے، کیوں کہ اس وقت تمام لوگ نیند کے آغوش میں ہوتے ہیں، اور رات کی ان گھڑیوں میں ہر سُوسناٹا اور سکوت طاری ہوتا ہے۔ لہذا تمہارے لئے ان گھڑیوں میں بے فکر اور بے غم ہو کر سکون واطمینان کے ساتھ سونے کا یہ موقع میسر ہوتا ہے، اس لئے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے تمہیں بھی سو جانا چاہئے۔

شاعر آگے کہتا ہے:

رَاحَ النَّهَــــــــارُ وَاحْتَجَــــــــبْ
مَعَــــــــهُ العَنَــــــــاءُ وَالتَّعَــــــبْ
وَاللَّيْــــــــلُ بِــــــــالْأَمْنِ اقْتَــــــــرَبْ
نَــــــمْ آمِنَــــــا نَــــــمْ آمِنَــــــا

یعنی رات دن کے ڈھل جانے کے بعد آتی ہے جب کاموں کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ انسان دن بھر اپنے روز مرہ کے کاموں میں مصروف رہتا ہے خواہ ان کا تعلق اس کے پیشہ سے ہو یا اس کی ذاتی حاجات وضروریات سے ہو، وہ اس دوران اپنی جسمانی، نفسیاتی اور ذہنی توانائی کو استعمال کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے دن کے اختتام پر اسے کافی تھکن لاحق ہوتی ہے۔ یہ تمام جدوجہد اور کدوکاوش اس کے جسم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ اسے کچھ آرام بہم پہونچائے تاکہ وہ اپنی طاقت وقوت کو پھر سے بحال کر سکے اور اس کے تھکے ہوئے اعضاء پھر سے چاق وچوبند ہو سکیں۔ دن کو ڈھل جانے کے بعد امن وسلامتی کے ساتھ رات کی آمد ہوتی ہے جو ہر شیء کو اپنے آغوش میں لے لیتی ہے۔ رات کے آجانے کے بعد جب اس کا سکون ہر چیز پر سما جاتا ہے تو تم بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سو جاو۔

شاعر آگے کہتا ہے:

بَاتَــــــتْ عَصَــــــافِيرُ الْغَــــــرَدْ
فِــــــي حِفْــــــظِ مَوْلَانَــــــا الصَّــــــمَدْ
مَــــــنْ لَــــــيْسَ يغْفُــــــلُ عَــــــنْ أحَــــــدْ
نَــــــمْ فِــــــي حِمَــــــاهُ آمِنَــــــا

یعنی اگر تم اس کائنات پر نظر ڈالو گے تو پاؤ گے کہ رات کی گھڑیوں میں ہر مخلوق آرام کرتی ہے اور سو جاتی ہے۔ تم ان چڑیوں کو دیکھو جو دن بھر اڑتی پھرتی ہیں اور چہچہاتی رہتی ہیں، لیکن جب رات آتی ہے تو یہ بھی اپنی نقل وحرکت بند کر کے پوری خاموشی اختیار کر لیتی ہیں۔

رات کے وقت انسان دنیاومافیہا سے بے خبر اور غافل ہو جاتا ہے، جبکہ اللہ کبھی غافل نہیں ہوتا خواہ کوئی بھی وقت ہو اور کوئی بھی جگہ ہو۔ اس پر آسمان وزمین کی کوئی چیز کبھی مخفی نہیں رہتی۔ انسان جب سوتا ہے تو وہ خود اپنے آپ سے بھی غافل ہو جاتا ہے، جبکہ اللہ کی ذات کو نہ تو کبھی نیند لاحق ہوتی ہے اور نہ کبھی اونگھ، اور وہ انسان کی ہر تکلیف اور پریشانی سے حفاظت کرتا ہے، لہذا اے میرے پیارے اس اللہ پر بھروسہ کرو جو تمہاری نیند کی حالت میں بھی بیدار رہتا ہے اور اس کے حفظ وامان میں سو جاو۔

شاعر آگے کہتا ہے:

نَـــمْ آمِنَـــا حَتّـــى السَّـــحَرْ
مِـــنْ كُـــلِّ ضَـــيْمٍ أَوْ كَـــدَرْ

شاعر اس نظم کو ختم کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم رات میں سو جاؤ یہاں تک کہ سحر نمودار ہو جائے جب تمہارے ارد گرد موجود تمام انسان اور حیوان بیدار ہو جائیں گے، جب تمام مخلوقات اپنے رب کی حمد وثنا بیان کر رہی ہو گی۔ تم رات کے وقت ہر طرح کے ظلم وستم سے محفوظ ہو کر سو جاؤ کیوں کہ رات کے وقت ظالم بھی اپنے ظلم سے باز آجاتا ہے۔ لیکن جب تم رات میں سو جاؤ تو تم پر لازم ہے کہ تم سحر کے وقت بیدار ہو جاؤ اور اس عظیم نعمت پر اپنے رب کا شکر ادا کرو۔

16.5 متن پر مبنی مشقیں

16.5.1 مندرجہ ذیل اشعار پر اعراب لگاؤ اور اردو میں ان کا مطلب بیان کرو:

إن الفـــــــراش الناعمـــــــا
فيـــــــه تنـــــــام دائمـــــــا
نـــــم يـــــا حبيـــــبي آمنـــــا
نـــــم يـــــا حبيـــــبي آمنـــــا
راح النهـــــــار واحتجـــــــب
معـــــه العنـــــاء والتعـــــب
والليـــــل بـــــالأمن اقتـــــرب
نـــــم آمنـــــا نـــــم آمنـــــا
باتـــــت عصـــــافير الغـــــرد
فـــي حفـــظ مولانـــا الصـــمد
مـــن لـــيس يغفـــل عـــن أحـــد
نـــم فـــي حمـــاه آمنـــا
نـــم آمنـــا حـــتى الســـحر

مـــــن كــــــل ضـــــيم أو كـــــــدر
نـــــم فـــي حــــى بـــــاري البشــــر
نـــــم فـــــي حمــــــاه آمنـــــا

16.5.2 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھو:

1. شاعر نے اس نظم میں رات کی کیا خوبیاں بیان کی ہیں؟
2. شاعر نے کس مخلوق کی مثال دے کر نیند کی اہمیت کو سمجھایا ہے؟
3. شاعر نے اس نظم میں اللہ رب العزت کی کون سی صفات بیان کی ہیں؟
4. شاعر رات کو اللہ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت کیوں شمار کرتا ہے؟
5. شاعر کے مطابق دن کی کیا خصوصیت ہے؟

16.5.3 مندرجہ ذیل الفاظ کو اس طرح مرتب کرو کہ صحیح اشعار بن جائیں:

1. دَائِمًا، النَّاعِمَا، تَنَامُ، الْفِرَاشَ، إِنَّ،

....

2. حَبيبِي، حَبيبِي، آمِنَا، آمِنَا، يَا، يَا، نَمْ، نَمْ

....

3. وَالتَّعَبْ، مَعَهُ، النَّهَارُ، العَنَاءُ، وَاحْتَجَبْ، رَاحَ

....

4. مَوْلَانَا، فِي، الْغَرَدْ، الصَّمَدْ، حِفْظِ، عَصَافِيرُ، بَاتَتْ

....

5. نَمْ، نَمْ، فِي، فِي، الْبَشَرْ، حِمَى، حِمَاهُ، آمِنَا، بَارِي

....

16.5.4 مندرجہ ذیل اشعار کا اردو میں ترجمہ کرو اور نشان زدہ الفاظ کی تشریح لکھو:

باتـــــــت عصــــــــافير <u>الغـــــــرد</u>
فــــي حفـــــظ مولانــــــا <u>الصــــــمد</u>
مـــــن لـــــيس يغفـــــل عـــــن أحـــــد
نـــــم فـــــي <u>حمـــــــاه</u> آمنـــــا
نــــــم آمنــــــا حـــــــتى الســــــحر

مـــــن كـــــل <u>ضـــــيم</u> أو <u>كـــــدر</u>
نـــــم فـــي حـــــى بـــــاري البشـــــر
نـــــم فـــــي حمـــــاه آمنـــــا

16.5.5 مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کرو:

1. رَاحَ يرُوح ....
2. احْتَجَبَ يَحتَجِب ....
3. اقْتَرَبَ يَقتَرب ....
4. غَفَلَ يغْفُلُ ....
5. بَاتَ يَبِيت ....

16.5.6 مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھو پھر انہیں جملوں میں استعمال کرو:

		معنی	جملہ
1.	الفراش	....	....
2.	الناعم	....	....
3.	العناء	....	....
4.	التعب	....	....
5.	عصافير	....	....

16.5.7 مفرد کو اس کی جمع سے ملاؤ:

1- فراش	أ- عصافير
2- ليل	ب- فرش
3- نهار	ج- ليال
4- عصفور	د- أَنهُر ونُهُر
5- سحر	هـ- أسحار

16.5.8 مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح جملوں کے سامنے (☑) کی علامت اور غلط جملوں کے سامنے (☒) کی علامت لکھو:

صحیح جملہ

1- رات ظلم وستم سے انسان کی حفاظت نہیں کرتی ہے۔ ☐ ....

2-دن کے وقت انسان کی ساری تھکن دور ہو جاتی ہے۔ ☐ ....

3-رات کے وقت انسان کو کوئی سکون میسر نہیں ہوتا۔ ☐ ....

4-شاعر چاہتا ہے کہ انسان طلوع آفتاب تک سوتا رہے۔ ☐ ....

5-نرم بستر پر سونا انسان کے لئے پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ ☐ ....

16.6 اکتسابی نتائج

عزیز طلبہ ہم نے اس درس میں 'ترنيمة الليل' کے عنوان سے ایک خوبصورت نظم پڑھی۔ یہ نظم مولانا ابوالحسن علی ندوی کی کتاب 'القراءة الراشدہ' سے ماخوذ ہے۔ اس نظم کے مطالعہ کے بعد ہم نے مندرجہ ذیل نتائج بر آمد کیے:

- ہم نے بہت سے نئے الفاظ سیکھے جنہیں ہم اپنی گفتگو اور اپنی تحریروں میں استعمال کر سکتے ہیں۔
- ہمیں ادب اطفال کے ایک بہترین نمونہ کو پڑھنے کا موقع ملا۔
- یہ اندازہ ہوا کہ جدید دور کے ادیبوں نے ادب اطفال پر بہت عمدہ کام کیا ہے۔
- صاحب کتاب ابوالحسن علی ندوی سے متعارف ہونے کا موقع میسر آیا۔

16.7 نمونہ امتحانی سوالات

16.7.1 معروضی سوالات

1. کتاب "القراءة الراشدة" کس کی تصنیف ہے؟

(a) عبدالحیؑ حسنی (b) محمد الرابع حسنی (c) ابوالحسن علی حسنی (d) محمد حسنی

2. دارالعلوم ندوة العلماء کہاں واقع ہے؟

(a) بنارس (b) دہلی (c) دیوبند (d) لکھنؤ

3. شیخ ابوالحسن علی ندوي کی تصنیفات میں سے ہے:

(a) قصص النبيين (b) ما خسر العالم بانحطاط المسلمين

(c) دونوں (d) کوئی نہیں

4. شاعر نے اس نظم میں أسماء اللہ میں سے کس نام کو ذکر کیا ہے؟

(a) الصمد (b) الباری (c) دونوں (d) کوئی نہیں

5. شاعر نے اس نظم میں کون سی مخلوق کی مثال پیش کی ہے؟

(a) مچھلی (b) جن (c) پرندے (d) فرشتے

16.7.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

-1 مندرجہ اشعار کو پڑھو اور سوالوں کے جواب لکھو:

باتـــت عصـــافير الغـــرد
فـي حفـــظ مولانـــا الصـــمد
مــن لــيس يغفــل عــن أحــد
نـــم فـــي حمـــاه آمنـــا
نـــم آمنـــا حتـــى الســـحر
مـــن كـــل ضـــيم أو كـــدر
نـــم فـــي حمـــى بـــاري البشـــر
نـــم فـــي حمـــاه آمنـــا

1) اس نظم کے مطابق رات کی کیا خوبیاں ہیں؟

2) اس نظم میں مذکور اسماء حسنی کو لکھو اور ان کے معانی بتاؤ۔

3) شاعر نے دن کو تھکن کا باعث کیوں بتایا ہے؟

-2 مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی اردو میں لکھو اور انہیں جملوں میں استعمال کرو:

أ) النّہارُ ب) حَبیب ج) العَنَاءُ

د) التَّعَب ه) عَصَافِیر

16.7.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1) اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھو۔

2) شاعر نے اس نظم میں دن اور رات کی کیا خوبیاں بیان کی ہیں؟

3) اپنی روزمرہ کی ان سرگرمیوں پر ایک مضمون لکھو جن کے بعد تم تھک جاتے ہو اور تھکن اتارنے کے لئے رات کی آمد کا انتظار کرتے ہو۔

4) مندرجہ اشعار پر اعراب لگاؤ اور ان کی اردو میں تشریح کرو:

إن الفـــــــراش الناعمـــــــا
فيـــــــه تنـــــــام دائمـــــــا
نـــــم يـــــا حبيـــــبي آمنـــــا
نـــــم يـــــا حبيـــــبي آمنـــــا

راح النهـــــــار واحتجـــــــب
معـــــه العنـــــاء والتعـــــب
والليـــــل بـــــالأمن اقتــــرب
نـــــم آمنـــــا نـــــم آمنـــــا

16.8 مزید مطالعہ کے لئے تجویز کردہ کتابیں

1 القراءة الراشدة، تاليف: أبو الحسن علي الحسني الندوي

2 المعجم الوسيط، تاليف: إبراهيم أنيس والآخرون

3 معجم اللغة العربية المعاصر ، تاليف: أحمد مختار عمر

B.A. Arabic: Ist Semester Examination Model Paper

Arabic Text-I — Paper: BNAR101DCT

Marks: 70 — Time: 3Hrs

(نوٹ: یہ پرچہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ ہر حصے کے ہدایات پڑھ کر اس کے مطابق جوابات دیں)

حصہ ''الف'' (1x10=10)

ذیل کے تمام سوالوں کے جوابات دیجیے، ایک جواب کا ایک نمبر متعین ہے۔

س۱۔ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a) پانچ (b) چھ (c) تین

س۲۔ حروف جر۔۔۔۔۔۔ہیں۔

(a) سترہ (b) بیس (c) پندرہ

س۳۔ درج ذیل جملوں میں صحیح جملہ کو نشان زد کریں۔

(a) أحد عشر طالباً (b) أحد عشرة طالباً (c) أحد عشر طالبةً

س۴۔ يا فاطمة! ماذا ------------؟

(a) تفعل (b) تفعلين (c) تفعلن

س۵۔ ''قال جابر: يا محمد! أين تذهب؟'' اس جملہ میں ''محمد'' کا اعراب ہوگا۔

(a) ''محمدُ'' مضموم بلا تنوین (b) ''محمداً'' منصوب مع تنوین (c) ''محمدٌ'' مضموم مع تنوین

س۶۔ درج ذیل افعال میں سے فعل امر پر مشتمل افعال کی نشاندہی کریں۔

(a) ذهب، يذهب، ذهبنا (b) ترجعين، يرجعن، ترجعن (c) اكتب، ارجعي، انصروا

س۷۔ أحمد وجابر وعثمان.................................... الطعام.

(a) أكل (b) أكلا (c) أكلوا

س۸۔ هؤلاء......................ہے۔

(a)معرب (b)مبنی (c)فعل

س۹۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔اعراب میں،تذکیر وتانیث میں، تعریف وتنکیر میں،واحد تثنیہ اور جمع میں اپنے۔۔۔۔۔۔۔کے مطابق ہوتی ہے۔

(a)صفت۔۔۔۔۔۔موصوف (b)مضاف۔۔۔۔۔۔۔۔مضاف الیہ (c)مبتدا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خبر

س۱۰۔ مندرجہ ذیل میں سے کس کا استعمال جملہ غیر استفہامیہ میں دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا ان میں برابری ظاہر کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

(a)واو (b)أو (c) أم

حصہ "ب" (5x6=30)

درج ذیل میں سے صرف پانچ کے جواب دیجیے،ہر جواب پر چھ نمبرات متعین ہیں۔

س۱۔ اسم تفضیل کی تعریف کریں اور اس کی کسی دو حالتوں کو مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

س۲۔ درج ذیل عبارت پر اعراب لگاتے ہوئے اس کا ترجمہ کیجیے۔

أنا ما فهمتُ فيه ثلاث كلمات قال المدرس ما هي قال عبدالرحمن: قرأنا في الدرس هذه الجملة "عاد جدّي من الخرطوم" فما معنى هذه الكلمات الثلاث؟ قال المدرس (عاد) معناها رجعو(الجد) معناها أبو (الأب أو أبو الأم)والخرطوم (عاصمة السودان) أفهمت؟ قال عبدالرحمن: الآن فهمت.

س۳۔ جمع سالم کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام کو مثال کیساتھ بیان کریں۔

س۴۔ معرفہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی قسموں کو مع امثلہ بیان کریں۔

س۵۔ حروف جارہ کسے کہتے ہیں اور کتنے ہیں ہر ایک کو تحریر کریں۔

س۶۔ درجہ ذیل جملوں کے سامنے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کیجیے اور پھر جملوں کو مکمل لکھ کر ان کا بامحاورہ ترجمہ کیجیے۔

١ـ أ.......................... القرآن اليوم يا أبنائي؟ (قرأتم/ قرأتنّ)

٢ـ من أي باب.......................... المسجد يا بناتي؟ (دخلتم/دخلتنّ)

٣ـ لم.......................... النوافذ يا إخواني؟ (فتحتم/ فتحتنّ)

۴۔ أ.......................... وجوهكنّ بالصابون (غسلتم/ غسلتنّ)

۵۔متى .... من مكة يا إخواني؟ (رجعتم/ رجعتنّ)

س۷۔ درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجیے۔

1۔ ما أجمل هذه الوردة الناضرة!

2۔ في كم يوم تعملت هذه اللغة؟

3۔ذهب حامد إلى المصنع بعد صلاة الظهر أحيانا.

4۔ إخوتي يدرسون في الجامعة و أخواتي يدرسن في المدرسة.

5۔ خذ دفترك هذا واكتب فيه سورة العلق يا أبا بكر، إنك نعسان. اذهب إلى الحمّام واغسل وجهک۔افتح النوافذ يا عبد الله فإنّ الغرفة مظلمة والجوّ حارّ.

س۸۔''حفظ'' ،''سأل''اور''رفع''سے فعل ماضی معروف کی گردان ترجمے کے ساتھ لکھیے۔

حصہ ''ج'' (3x10=30)

درج ذیل میں سے صرف تین کے جواب دیجیے، ہر جواب کے دس نمبر متعین ہیں۔

س۱۔ مندرجہ اشعار پر اعراب لگاؤاور انکی اردو میں تشریح کرو:

غابـــــات ربــــي غـــــايتي
والعــــيش فيهـــا مطلبـــي
قـــد طـــاب فيهـــا مطمعـــي
وراق فيهـــــا مشـــــربي
أذهـــب فيهـــا أســـتقي
مـــن مـــاء نبـــع أعـــذب
أصـــدح فيهـــا مطلقـــا
فـــالحبس لـــيس مـــذهبي

یا

"کان" کے استعمال پر مفصل نوٹ مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔۔

س۲۔ صحیح صیغہ استعمال کر کے جملہ مکمل کریں۔

(1)أ______ هذه المجلة يا أخوات؟ (تقرؤون - تقرأن)

2) متى ______إلى السوق يا أبي؟ (تذهب - تذهبين)

3) متى ______ والده من مكة؟ (يرجع - ترجع)

4) المؤمن ______ ثواب ربه (يرجو - ترجو)

5) ______ المجتهد في دراسته (ينجح - تنجح)

6) فاطمة______ رمضانَ ثلاثين يوما (تصومين - تصوم)

7) ______ البنات في سكن الجامعةِ (تسكُنُ - يسكنَّ)

8) ______ الممرضاتُ إلى المستشفى (تذهب - يذهبنَ)

9) حامد______ العلوم الإسلامية (تدرس - يدرس)

10) الطلاب______ كرة القدم (يلعب - يلعبون)

یا

نظم "ترنيمة الليل" کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

س ۳۔ ایک سے سو تک عدد اور معدود کے استعمال کا طریقہ اور اعراب کو مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

یا

درج ذیل جملوں میں خالی جگہ کو قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کے ساتھ پُر کریں۔

(تمكث- أدهش- تستقر- لا تملُّ- أتْعبتْ- رتب- من أكبر ميزة- لا يصل إليها- كالنقش- آملُه- ينزل)

1- النملةُ .... نفسها في فصل الصيف.

2- ....العلماء أمام مَقْدِرَةِ النملة على بناء بيتها بدقة النظام.

3- عندما .... المطرُ .... النملة في بيتها ولم تخرج منه.

4- إن الشيء في الصِّغَرِ .... في الحجرِ.

5- أنا أجتهد كثيرا للحصول على ما ....

6- النملةُ ....من تكرار المحاولة عند الفشلِ

7- الجهد والتجنب عن الكسل ليعدان .... للنملة.

8- إن الأهداف ....إنسانٌ إلا بشق الأنفس .

9- .... الشيخ أبو الحسن علي الندوي كتابا لطلاب اللغة العربية الناشئين.

10- النملة .... في بيتها حينما ينزل المطر

****